﴿اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعۡدِیۡ﴾

”میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں“ (الحدیث)

# ختمِ نبوت

## عقیدہ... تاریخ... تحریک


مؤلف

حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ



عزمِ نَو پبلشرز، کراچی

0328-2965268

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## جملہ حقوق محفوظ ہیں


نام کتاب:....... ختمِ نبوت

مؤلف:....... حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:......... حافظ عبدالمصطفیٰ قادری

پروف ریڈنگ:.... مولانا محمد رئیس قادری، مفتی فدا حسین رضوی

معاونین:......... محمد عاطف عظیم قادری، حافظ شعیب قادری

صفحات:............336

سنِ اشاعت:......مارچ 2025

ناشر:.............. عزمِ نو پبلشرز، پلاٹ نمبر 1196،1197 سیکٹر E/32 ناصر کالونی عقب مٹھاس سوئٹس، کراچی 0328-2965268


## ملنے کے پتے

1. مکتبۃ الرضا نزد فیضانِ مدینہ شیخوپورہ 0313-1469389
2. مکتبہ انوار القرآن میمن مسجد مصلح الدین گارڈن کراچی 0332-3432497
3. مکتبہ حماد، نزد عالمی مرکز فیضان مدینہ کراچی 0314-2261916
4. مکتبہ برکات المدینہ، بہارِ شریعت مسجد بہادر آباد کراچی 03321208695
5. مکتبہ الغنی پبلشرز، نزد فیضانِ مدینہ، کراچی
6. نیو مکتبہ غوثیہ، نزد عسکری پارک، کراچی

# انتساب

## ✪سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام

جنہوں نے تحفظِ ختمِ نبوت کے اول قافلہ سالار ہو کر
مدعیِ نبوت اور منکرینِ ختمِ نبوت کو کافر و مرتد قرار دیا
اور اُن کے خلاف جہاد کا حکم دیا،

**اور**

## ✪شہدائے ختم نبوت کے نام

جنہوں نے ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر
اپنی جانیں قربان کر کے اسلام کا پرچم بلند کیا،

**اور**

## ✪فدایانِ ناموسِ رسالت کے نام

جنہوں نے ناموس رسالت کی پاسبانی کرتے ہوئے
شاتمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کیفرِ کردار تک پہنچایا اور اپنی جانوں کے نذرانے
پیش کر کے عشق و محبت کے نئے باب رقم کیے۔

ع..... خدا رحمت کند این عاشقان پاك طینت را

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ محبت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے یوں بیان کیا،

کروں ترے نام پہ جاں فدا، نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں!

# فہرست

فہرست ........................ 3
تقریظ جلیل ........................ 9
تقریظ جلیل ........................ 11
تقدیم ........................ 14
پیش لفظ ........................ 25
باب اول ........................ 34
قرآنِ کریم اور ختمِ نبوت ........................ 34
تفاسیر اور {خَاتَمُ النَّبِيِّنَ} ........................ 36
عقیدہ ختمِ نبوت، قرآن میں ........................ 39
ختمِ نبوت اور ائمہ لغت ........................ 53
مرزائیوں کا باطل استدلال ........................ 57
باب دوم ........................ 59
احادیث اور ختمِ نبوت ........................ 59
باب سوم ........................ 92
ختمِ نبوت پر اہلِ کتاب کی گواہی ........................ 92
ختمِ نبوت اور اجماعِ صحابہ ........................ 102
نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا انجام ........................ 105
باب چہارم ........................ 109

ختمِ نبوت کے عقلی دلائل ........ 109

1۔نئے نبی کی ضرورت کیوں؟ ........ 109

2۔ نبی پر ایمان، دین کا معیار ........ 111

3۔خاتم الانبیاء آفتاب، انبیاء ستارے ........ 112

قادیانیوں سے چند عقلی سوالات ........ 114

4۔ نبوت کی اقسام کا ثبوت ........ 114

5۔ غیر تشریعی نبی کا معیار ........ 115

6۔ عظیم مبلغ کون؟ ........ 117

7۔ نبوت، نعمت ورحمت ........ 117

8۔افضلیت کا معیار کیا؟ ........ 119

9۔اُمتِ محمدیﷺ کی کثرت ........ 121

10۔ حضورﷺ جامع کمالات ........ 121

11۔ مرزا کذاب کا اعتراف ........ 123

قرآن سے باطل استدلال ........ 125

باب پنجم ........ 133

قادیانی فتنہ کا پس منظر ........ 133

عظمتِ انبیاء و اولیاء کے انکار کی تحریک ........ 135

ختم نبوت اور تحذیر الناس ........ 139

تعارف مرزا قادیانی ........ 145

ابتدائی زندگی کے واقعات ........ 148
مرزا کی تعلیم اور اساتذہ ........ 151
مرزا کی جوانی ........ 154
مسلمانوں کا شکاری ........ 157
مرزا کی بیماریاں ........ 161
مرزا کی ادویات ........ 166
مرزا کا کیریکٹر اور گالیاں ........ 168
انگریز کا خود کاشتہ پودا ........ 170
انگریز ایجنٹ، جہاد کا دشمن ........ 180
مرزا کی موت ........ 183
باب ششم ........ 186
مرزا کے دعوئ نبوت کا سفر ........ 186
مجدد ہونے کا دعویٰ ........ 187
محدَّث ہونے کا دعویٰ ........ 187
مہدی ہونے کا دعویٰ ........ 188
مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ ........ 188
مسیحِ موعود ہونے کا دعویٰ ........ 189
مسیحیت کی آڑ میں دعوئ نبوت ........ 189
الہام کی شرعی حیثیت ........ 190

ختم نبوت کے معنی کی تحریف ........ 192
ظلی اور بروزی نبوت کا دعویٰ ........ 193
نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ ........ 194
تشریعی نبوت کا دعویٰ ........ 197
مرزا کے منکر کون؟ ........ 198
قادیانی کفریات ........ 199
مرزا کی بارگاہِ الٰہی میں گستاخیاں ........ 209
شانِ انبیاء میں گستاخیاں ........ 210
امام الانبیاء کی شان میں گستاخی ........ 215
قرآن و حدیث کی توہین ........ 219
شانِ صحابہ و اہلبیت میں گستاخیاں ........ 221
مسلمانوں کو گالیاں ........ 223
مرزا کی وحی و الہام ........ 225
مرزا کی پیشین گوئیاں ........ 227
1۔ محمدی بیگم سے شادی ........ 228
2۔ پادری آتھم کی موت ........ 230
3۔ مولوی ثناء اللہ کی موت ........ 231
4۔ مرزا کی عمر 80 سال ........ 232
قادیانیوں کو دعوتِ فکر ........ 233

| | |
|---|---|
| **باب ہفتم** | 235 |
| حیاتِ مسیح بن مریم علیہما السلام | 235 |
| مرزائیوں کا ایک استدلال | 242 |
| نزولِ مسیح اور احادیثِ مبارکہ | 245 |
| مرزا کذاب کے دجل وفریب | 250 |
| **باب ہشتم** | 259 |
| قادیانی فتنہ کے خلاف علماءِ حق | 259 |
| اعلیٰ حضرت بریلوی کا قلمی جہاد | 261 |
| امیر ملت کی پیش گوئی | 266 |
| ڈاکٹر اقبال اور مرزا قادیانی | 269 |
| تحریک ختم نبوت 1953ء | 276 |
| تحریک ختم نبوت 1974ء | 281 |
| مسلم اور غیر مسلم کی آئینی تعریف | 284 |
| مسلمانو! غیرت کا مقام ہے | 286 |
| **باب نہم** | 288 |
| یہود و نصاریٰ کی سازشیں | 288 |
| انگریز دوستی اور علماءِ دیوبند | 291 |
| دیوبندی فکر کیا ہے؟ | 296 |
| مرزا قادیانی اور علماءِ دیوبند | 306 |

قادیانیوں کا اعتراف ........................ 310
مرزا قادیانی اور اہلِ حدیث ........................ 311
باب دہم ........................ 316
ختم نبوت اور ''تحذیر الناس'' ........................ 316

# تقریظ جلیل

جامع المعقول والمنقول، استاذ العلماء علامہ حافظ محمد عبد الستار سعیدی حفظہ اللہ تعالیٰ
شیخ الحدیث والتفسیر، ناظمِ تعلیمات جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

عقیدۂ ختم نبوت یعنی امام الانبیاء محمدِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا، اسلام کا اساسی اور بنیادی عقیدہ ہے جس کا منکر کافر ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے،

﴿وَلٰكِنْ رَّسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّنَ﴾ اس کی تفسیر خود امام الانبیاء ﷺ نے فرمادی، أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي یعنی خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین ہے اور بقول قاضی عیاض علیہ الرحمہ اس پر امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام بالکل اپنے ظاہری معنوں پر محمول ہے اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص معتبر و مقبول نہیں۔ پس ان لوگوں کے کفر میں کوئی شک نہیں جو اس کا انکار کریں اور یہ قطعی و اجماعی عقیدہ ہے۔ (الشفاء)

معلوم ہوا جس طرح خاتم النبیین کے معنیٰ آخر النبیین ہونا قطعی و اجماعی امر ہے اسی طرح لفظ خاتم النبیین کا آخر النبیین کے معنیٰ میں منحصر ہونا بھی ساری امت کے نزدیک قطعی و اجماعی عقیدہ ہے لہٰذا اس معنیٰ کو عوام کا خیال قرار دینا سخت غلطی ہے۔

پیشِ نظر کتاب "ختم نبوت" موضوع مذکورہ بالا پر انتہائی وقیع و جامع اور معلومات ثمینہ کا بہترین خزینہ ہے جو مفکرِ اسلام، سیّاح بحر طریقت، سیاحِ بادیۂ شریعت اور سبّاق میدان خطابت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری جیلانی دامت برکاتہم العالیہ کے رشحات قلم کا ثمر جمیل ہے۔

شاہ صاحب ایک بالغ النظر، وسیع المطالعہ، سریع القلم اور کثیر التصانیف بزرگ عالمِ دین ہیں۔ آپ کی متعدد تصانیف جلیلہ منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو کر نافع خلائق قرار پاچکی ہیں۔ موصوف کی یہ تازہ تصنیف عقیدہ ختم نبوت کی تمام تر تفصیلات و مباحث پر

محیط اور دلائل و براہین عقلیہ و نقلیہ سے مدلل و مبرہن ہونے کے ساتھ ساتھ تائیدات اسلاف سے بھی مؤید ہے۔ مصنف فاضل مدظلہ العالی نے اثبات مدعی کے ساتھ ساتھ ابطال باطل کا بھی حق ادا کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کے علم و عمل اور عزائم و مساعی میں مزید برکتیں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

# تقریظ جلیل

استاذ العلماء، رئیس المناطقہ حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی حفظہ اللہ تعالی
شیخ الحدیث وناظم تعلیمات دار العلوم انوار رضا، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امام الانبیاء، اعلم الکائنات ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جن اوصاف سے نوازا، ان میں آپ کا خاتم النبیین ہونا بھی شامل ہے۔ آپ کا وصف ختم نبوت منصوص، منطوق اور اخبار متواترہ سے ثابت ہے۔ غیب دان نبی ﷺ نے اپنی زندگی میں فرما دیا تھا، ﴿لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ﴾

قیامت سے پہلے تیس کے قریب ایسے دجال کذاب آئیں گے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔ ان میں یمن کا اسود عنسی اور یمامہ کا مسیلمہ کذاب بھی شامل ہیں۔ حتی کہ جنگِ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کو (حضرت) وحشی نے قتل کیا جو قاتلِ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ تھے۔ یوں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یارِ غارِ مصطفیٰ کریم ﷺ کی خلافت کے دوران لڑی جانے والی پہلی عظیم جنگ منکرینِ ختمِ نبوت سے ہوئی اور منکرینِ ختمِ نبوت کی بیخ کنی کا پہلا اعزاز صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے حصے میں آیا۔

یکے بعد دیگرے مختلف ادوار میں مدعیان نبوت آتے رہے تا آنکہ ہندوستان میں قادیان کے ایک باشی نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔ ہندوستان کے ہر عالم نے اس کی جھوٹی نبوت کے بخیے اُدھیڑے اور اسے ذلت سے ہمکنار کیا۔ جن میں سب سے نمایاں اور جاندار کردار تاجدار گولڑہ حضور اعلیٰ پیر سید مہر علی شاہ صاحب اور محدث علی پوری پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کا تھا۔ اور اس عمل کی انتہائی کاروائی مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی کے حصہ میں آئی کہ پارلیمنٹ سے قادیانیوں کے خلاف قرارداد پاس کروائی اور انہیں اقلیت اور غیر مسلم قرار دلوایا حتی کہ عالم اسلام نے اس تتبع میں انہیں غیر مسلم قرار دیکر حرمین طیبین میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دیا۔

عقیدۂ ختمِ نبوت پر علماء ملتِ اسلامیہ نے اجماع قولی اور اجماع عملی کی مہر ثبت کی جن میں علامہ ابن کثیر نے یہ حدیث ﴿انا العاقب الذی لیس بعدہ نبی﴾ لا کر لکھا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا، میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور جو دعویٰ کرے گا وہ ضَال، مُضِلٌّ، دَجَّال، أَفَّاك، کذّاب ہے۔

امام اعظم کا فرمان ہے کہ جو کسی مدعی سے نبوت کی علامت طلب کرے گا وہ بھی کافر ہے۔ علامہ ابن جریر تفسیر طبری میں، امام طحاوی شرح الطحاویہ میں، علامہ قرطبی تفسیر قرطبی میں، زمخشری کشاف میں، قاضی عیاض شفا شریف میں، امام غزالی الاقتصاد فی الاعتقاد میں، امام رازی تفسیر کبیر میں، علامہ بغوی معالم التنزیل میں، علامہ بیضاوی انوار التنزیل میں، علامہ نسفی مدارک التنزیل میں، علامہ شہرستانی الملل والنحل میں، علامہ علی بن محمد تفسیر خازن میں، ابن نجیم الاشباہ والنظائر میں، علامہ اسماعیل حقی تفسیر روح البیان میں، علامہ سید محمود آلوسی تفسیر روح المعانی میں اور محدث علی قاری شرح فقہ اکبر میں ختم نبوت پر دلائل دیکر لکھتے ہیں، حضور ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔ اس پر امت کا اجماع ہے۔

ہر دور میں جھوٹے مدعیان نبوت کے خلاف علماء حق نے کتب لکھ کر عوام تک پہنچائیں تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے دجل و فریب سے بچ سکیں۔

یوں تو آئے دن کوئی نہ کوئی نئی تحقیق پر مبنی کتاب ختم نبوت کے عنوان پر آتی رہتی ہے۔ حال ہی میں اس عنوان پر بنام "ختمِ نبوت" نئی اور جامع کتاب کا مسودہ نظر سے گزرا۔ یہ کاوش اور ہمہ جہت کتاب شہزادۂ غوثِ اعظم، سید السادات، پیر طریقت پیر سید شاہ تراب الحق صاحب قادری خلیفہ مجاز مفتیِ اعظم ہند مولانا مفتی محمد مصطفیٰ رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف منیف ہے جو اس عنوان پر اتنی جامع ہے کہ دوسری کتب کے مطالعہ سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

قرآن مجید کی نصوص، احادیث متواترہ، تاریخ کی منظر کشی، قادیانی دجل و فریب کی داستان، پھر عقلی ادلہ سمیت اتنے پہلوؤں پر مشتمل کہ حب رسول ﷺ کی چاشنی

بھی ہے اور اسلامی عقائد بشمول عقیدہ ختم نبوت کی تعلیم بھی، نیز اس کے انکار کی راہ ہموار کرنے والوں سے اجتناب کا انتباہ بھی موجود ہے۔ یہ کتاب علماء اور عوام کے لیے یکساں مفید ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اگر ارباب محکمہ تعلیم اسے نصاب میں شامل کر لیں تا کہ نو خیز نسل گمراہوں کی دجل فریبیوں سے بچ سکے۔ یوں اس کتاب کی افادیت دو آتشہ ہو جائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم سید زادے اور شہزادے کی علمی کاوشوں کو دوام بخشے اور عالم اسلام ان کی تصنیفات سے فیض یاب ہو۔ آمین ثم آمین

محمد سلیمان رضوی غفرلہ

# تقدیم

از: رئیس التحریر علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم

مرزا قادیانی نے اپنے بارے میں جو عجیب و غریب دعوے کیے ہیں، ان کی تفصیل ہی انہیں جھوٹا ثابت کرنے کے لیے کافی ہے۔ وہ مضحکہ خیز دعوے ملاحظہ فرمایئے۔ (۱) میں نبی ہوں۔ (۲) اللہ ہی نے میرا نام نبی اور رسول رکھا ہے۔ (۳) میں ظلی نبی ہوں۔ (۴) میں بروزی نبی ہوں۔ (۵) میں مسیح موعود ہوں۔ (۶) میں مہدی ہوں۔ (۷) میں مجدد ہوں۔ (۸) میں محمد کی بعثت ثانیہ ہوں یعنی میرے پیکر میں خود محمد ﷺ نے ظہور کیا ہے۔ (۹) میں مسیح کی بشارت اور اسمہ احمد کا مصداق ہوں۔ نعوذ باللہ من ذلك (قادیانی کتب و رسائل سے ماخوذ)

یہ تمام دعوے آپس میں اس طرح متصادم ہیں کہ انہیں ایک جگہ جمع کرنا ممکن نہیں ہے۔ ان پر نظر ڈالنے کے بعد جس حیرانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ یہ ہے۔

1۔ بفرض محال اگر وہ خدا کی طرف سے ان ہی معنوں میں نبی اور رسول ہیں جن معنوں میں پچھلے تمام انبیاء و مرسلین تھے تو پھر یہ ظلی اور بروزی کا پیوند کیا ہے؟ جب کہ انبیائے ماسبق میں سے ہر نبی حقیقی اور اصلی نبی تھا۔ کسی نے بھی اپنے آپ کو ظلی یا بروزی نبی کی حیثیت سے نہیں پیش کیا۔

2۔ اور اگر ظلی و بروزی ان معنوں میں نبی نہیں ہے جن معنوں میں قرآن نبی کا لفظ استعمال کرتا ہے تو پھر قرآنی نبی کی طرح اپنے اوپر ایمان لانے کا مطالبہ کیوں ہے؟ اور پھر ایک ایسی اصطلاح جو تاریخ انبیاء میں نہیں ملتی، کس مصلحت سے تراشی گئی ہے؟

3۔ پھر اپنے دعوے کے مطابق مرزا جی اگر مسیح موعود ہیں تو ظلی و بروزی ہونے کا دعویٰ غلط ہے کیونکہ مسیح موعود مستقل نبی ہیں ظلی و بروزی نبی نہیں ہیں۔ نیز مسیح موعود صرف مسیح ہی نہیں ہیں بلکہ مسیح ابنِ مریم ہیں۔ لہٰذا سوال یہ ہے کہ غلام احمد ابن چراغ بی بی،

مسیح ابنِ مریم کیوں کر ہو گئے؟
4۔ اور اگر وہ مہدی ہیں تو مسیح موعود نہیں ہو سکتے کیوں کہ ان دونوں اسموں کا مسمی ایک نہیں ہے الگ الگ ہے۔ یعنی مہدی اور مسیح موعود دو الگ الگ شخصیتیں ہیں اور احادیث کی روایات کے مطابق دونوں کا ظہور بھی الگ الگ ہو گا۔ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیغمبر ہیں جبکہ امام مہدی پیغمبر نہیں ہیں بلکہ وہ امتِ محمدیہ کے ایک فرد ہیں۔ اس لیے دو الگ الگ شخصیتوں کا مصداق شخصِ واحد کو قرار دینا کھلا ہوا دھوکہ اور سفید جھوٹ ہے۔
5۔ اور اگر مرزا جی مجدد ہیں تو نبی ہونے کا دعویٰ غلط ہے کیونکہ حدیث کی صراحت کے مطابق مجدد نبی نہیں ہوتا بلکہ افراد امت میں سے اس کی حیثیت صرف ایک دینی مصلح کی ہوتی ہے۔ لہٰذا مجدد ہونے کا دعویٰ اگر صحیح تسلیم کیا جائے تو لازماً نبی ور سول ہونے کے دعوے کی تکذیب کرنی ہو گی۔ اور بفرضِ محال اگر نبی ور سول ہونے کا دعویٰ صحیح قرار دیا جائے تو مجدد ہونے کے دعوے کو جھٹلانا ہو گا۔ کیونکہ دونوں دعوے ایک ساتھ ہر گز جمع نہیں ہو سکتے۔
6۔ اور اپنے دعوے کے مطابق مرزا جی محمد ﷺ کی بعثتِ ثانیہ ہیں تو پھر معاذ اللہ وہ محمد ہی ہیں کیونکہ قیامت کے دن اولادِ آدم کی جو بعثتِ ثانیہ ہو گی تو وہاں موجود ہر شخص اپنے اصل وجود کے ساتھ آئے گا ظل کے ساتھ نہیں۔ لہٰذا ایسی صورت میں یا تو ظلی اور بروزی ہونے کا دعویٰ غلط ہے یا پھر محمد کی بعثتِ ثانیہ ہونے کی بات جھوٹی ہے۔
7۔ اب رہ گیا یہ دعویٰ کہ وہ مسیح کی بشارت اور اِسمُہٗ احمد کے مصداق بھی ہیں تو اس دعوے کا تضاد بھی کسی تبصرے کا محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ اگر وہی حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت اور اسمہ احمد کے مصداق ہیں تو پھر اپنے آپ کو غلام احمد قرار دینا غلط ہے۔ کیونکہ یہ دعویٰ کرکے تو معاذ اللہ وہ خود احمد و محمد ہونے کے مدعی ہیں۔ اور اگر غلام احمد کو مسیح مانا جائے تو اسمہ احمد کے مصداق ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔
خلاصہ یہ کہ مرزا جی کے ان دعووں کو اگر عقل و مذہب کے ترازو میں تولا جائے تو

ہر دعویٰ دوسرے دعوے کی تکذیب کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ان کا کوئی دعویٰ بھی ایسا نہیں ہے جسے صحیح تسلیم کر لینے کے بعد دوسرا دعویٰ دامن نہ تھامتا ہو کہ میرا انکار کرو۔ ان حالات میں یہ فیصلہ کرنا قارئین کرام ہی کا کام ہے کہ مرزاجی حقیقت میں کیا ہیں۔ نبی ہونے کی بات تو ایک خواب پریشان کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابھی تو یہی سوال زیرِ بحث ہے کہ وہ صحیح الدماغ آدمی بھی تھے یا نہیں؟ کیونکہ عقل و دانش کی سلامتی کے ساتھ کوئی شخص بھی اس طرح کے متضاد دعوے ہرگز نہیں کرسکتا۔ گفتگو کا یہ انداز یا تو چنیا بیگم سے جی بہلانے والوں کا ہے یا پاگل خانے کے دیوانوں کا، یا پھر کسی ایسے سنسنی خیز شاطر کا جس کی آنکھ سے شرم وحیا کا پانی اتر گیا ہو۔

یہی وجہ ہے کہ مرزاجی کے ان دعووں پر خود ان کے ماننے والے بھی آپس میں دست و گریبان ہیں۔ ایک طبقہ ان کے دعوئے نبوت کو تسلیم کرتا ہے جبکہ دوسرا گروہ انہیں صرف مجدد مانتا ہے۔ کھلی ہوئی بات ہے کہ جب ماننے والے ہی دعوے پر متفق نہیں ہیں تو دوسروں کے ماننے نہ ماننے کا سوال کہاں باقی رہتا ہے۔

اخیر میں ان لوگوں سے جو مرزاجی کو امتی نبی مانتے ہیں، چند سوال کر کے یہ بحث ختم کرتا ہوں۔ ڈیڑھ ہزار برس کی لمبی مدت میں خاتم پیغمبراں، سرورِ کون ومکاں، حضور اکرم ﷺ کی اطاعت و محبت کے فیضان سے امتِ محمدیہ میں کوئی نبی پیدا ہوا ہو تو اس کا نام اور پتہ بتائیے؟

اس کے ساتھ اس سوال کا بھی جواب دیجئے کہ صحیح حدیثوں میں نبوت کا دعویٰ کرنے والے تیس دجالین و کذابین کی جو خبر دی گئی ہے تو اس کا مصداق مرزاغلام احمد قادیانی کیوں نہیں ہے؟ نیز یہ سوال بھی جواب طلب ہے کہ احادیث کی روشنی میں مسیح موعود بطنِ مادر سے پیدا ہونگے یا آسمان سے ان کا نزول ہوگا؟ اور نزول بھی ہوگا تو قادیان میں یا جامع دمشق کے منارے پر؟

تاریخی اعتبار سے یہ حقیقت اتنی واضح ہو چکی ہے کہ اب اس میں دو رائے کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیانی مذہب کی ولادت حکومتِ برطانیہ کی گود میں ہوئی اور اسی کی

سرپرستی میں وہ پروان چڑھا۔

انگریزوں نے اپنے قابو کا نبی دو مقاصد کے لیے مبعوث کیا تھا۔

پہلا مقصد تو یہ تھا کہ ختمِ نبوت کا جو عقیدہ قرآن سے ثابت ہے، اسے ایک نیا نبی بھیج کر جھٹلا دیا جائے اور ساری دنیا میں اس بات کی تشہیر کی جائے کہ قرآن کی کہی ہوئی بات غلط ہو گئی اس لیے وہ خدا کی کتاب نہیں ہے۔ کیونکہ خدا کی بات غلط نہیں ہو سکتی۔ اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ نبی کی زبان و قلم سے جو بات نکلتی ہے، دنیا اسے وحیِ الٰہی سمجھ کر بے چوں وچرا قبول کر لیتی ہے۔

اس لیے ایک ایسا نبی مبعوث کیا جائے جو حکومتِ برطانیہ کا قصیدہ پڑھے، مسلمانوں کو ذہنی طور پر حکومتِ برطانیہ کا غلام بنا کر رکھے اور مسلمانوں کے اندر سے جہاد کی اسپرٹ ختم کرائے تاکہ انگریزی حکومت کے خلاف مسلمانوں کی طرف سے جہاد اور بغاوت کا اندیشہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے۔ ان ساری باتوں کے ثبوت کے لیے ہمیں کہیں باہر سے کوئی شہادت فراہم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے قلم سے ان ساری باتوں کا ثبوت فراہم کر دیا۔

پاسداری کے جذبے سے اوپر اٹھ کر مرزا جی کی یہ تحریریں پڑھیے۔ اپنے آقائے نعمت، سرکارِ برطانیہ کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے مرزا جی لکھتے ہیں:

”میں اپنے کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں، نہ روم میں نہ شام میں، نہ ایران میں نہ کابل میں، مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لیے دعا کرتا ہوں“۔ (اشتہار مرزا جی مندرجہ تبلیغ رسالت ج6 ص69)

مرزا جی کا ایک اشتہار اور پڑھیے، اپنے منعم کی بے التفاتی کا شکوہ کتنی دردناک حیرت کے ساتھ نمایاں ہے۔

”بارہا بے اختیار دل میں یہ بھی خیال گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی غرض سے ہم نے کئی کتابیں مخالفتِ جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں لکھ کر دنیا میں شائع کیں اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے، اسی گورنمنٹ کو اب تک

معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک دن یہ گورنمنٹ عالیہ میری خدمات کی قدر کرے گی"۔(تبلیغ رسالت ج10ص28)

مرزا جی کی مذکورہ بالا تحریروں سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قادیانی مذہب کے ساتھ انگریزوں کا سرپرستانہ تعلق کیسا تھا اور نیاز مندی کے کس والہانہ جذبے کے ساتھ انہوں نے اپنی مصنوعی اور باطل نبوت کے فروغ کے لیے انگریزی حکومت کی کاسہ لیسی کی۔ اب چشمِ حیرت کھول کر عقیدۂ ختمِ نبوت کے خلاف انگریزوں کی درپردہ سازش کی ایک دل دہلا دینے والی کہانی اور پڑھیے۔

قادیان سے ایک مصنوعی پیغمبر کو کھڑا کرنے اور اس کی دعوت کو فروغ دینے کے لیے جہاں انگریزوں نے اپنے سرکاری وسائل کا استعمال کیا وہاں علمی اور فکری طور پر نئی نبوت کا راستہ ہموار کرنے کے لیے دیوبندی اکابر کے علمی اور مذہبی اثرات سے بھی کام لیا۔ شرح اس اجمال کی یہ ہے کہ کسی جدید نبوت کی راہ میں ختمِ نبوت کا یہ قرآنی عقیدہ ہمیشہ حائل رہا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ خاتم النبیین ہیں، ان کے بعد کوئی نیا نبی نہیں پیدا ہو سکتا۔

اب نئی نبوت کی راہ میں قرآن کی طرف سے جو رکاوٹ کھڑی تھی، اسے دور کرنے کے دو ہی راستے تھے۔ یا تو قرآن کی اس آیت ہی کو بدل دیا جائے جس میں حضور انور ﷺ کے لیے صراحت کے ساتھ خاتم النبیین کا لفظ موجود ہے جس کے معنی آخری نبی کے ہیں، یا پھر خاتم النبیین کا لفظ جوں کا توں رہنے دیا جائے صرف اس کا مفہوم بدل دیا جائے۔

پہلا راستہ ممکن نہیں تھا کہ روئے زمین پر قرآن کے کروڑوں نسخے اور لاکھوں حفاظ موجود تھے۔ لفظ کی تحریف چھپائے نہیں چھپ سکتی تھی اس لیے معنوی تحریف کا راستہ اختیار کیا گیا اور طے پایا کہ لفظ "خاتم النبیین" کے معنی آخری نبی، جو عہد صحابہ سے لیکر آج تک ساری امت میں مشہور ہیں، اسے بدل دیا جائے اور اس لفظ کا کوئی ایسا معنی تلاش کیا جائے جو کسی نئے نبی کے آنے میں رکاوٹ نہ بنے۔

چنانچہ راستے کا یہ پتھر ہٹانے کے لیے دارالعلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی کی خدمات حاصل کی گئیں۔ میں اپنی طرف سے کوئی الزام عائد نہیں کر رہا ہوں بلکہ خود ایک قادیانی مصنف نے اپنی کتاب ''افاداتِ قاسمیہ'' میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ قصہ بیان کیا ہے۔ یہ کتاب سالہاسال سے چھپ رہی ہے لیکن دیوبند کی طرف سے اب تک اس کی کوئی تردید شائع نہیں ہوئی جس سے سمجھا جاتا کہ قادیانیوں کی طرف سے نانوتوی کے خلاف جھوٹا الزام عائد کیا گیا ہے۔

اب قادیانی مصنف ابو العطا جالندھری کی اس عبارت کی ایک ایک سطر خوب غور سے پڑھیے اور ذہن و فکر کے تہہ خانے میں اتر کر چھپی ہوئی سازشوں کا سراغ لگایئے۔

''یوں محسوس ہوتا ہے کہ چونکہ چودھویں صدی کے سر پر آنے والا مجدد امام مہدی اور مسیح موعود بھی تھا اور اسے امتی نبوت کے مقام سے سرفراز کیا جانے والا تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحت سے حضرت مولوی محمد قاسم صاحب کو خاتمیت محمد کے اصل مفہوم کی طرف وضاحت کے لیے راہنمائی فرمائی اور آپ نے اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے کی نہایت دلکش تشریح فرمائی۔ بلاشبہ آپ کی کتاب ''تحذیر الناس'' اس موضوع پر خاص اہمیت رکھتی ہے''۔

(افادات قاسمیہ ص ا مطبوعہ ربوہ پاکستان)

نانوتوی نے اپنی کتاب ''تحذیر الناس'' میں اس بات کی بھرپور کوشش کی ہے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے یعنی خاتم النبیین کے لفظ کا انکار بھی نہ ہو اور نئے نبی کی آمد کے لیے راستہ بھی ہموار ہو جائے۔ تاکہ انگریزوں کا حق نمک بھی ادا ہو جائے اور مسلمانوں کو بھی دھوکے میں رکھ سکیں کہ ہم لوگ ختمِ نبوت کے منکر نہیں ہیں۔ ایک قادیانی مصنف کی زبانی اس پُر فریب سازش کا حال سنیے۔

جب احمدی اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ شہادت پر یقین رکھتے ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ ختم نبوت کے منکر ہوں اور رسول کریم ﷺ کو خاتم النبیین نہ مانیں قرآن کریم پر ایمان رکھنے والا آدمی اس آیت کا انکار کس طرح کر سکتا ہے۔ پس

احمدیوں کا ہر گز یہ عقیدہ نہیں ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نعوذ باللہ خاتم النبیین نہیں تھے۔ جو کچھ احمدی کہتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو اس وقت مسلمانوں میں رائج ہیں نہ تو قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت پر چسپاں ہوتے ہیں اور نہ ان سے رسول کریم ﷺ کی عزت اور شان اس طرح ظاہر ہوتی ہے جس عزت اور شان کی طرف اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے۔ (پیغام 1 حدیت ص10)

اس عبارت میں خط کشیدہ سطروں کو پھر ایک بار غور سے پڑھیے کہ بحث کا یہی حصہ سازشوں کی بنیاد ہے۔ یہیں سے لفظ خاتم النبیین کے اس معنٰی کے انکار کا راستہ کھلتا ہے جو نئے نبی کی راہ میں حائل ہے۔

مذکورہ بالا عبارت کی روشنی میں قادیانیوں کا یہ دعوی اچھی طرح آپ کے ذہن نشین ہو گیا ہو گا کہ وہ لوگ حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار نہیں کرتے بلکہ خاتم النبیین کے اس معنی کا انکار کرتے ہیں جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور اسی انکار پر انہیں ”ختم نبوت کا منکر“ کہا جاتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ خاتم النبیین کا وہ کون سا معنٰی ہے جو عام مسلمانوں میں رائج ہے اور سب سے پہلے اس معنی کا انکار کس نے کیا ہے۔ اتنی تفصیل کے بعد اب ہر طرف سے خالی الذہن ہو کر تحذیر الناس کے مصنف قاسم نانوتوی کی کارگزاریوں کے متعلق ایک قادیانی مصنف کا یہ بیان پڑھیے اور عقیدہ ختم نبوت کے انکار کے سلسلے میں اصل مجرم کا سراغ لگائیے۔

تمام امت مسلمہ کا اس پر اتفاق ہے کہ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں کیونکہ قرآن مجید کی (نص) وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ میں آپ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ نیز اس امر پر بھی تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے لیے لفظ خاتم النبیین بطورِ مدح و فضیلت ذکر ہوا ہے۔ اب سوال صرف یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں۔ یقیناً اس کے معنٰی ایسے ہی ہونے چاہییں جن سے آنحضرت ﷺ کی فضیلت اور مدح ثابت ہو۔

اسی بناء پر جناب مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند نے عوام کے معنوں کو نادرست قرار دیا ہے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں، عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے زمانے کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں وَلٰکِنۡ رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ فرمانا اس صورت میں کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے۔ (تحذیر الناس ص 3)

(رسالہ خاتم النبیین کے بہترین معنی ص 4 شائع کردہ قادیان)

آسان لفظوں میں نانوتوی کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ لفظ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی قرار دینا یہ نا سمجھ عوام کا خیال ہے جو کسی بھی طرح قابل التفات نہیں ہے۔ اہلِ فہم طبقہ اس لفظ کے معنی آخری نبی کے نہیں سمجھتا کیونکہ زمانے کے اعتبار سے کسی کا پہلے ہونا یا آخر میں ہونا کچھ خاص مدح اور فضیلت کی چیز نہیں ہے۔

اس لفظ کے معنی آخری نبی قرار دینے میں چونکہ حضور ﷺ کی کوئی خاص فضیلت نہیں نکلتی اس لیے یہ معنی اگر مراد لیا جائے تو مقام مدح میں وَلٰکِن رَّسُولَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ کا ذکر کرنا لغو ہو جائے گا۔

غور فرمایئے! ڈیڑھ ہزار برس کی لمبی مدت میں عہدِ صحابہ سے لے کر آج تک کتاب و سنت کی روشنی میں ساری امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کے لفظ کے معنی آخری نبی کے ہیں۔ اس لفظ سے اگر حضور ﷺ کو آخری نبی نہ مانا جائے تو نئے نبی کی آمد کا راستہ کس دلیل سے بند کیا جا سکتا ہے۔

ساری امت میں نانوتوی وہ پہلا شخص ہے جس نے انگریزوں کا حق نمک ادا کرنے کے لیے حضور ﷺ کو آخری نبی ماننے سے انکار کیا ہے تاکہ قادیان سے ایک نئے نبی کی آمد کے لیے راستہ صاف ہو جائے۔

نانوتوی صاحب کے حامیوں کا منہ بند کرنے کے لیے میں اس مسئلے میں ان ہی کے گھر کی ایک مضبوط شہادت پیش کرتا ہوں۔ دیو بندی جماعت کے معتمد وکیل مولوی

منظور نعمانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں،

یہ عقیدہ کہ ختم نبوت کا سلسلہ ختم نہیں ہوا، رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی آسکتا ہے، ان آیات قرآنی اور احادیثِ متواترہ کی تکذیب ہے جن میں رسول اللہ ﷺ کا خاتم النبیین اور آخری نبی ہونا بیان فرمایا گیا ہے۔(ایرانی انقلاب:81)

یہ عبارت چیخ رہی ہے کہ جو حضور ﷺ کو آخری نبی نہیں مانتا وہ آیاتِ قرآنی اور احادیثِ متواترہ کا انکار کرتا ہے اور دوسرے لفظوں میں وہ نئے نبی کی آمد کا دروازہ کھلا رکھنا چاہتا ہے۔ یہی وہ گراں قدر خدمت ہے جس کے صلے میں قادیانی جماعت کی طرف سے قاسم نانوتوی کو خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک قادیانی مصنف نے لکھا ہے، جماعت احمدیہ خاتم النبیین کے معنوں کی تشریح میں اسی مسلک پر قائم ہے جو ہم نے سطور بالا میں جناب مولوی محمد قاسم نانوتوی کے حوالہ جات سے ذکر کیا ہے۔

(افاداتِ قاسمیہ ص16)

ایک معمولی ذہن کا آدمی بھی اتنی بات آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی مخالف کے مسلک پر قائم رہنے کا عہد ہرگز نہیں کر سکتا۔ پیچھے چلنے کا پُر خلوص جذبہ اسی شخص کے دل میں پیدا ہو سکتا ہے جسے اپنا ہم سفر اور مقتدا سمجھا جائے۔

اب ان نتائج پر غور فرمایئے جو ان مذکورہ عبارتوں کے تجزیہ کے بعد سامنے آتے ہیں تاکہ یہ حقیقت آپ پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ دیوبند اور قادیان کے درمیان فکر اور استدلال کی کتنی گہری یکسانیت ہے اور دیوبند صرف وہابیت ہی کا نہیں قادیانیت کا بھی محسن اعظم ہے۔

1۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ قاسم نانوتوی کی صراحت کے مطابق خاتم النبیین کے الفاظ سے حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی سمجھنا یہ معاذ اللہ ناسمجھ عوام کا شیوہ ہے۔ امت کا سمجھ دار طبقہ خاتم النبیین کے لفظ سے آخری نبی مراد نہیں لیتا۔ ان ہی سمجھ دار لوگوں میں ایک سمجھ دار قاسم نانوتوی بھی ہیں۔

2۔ دوسری بات یہ ہے کہ خاتم النبیین کے اجماعی معنی کو مسخ کر کے حضور ﷺ کے

آخری نبی ہونے کا انکار سب سے پہلے قاسم نانوتوی نے کیا ہے۔ کیونکہ قادیانیوں نے اگر انکار میں پہل کی ہوتی تو وہ ہر گز یہ اعلان نہ کرتے کہ لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تشریح کے سلسلے میں جماعت احمدیہ نانوتوی کے مسلک پر قائم ہے۔

3۔ تیسری بات یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے انکار کے سلسلے میں مرزا قادیانی اور نانوتوی کے انداز فکر اور طریقہ استدلال میں پوری یکسانیت ہے۔

چنانچہ قادیانیوں کے یہاں بھی خاتم النبیین کے اصل مفہوم کو مسخ کرنے کے لیے حضور سراپا نور کی عظمت شان کا سہارا لیا گیا ہے اور نانوتوی بھی مقام مدح کہہ کر آخری نبی کے معنی کے انکار کے لیے حضور کی عظمت شان ہی کو بنیاد بنا رہے ہیں۔

وہاں بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النبیین کے لفظ سے حضور ﷺ کو آخری نبی سمجھنا یہ معنٰی عام مسلمانوں میں رائج ہیں اور یہاں بھی کہا جا رہا ہے کہ یہ معنی عوام کے خیال میں ہیں۔

اتنی عظیم مطابقتوں کے بعد اب کون کہہ سکتا ہے کہ اس مسئلے میں دونوں کا نقطۂ نظر الگ الگ ہے۔ دنیا سے انصاف اگر رخصت نہیں ہو گیا تو اب اس انکار کی گنجائش نہیں ہے کہ قادیان اور دیوبند ایک ہی تصویر کے دو رخ ہیں یا ایک ہی منزل کے دو مسافر ہیں۔ کوئی پہنچ گیا ہے اور کوئی رہ گزر میں ہے۔

پس خاتم النبیین بمعنی آخری نبی کے انکار کی بنیاد پر اگر قادیانی جماعت کو منکر ختم نبوت کہنا امر واقعہ ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ اسی انکار کی بنیاد پر دیوبندی جماعت کو بھی منکر ختم نبوت نہ قرار دیا جائے۔

شاید صفائی میں کوئی یہ کہے کہ قادیانی جماعت کے لوگ چونکہ حضور ﷺ کے بعد عملاً ایک نیا نبی مان چکے ہیں اس لیے انہیں منکر ختم نبوت کہنا واقعہ کے عین مطابق ہے۔ میں جواباً عرض کروں گا کہ عقیدے کی حد تک یہی مسلک تو دیوبندی جماعت کا بھی ہے جیسا کہ ان کی کتاب تحذیر الناس میں لکھا ہوا ہے:

اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ (تحذیر الناس ص 12)

بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔(تحذیر الناس ص28)

غور فرمایئے! جب دیوبندی جماعت کے یہاں بھی بغیر کسی قباحت کے حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو سکتا ہے تو قادیانیوں کا اس سے زیادہ اور قصور ہی کیا ہے کہ جو چیز اہل دیوبند کے یہاں جائز ممکن تھی، اسے انہوں نے واقع کر لیا۔ اصل کفر تو نئے نبی کے جواز وامکان سے وابستہ تھا۔ جب وہی کفر نہ رہا تو اب کسی نئے مدعی نبوت کو اپنے دعوے سے باز رکھنے کا ہمارے پاس کیا ذریعہ رہا۔

کیونکہ اس راہ میں عقیدے کی جو سب سے مضبوط دیوار حائل تھی وہ تو یہی تھی کہ قرآن وحدیث کی نصوص اور اجماع امت کی روشنی میں چونکہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں اس لیے حضور کے بعد اب کوئی نیا نبی ہرگز پیدا نہیں ہو سکتا۔

لیکن جب دیوبندی جماعت کے نزدیک حضور ﷺ آخری نبی بھی نہیں ہیں اور کسی نئے نبی کے آنے کی صورت میں حضور ﷺ کی خاتمیت میں بھی کوئی فرق نہیں آسکتا تو آپ ہی انصاف کیجئے کہ اب آخر کس بنیاد پر کسی نئے مدعی نبوت کو اس کے دعوے سے باز رکھا جائے گا اور کس دلیل سے کسی نئے نبی پر ایمان لانا کفر قرار پائے گا۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ بنیادی سوال کے لحاظ سے دیوبندی جماعت اور قادیانی جماعت کے درمیان قطعاً کوئی جوہری فرق نہیں ہے۔

میری اس مدلل رائے سے اگر دیوبندی مذہب کے علماء کو اختلاف ہو تو وہ کھلے بندوں یہ اعلان کر دیں کہ تحذیر الناس ان کی کتاب نہیں ہے۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تحذیر الناس میں کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت شدہ جن دو بنیادی عقیدوں کا انکار کیا گیا ہے اور جس کے نتیجے میں کسی نئے نبی کے آنے کا دروازہ کھل جاتا ہے اس کے خلاف فتوے کی زبان میں اپنی مذہبی بیزاری کا صاف صاف اعلان کریں۔(ماخوذ)

# پیش لفظ

الحمد لله یا رب العالمین والصلوۃ والسلام علیک یا خاتم النبیین

تمام تعریفیں اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے جو ہر مخلوق کا خالق و مالک ہے۔ لاکھوں کروڑوں درود و سلام ہوں سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ پر جو منصبِ نبوت پر فائز ہونے میں سب سے اول، دنیا میں بابِ نبوت کے خاتم اور آخرت میں باب شفاعت کے فاتح ہیں، وہی ہیں جن کی خاطر یہ کائنات رنگ و بو بنائی گئی۔ بقولِ اعلیٰ حضرت،

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اور اس کے محبوب رسول ﷺ نے احادیث متواترہ کے ذریعے بتادیا کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں تاکہ لوگوں پر ظاہر ہو جائے کہ خاتم النبیین کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب، افترا پرداز، دجال، دھوکہ باز، خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

آقا و مولیٰ ﷺ کا آخری نبی ہونا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ جس کی تصریح قرآن و سنت میں موجود ہے اور اس پر امت کا اجماع ہے۔ پس جو کوئی بھی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر ہے۔ اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور اس دعوے پر مصر رہے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔ (تفسیر روح المعانی)

مسلمان پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ہر حکم کو مانے خواہ اس کی وجہ اور حکمت سمجھ میں آئے یا نہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں غور و فکر سے منع نہیں کیا کیونکہ جب کسی حکم کی حکمت بھی سمجھ میں آجائے تو

بندے کو شرح صدر ہوتا ہے اور اس کا ایمان مزید مضبوط ہو جاتا ہے۔

اربابِ عقل و دانش کو دعوت فکر ہے کہ تمام مسلمان کلمۂ طیبہ میں اقرار کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ جب اس پر پختہ ایمان ہے تو پھر ان کے اس فرمانِ عالیشان پر بھی کامل ایمان ہونا چاہیے کہ ﴿ اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّینَ لَانَبِیَّ بَعۡدِی ﴾ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جس وحدہ لاشریک نے انہیں آخری نبی بنا کر بھیجا، اس نے اپنی لاریب کتاب میں بھی انہیں ﴿خَاتَمَ النَّبِیّین﴾ فرما دیا۔ پھر اس لفظ کی تفسیر خود رسول معظم ﷺ نے، صحابہ و تابعین نے اور تمام علماءِ امت نے "آخری نبی" سے فرمائی۔

اگر بالفرض کسی نبی کے آنے کا امکان ہوتا تو جس صادق وامین نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی ہے وہ ہرگز یہ نہیں فرماتے کہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ دنیا میں ہر چیز ممکن ہے، نبی کا جھوٹ بولنا ممکن نہیں۔

پس جب رب تعالیٰ فرمادے کہ وہ آخری نبی ہیں، حضور ﷺ خود فرمائیں کہ میرے بعد نہ کوئی نبی ہوگا نہ کوئی رسول، تو پھر ہمیں کسی مدعیٔ نبوت کی طرف متوجہ ہونے کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں۔ اور جو کوئی تاویل و تحریف کے ذریعے نبوت کے جاری رہنے کا دعویٰ کرتا ہے تو گویا وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کلام کا مذاق اُڑاتا ہے اور ان سے کھلے عام بغاوت پر آمادہ ہے۔

یہ ممکن ہے کہ کوئی شاگرد اپنے استاد کا تمام علم حاصل کرلے اور بعد ازاں اسی درسگاہ میں اپنے استاد کی جگہ اس کے مقام پر فائز ہو جائے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی مرید اپنے پیر و مرشد سے کامل استفادہ کرے اور روحانیت میں اس قدر ترقی اور فیض پائے کہ پیر اسے اپنا خلیفہ بنادے۔ لیکن تاریخِ انبیاء میں یہ کبھی نہیں ہوا

کہ کوئی شخص اپنے نبی کی کامل اتباع کرے اور عبادت و ریاضت کے سبب اسے نبوت کا مقام حاصل ہو جائے۔ کہاں تو یہ حقیقت کہ کوئی شخص بھی عبادت و ریاضت کے ذریعے کوشش کر کے نبی نہیں بن سکتا اور کہاں یہ سچائی کہ کوئی حقیقی علم سے جاہل رہے، اتباع نبوی سے بھی محروم ہو اور پھر خود ہی نبی ہونے کا اعلان کر دے۔

ظلی یا بروزی کی اصطلاحیں مرزا کذاب کی خود ساختہ اور من گھڑت ہیں۔ ایک دنیاوی مثال کے ذریعے اس مسئلہ کو سمجھ لیجیے۔ اگر کسی بادشاہ کا مصاحب یہ دعویٰ کرے کہ میں بادشاہ کا ظل (سایہ) اور بروز (مظہر) ہوں۔ اس لیے مجھے بادشاہ کا مقام حاصل ہو گیا ہے لہٰذا اب میں ہی بادشاہ ہوں۔ بادشاہ کے محلات، خزانے، خدام، فوج اور ملک کا انتظام وغیرہ سب میرے قبضہ و اختیار میں ہے، پس اب جو مجھے بادشاہ نہیں مانے گا وہ حقیقی بادشاہ کا باغی اور غدار ہو گا۔

آپ بتائیے کہ ایسے شخص کو بادشاہ کا محبّ کہا جائے گا یا اسے باغی، سرکش اور غدار قرار دے کر تختہ دار پر لٹکا دیا جائے گا۔ کسی صاحبِ عقل و فہم کے لیے نتیجہ اخذ کرنا ہرگز مشکل نہیں کہ جو شخص خاتم الانبیاء ﷺ کا ظل اور بروز ہونے کا دعویٰ کر کے یہ کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں، رحمۃ اللعالمین ہوں، جو مجھے نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔ ایسا شخص اگر پاگل نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا باغی اور اسلام کا غدار ضرور ہے۔

زیرِ نظر کتاب پیرِ طریقت مفکرِ اسلام علامہ سید شاہ تراب الحق قادری دامت برکاتہم القدسیہ کی ختمِ نبوت سے متعلق یادداشتوں اور تقاریر کا مجموعہ ہے۔ دسمبر ۲۰۱۳ء میں استاذی و مرشدی قبلہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو بصد محبت و شفقت فرمایا، مولانا! اس پر فتن دور میں ناموسِ رسالت اور تحفظِ ختمِ نبوت

کے لیے کام کرنا عظیم جہاد ہے۔ جو آج ناموسِ مصطفیٰ ﷺ کے تحفظ کے لیے جد و جہد نہیں کرے گا وہ کل کس منہ سے آقا و مولیٰ ﷺ کی شفاعت کا طلب گار ہو گا۔ یہ مسودہ آپ ہی نے ترتیب دینا ہے۔

الحمد للہ! احقر نے حسبِ ارشاد مسودہ ترتیب دیا، عزیزم حافظ محمد حسان سلمہ نے قبلہ شاہ صاحب کی تقاریر لکھیں۔ قادیانی اخبارات اور ان کی اکثر کتب کے حوالہ جات پروفیسر الیاس برنی صاحب کی کتاب "قادیانی مذہب" سے لیے گئے ہیں۔

احقر نے عالمِ اسلام کے اس عظیم مفکر، تحریکِ ختمِ نبوت کے اس بے مثل مجاہد اور اہلسنت کے اس عظیم روحانی پیشوا سے ختمِ نبوت کے حوالے سے چند سوالات بھی کیے جنہیں مع جوابات قارئین کے ذوقِ مطالعہ کی نذر کیا جارہا ہے۔

**عرض:** بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی بھی قرآن کریم سے دلائل دیتا ہے اس کے باوجود آپ اسے کافر کیوں کہتے ہیں؟

**ارشاد:** غیر جانبدارانہ تجزیہ کیجیے تو واضح ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی قرآن مجید سے عقیدہ اخذ نہیں کرتا بلکہ اپنا خود ساختہ عقیدہ قرآنِ کریم پر مسلط کر کے اپنی مرضی کا مفہوم نکالتا ہے جو کہ قرآن و سنت کی واضح نصوص کے خلاف ہوتا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مرزا نے اپنی کتابوں میں قرآن مجید کی آیات جابجا غلط درج کی ہیں۔ توجہ دلانے کے باوجود قادیانی ان آیات کو درست کرنے پر آمادہ نہیں۔ بلکہ انکا خلیفہ کہتا ہے،

"رہا یہ سوال کہ حضرت مسیح موعود کی بعض کتب کے دو دو تین تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور تیس چالیس برس کا عرصہ بھی گذر چکا ہے اب تک کیوں ان (آیات) کی تصحیح نہیں کی گئی؟ سو اس کا جواب میں یہی دوں گا کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت

نے یہی تقاضا کیا کہ یہ آیات حضور (مرزا) کی کتب میں اسی طرح لکھی جائیں جیسی کہ حضور کے زمانہ میں سہو کاتب سے یا خود حضور کے بعض دیگر آیات سے تشابہ کے باعث غلط لکھی گئیں اور اس میں تین راز ہیں"۔ (قادیانی مذہب بحوالہ اخبار الفضل قادیان ج19 نمبر103 مورخہ 28 فروری 1932ء)

ہمارے نزدیک تو بڑا راز یہی ہے کہ جو شخص اپنی دلیل میں قرآن کی آیات غلط لکھتا ہے، اس کے دعوے کے غلط ہونے میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ پس امت کا اجماع ہے کہ جو بھی خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرتا ہے وہ کافر و مرتد ہے۔

**عرض:** مرزائیوں کا لاہوری گروپ کہتا ہے کہ مرزا صاحب مصلح اور مسیح موعود تھے، انہوں نے کبھی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔

**ارشاد:** یہ صریح جھوٹ ہے۔ اخبار الفضل قادیان کی گواہی موجود ہے "خادم (عبدالرحمٰن قادیانی) صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کی کتب سے چالیس حوالے پڑھ کر سنائے جن میں حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو نبی قرار دیا ہے اور نبوت کا غیر مشروط دعویٰ کیا ہے"۔ (ج24 نمبر123 ص11، 21 نومبر 1936ء)

کئی حوالے ہم نے اس کتاب میں تحریر کیے ہیں۔ افسوس کہ آج مسلمان اپنی اولاد کے رشتے طے کرتے وقت عقیدہ و مسلک کا لحاظ نہیں کرتے، جبکہ قادیانی خلیفہ میاں محمود احمد لکھتا ہے، جو (قادیانی) لوگ، غیر احمدیوں (مسلمانوں) کو لڑکی دیدیں اور وہ اپنے اس فعل سے توبہ کیے بغیر فوت ہو جائیں، ان کا جنازہ بھی جائز نہیں۔ (اخبار الفضل قادیان ج13 نمبر102 ص12 مورخہ 13 اپریل 1926ء)

**عرض:** مرزا اپنے دعوے کی تائید میں اولیاء اللہ کے حوالے بھی پیش کرتا ہے، اس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟

**ارشاد:** مرزا دجال، اولیاء اللہ کی بعض عبارات کو غلط معانی پہنا کر پیش کرتا ہے۔ مثلاً حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے ایک مکتوب میں لکھا کہ جو شخص فلاں ایمانی خصوصیت رکھتا ہو، وہ محدث کہلاتا ہے۔ مرزا نے وہاں لفظ بدل کر لکھ دیا کہ وہ نبی کہلاتا ہے۔ بعد میں جب پتہ چلا اور اعتراض ہوا تو قادیانیوں کا اصل چہرہ بے نقاب ہو گیا۔ چنانچہ قادیانی ترجمان لکھتا ہے،

"مجدد صاحب سرہندی نے تو محدث ہی لکھا ہے مگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے خدا سے علم پا کر محدث کی بجائے نبی لکھ دیا ہے اور یوں مکتوبات کی غلطی کو درست کر دیا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ بعض اہل اللہ احادیث کی بعض غلطیوں کو آنحضرت ﷺ سے علم پا کر درست کر دیتے ہیں"۔

(قادیانی مذہب بحوالہ اخبار پیغام صلح لاہور ج24 نمبر3 مؤرخہ 11 جنوری 1936ء)

اب بتائیے کہ جو شخص قرآن و حدیث میں تحریف کرے، حضور ﷺ کی شان میں نازل شدہ آیات کو خود پر منطبق کرے، کیا وہ دجال اور کذاب نہیں ہے؟

**عرض:** 1974ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ نے بھرپور حصہ لیا تھا۔ اس تحریک کے دوران اپنے یادگار جلسوں کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیے۔

**ارشاد:** تحریک ختم نبوت سے متعلق اجلاس دار العلوم امجدیہ میں ہوتے جس میں مفتی وقار الدین، مفتی ظفر علی نعمانی علیہ الرحمہ اور کثیر علماء شریک ہوتے۔ اس میں لائحہ عمل طے ہوتا کہ کس وقت کس مسجد میں جلسہ کرنا ہے۔ طریقہ کار یہ طے ہوا کہ جس عالم نے جس مسجد میں جلسہ کرنا ہے وہ نماز عصر کے فورا بعد تقریر شروع کر دے۔ نیز یہ بھی طے ہوا کہ گرفتاری سے بچا جائے تاکہ تحریک کمزور نہ پڑے۔

میں نے یوں تو کئی مساجد میں قادیانیوں کے خلاف تقاریر کیں مگر ایک یادگار

جلسہ مسجد باب الاسلام آرام باغ میں کیا جو کہ دیو بندیوں کی مسجد ہے۔ وہاں جلسہ میں عصر سے مغرب تک میں نے خطاب کیا۔ جلسہ کے دوران پولیس نے مسجد کو گھیر لیا۔ میں نے ایک کارکن کو تیار رکھا تھا کہ مغرب کے فوراً بعد ہم نے نکلنا ہے۔

چونکہ حکمت عملی طے شدہ تھی کہ مقرر علماء کو گرفتاری سے بچنا ہے تاکہ تحریک دب نہ جائے۔ لہٰذا نماز کے بعد میں نے ٹوپی اتار کر جیب میں رکھ لی اور عام نمازی کی طرح مسجد سے باہر نکلا اور اُس کارکن کے ساتھ موٹر سائیکل پر بیٹھ کر مکتبہ رضویہ پہنچ گیا، اور پولیس مایوس ہو کر لوٹ گئی۔

دوسرا یادگار جلسہ سبز مسجد کھارادر میں ہوا۔ وہاں مولانا جمیل احمد نعیمی امام و خطیب تھے۔ جب میں نے تقریر شروع کی تو کسی نے فون کر کے پولیس بلالی۔ ایسے غدار لوگ بھی تھے جو جلسہ میں شرکت کی بجائے فون کر کے پولیس بلا لیتے تھے۔ مجھے خبر ہو گئی تو وہاں سے بھی تقریر کے بعد میں عام نمازی کی طرح نکل کر حضرت علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی علیہ الرحمہ کے حجرے میں پہنچ گیا۔

**عرض:** بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علماء و مشائخ کو کسی سے بحث مباحثہ نہیں کرنا چاہیے، بس اللہ اللہ کریں اور محبت و اخوت کا درس دیں۔

**ارشاد:** نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہر مسلمان پر بقدر استطاعت فرض ہے۔ کسی کے گھر چور آجائے تو اس کا پالتو کتا اپنے مالک کی وفاداری میں اُس چور کو پڑ جاتا ہے۔ تو جب آقا و مولیٰ ﷺ کی عزت و ناموس پر بد مذہب ڈاکہ ڈالنا چاہیں تو علماء حق پر لازم ہے کہ تحریر و تقریر کے ذریعے اُن بد مذہبوں کا مقابلہ کریں، بلا شبہ یہ عظیم جہاد ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ نے تمام عمر یہی جہاد کیا۔

فاتحِ قادیانیت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ کا یہ ارشاد بھی ملاحظہ کیجئے،

”ہم سے تو ایسی فقیری نہیں ہو سکتی کہ عقائد متواترہ اسلامیہ پر ایسے حملوں کے

وقت خاموش بیٹھ کر تماشا دیکھا کریں۔ اور ہم ایسے فقر سے بھی ہزار دل سے بیزار ہیں جو عین مداہنت اور بے غیرتی ہو"۔(ملفوظات مہریہ، ملفوظ:156)

میں نے اپنی ذات کی خاطر یا کسی دنیاوی مفاد کے لیے قادیانیت کے خلاف قلم نہیں اٹھایا بلکہ مقصد صرف رب کی رضا اور آقا و مولیٰ ﷺ کی نظر کرم کا حصول ہے اور یہ امید کہ ناموس رسالت کی نگہبانی کرنے والوں میں میرا بھی شمار ہو جائے۔

حضرت شاہ صاحب قبلہ دامت برکاتہم العالیہ کے ارشادات مبارکہ مختصراً قارئین کی خدمت میں پیش کر دیے۔ حق یہ ہے کہ آپ کا دل عشق رسول ﷺ سے لبریز اور آپ کی ذات حق گوئی کا پیکر ہے۔ آپ کی تبلیغی مساعی کا خلاصہ یہی ہے کہ:

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ اُو نرسیدی، تمام بولہبی است

خود کو مصطفیٰ کریم ﷺ تک پہنچا دو کیونکہ دین انہی کی محبت و اطاعت کا نام ہے۔ اگر تم اُن تک نہ پہنچ سکے تو تمہارے تمام اعمال ابولہب کی طرح ہیں۔

موجودہ پُر فتن دور میں جبکہ کئی علماء مصلحت اور مداہنت کا شکار ہو چکے اور کئی اسی سمت گامزن ہیں، اہلِ باطل کی پرواہ کیے بغیر کلمہ حق کہنا کمیاب ہوتا جا رہا ہے۔ ان حالات میں فدایانِ ختمِ نبوت کے نام سے پنجاب میں علامہ خادم حسین رضوی حفظہ اللہ (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ) تحفظِ ناموسِ رسالت کے لیے سرگرم عمل ہیں۔

آپ ماہنامہ "العاقب" شائع کرتے ہیں اور ملک بھر میں تقاریر کے ذریعے فکرِ رضا یعنی تحفظِ ناموسِ رسول ﷺ کا درس دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں، "آدمی

دلیر اُسی وقت ہوتا ہے جب اُس کے دل میں محبت رسول ﷺ راسخ ہو جائے۔ اب ہر موڑ پر ناموس مصطفی ﷺ ہی کی بات ہوگی اور وہ بھی سینہ تان کر ہوگی۔ حضور ﷺ کی ناموس کے معاملہ میں معذرت خواہانہ رویہ کسی مومن کو زیب نہیں دیتا"۔

غازی علم الدین شہید، غازی عبدالرشید اور غازی عبدالقیوم شہید کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ۴ جنوری ۲۰۱۱ء کو غازی ملک ممتاز حسین قادری نے اسلام آباد میں پنجاب کے ملعون گورنر کو ۲۷ گولیاں مار کر واصل جہنم کیا۔ ان کی رہائی کے لیے ہر سنی کو اپنی بھرپور کوشش ضرور کرنی چاہیے۔ امام مالک علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے،

"اگر گستاخ رسول سے اُمت بدلہ نہ لے تو اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں"۔

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت دے، اُسے گمراہ کرنے والا کوئی نہیں اور جسے وہ گمراہی کے اندھیرے میں بھٹکتا چھوڑ دے، اُسے راہ دکھانے والا کوئی نہیں۔ رب کریم اس کتاب کو نافع خلائق و توشۂ آخرت بنائے، اٰمین بجاہ النبی الکریم ﷺ۔

فتحِ باب نبوت پر بے حد دُرود
ختمِ دور رسالت پہ لاکھوں سلام

خاکپائے علماء حق، عبدالمصطفیٰ قادری

# باب اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّانَبِیَّ بَعْدَہٗ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْا عَھْدَہٗ

## قرآنِ کریم اور ختمِ نبوت:

1۔اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمانِ ذی شان ہے،

{مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا}[1]

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں، ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے“۔

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے رسولِ معظم ﷺ کا مبارک نام لے کر ارشاد فرمایا کہ آپ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں۔جو کوئی نبی کریم ﷺ کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی کا پیدا ہونا، ممکن مانے، وہ اس آیت کا منکر اور کافر ہے۔

---

1...پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:40

صدرُ الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،
"یعنی (حضور ﷺ) آخرُ الانبیاء ہیں کہ نبوت آپ پر ختم ہو گئی۔ آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی، حتیٰ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہونگے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہونگے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبۂ معظمہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔

حضور ﷺ کا آخرُ الانبیاء ہونا قطعی ہے۔ نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیث جو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں، ان سب سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ سب سے پچھلے (یعنی آخری) نبی ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں۔ جو حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوت کا منکر اور کافر، خارج اَز اسلام ہے۔"[1]

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ آیتِ مبارکہ میں آقا کریم ﷺ کے لئے صفت "رسول" بیان ہوئی ہے مگر اس کے بعد آپ کے لئے "خاتم المرسلین" کی بجائے "خاتم النبیین" کے الفاظ ارشاد فرمائے گئے ہیں۔

اس کی حکمت یہ ہے کہ نبی کا لفظ عام ہے اُس ہستی کے لئے جس پر اللہ تعالیٰ وحی فرمائے خواہ اُسے کوئی صحیفہ عطا ہوا یا وہ کسی سابقہ نبی کی شریعت کے تابع لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور ہوا ہو۔ جبکہ رسول اُس نبی کو کہا جاتا ہے

---

1... خزائن العرفان، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

جسے کتاب اور شریعت عطا کی گئی ہو۔ گویا یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہر رسول نبی ہوتا ہے مگر ہر نبی رسول نہیں ہوتا۔

اب آیت کا مفہوم یہ ہو گا کہ رسولِ معظم ﷺ سب نبیوں کے آخری ہیں خواہ وہ صاحبِ شریعت نبی ہوں یا کسی نبی کے تابع ہوں یعنی غیر تشریعی نبی ہوں۔ پس اس آیت نے ہر قسم کی نبوت کا، خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی، دروازہ بند کر دیا۔

## تفاسیر اور {خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ}:

1۔ صحابیٔ رسول ﷺ، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (م ۶۸ھ) نے فرمایا،

"اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ذاتِ اقدس پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا، پس آپ کے بعد کوئی نبی نہیں"۔[1]

2۔ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (م ۳۱۰ھ) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

"خاتم النبیین وہ ذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ ختم کر دیا اور اس پر مہر لگا دی، پس قیامت تک اب کسی کے لئے کھولا نہ جائے گا"۔[2]

3۔ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمہ اللہ (م ۶۶۸ھ) فرماتے ہیں،

"ہر دور میں علماء کا اس بات پر اتفاق رہا ہے کہ یہ الفاظ اس بارے میں نص ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔[3]

4۔ علامہ علی بن محمد خازن شافعی رحمہ اللہ (م ۷۲۵ھ) فرماتے ہیں،

1... تفسیر ابن عباس، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40
2... تفسیر طبری، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40
3... تفسیر قرطبی، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

"اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذاتِ اقدس پر نبوت کو ختم فرما دیا۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا اور نہ ہی آپ کے زمانے میں"۔[1]

5۔ علامہ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں،

"یہ آیت اس بارے میں نص ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جب نبی کا آنا محال ہے تو کسی رسول کا آنا بطریقِ اولیٰ محال ہے"۔[2]

6۔ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (م ۹۱۱ھ) تفسیر جلالین میں لکھتے ہیں،

"اللہ تعالیٰ کے علم میں سے یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وہ آپ ہی کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے"۔[3]

7۔ علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (م ۱۲۲۵ھ) فرماتے ہیں،

"امام عاصم نے لفظ {خَاتَمَ} کو تاء مفتوحہ کے ساتھ پڑھا ہے جس کا معنی آخری ہے۔ جبکہ دیگر نے تاء کو مکسور پڑھا ہے جس کا معنی ہے، ختم کرنے والا۔ دونوں کا مفہوم یہی ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا"۔[4]

8۔ علامہ سید محمود آلوسی بغدادی رحمہ اللہ (۱۲۷۰ھ) اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں،

---

1... تفسیر خازن، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

2... تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

3... تفسیر جلالین، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

4... تفسیر مظہری، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

"چونکہ حضورِ اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، یہ اس بات پر دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اولادِ نرینہ بلوغت کو نہ پہنچے گی۔ کیونکہ اگر آپ کا کوئی بیٹا بلوغت کی عمر کو پہنچتا تو اس کا منصب یہ تھا کہ وہ نبی ہوتا، تو اس صورت میں حضور ﷺ آخری نبی نہ رہتے۔

امام احمد، وکیع سے، اور وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو آپ کا بیٹا فوت نہ ہوتا"۔[1]

ذہن نشین رہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے آقا و مولیٰ ﷺ کے تین فرزند قاسم، طیب اور طاہر رضی اللہ عنہم جبکہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا سے ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور مذکورہ چاروں بیٹے بچپن ہی میں وصال فرماگئے۔

مذکورہ آیت میں ایک اشارہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ اگرچہ جسمانی طور پر تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں {لٰكِنۡ} لیکن روحانی طور پر تمام امت کے باپ ہیں کیونکہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ بھی فرمانِ الٰہی ہے،

{وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ}[2]

"اور اس کی ازواج مومنوں کی مائیں ہیں"۔

نبی ﷺ امت پر ایسے شفیق ہیں جیسے باپ اولاد کے لئے شفیق و مہربان ہوتا ہے۔ اگر کسی حقیقی باپ کو علم ہو کہ اس کے بعد اس کی اولاد کے کاموں

1...روح المعانی، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

2...پارہ21، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:6

کی نگہبانی کرنے والا کوئی موجود نہیں تو وہ اپنی اولاد سے متعلقہ ضروری کام نامکمل نہیں چھوڑتا۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کو علم تھا کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں اس لئے انہوں نے نہایت شفقت ورحمت سے قرآنی اصولوں کی مکمل تشریح اپنی سنت کی صورت میں امت کو عطا فرمادی نیز نئے آنے والے فتنوں سے بھی امت کو آگاہ فرمادیا۔

## عقیدہ ختمِ نبوت، قرآن میں

اب مزید چند آیات ملاحظہ فرمائیں جن میں ختم نبوت کے عقیدہ کا بیان ہے۔

2۔{وَالَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَمَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ}(1)

"اور وہ (متقی ہیں جو) کہ ایمان لائیں اُس پر جو (اے محبوب!) تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا"۔

اس آیتِ مبارکہ میں متقی مسلمانوں کی یہ صفات بیان ہوئیں کہ وہ اُس وحی پر ایمان رکھتے ہیں جو نبی کریم ﷺ پر نازل ہوئی اور اُس وحی پر بھی جو آپ سے پہلے نازل ہو چکی۔ اگر حضور اکرم ﷺ کے بعد بھی کوئی وحی نازل ہونے والی ہوتی تو اس پر ایمان لانا بھی ضروری ہوتا اور پھر یہ بھی ارشاد ہوتا، وَمَا یُنۡزَلُ مِنۡ بَعۡدِكَ۔

یعنی "جو آپ کے بعد نازل ہو گا"۔ چونکہ ایسا نہیں ہے اس لئے حضور ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی بھی نہیں ہے۔

---

1...پارہ1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:4

3۔{لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ}[1]

”ہاں جو اُن میں علم میں پکے اور ایمان والے ہیں وہ ایمان لاتے ہیں اُس پر جو اے محبوب! تمہاری طرف اُترا اور جو تم سے پہلے اُترا“۔

4۔{يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ}[2]

”اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول پر اور اُس کتاب پر جو اپنے ان رسول پر اُتاری اور اُس کتاب پر جو پہلے اُتاری“۔

5۔{اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ}[3]

”کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اُس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا“۔

مذکورہ بالا تینوں آیات مبارکہ میں بھی صرف اُس وحی کا ذکر ہے جو آقا و مولیٰ ﷺ پر نازل ہوئی اور اُس وحی کا جو آپ سے پہلے نازل ہو چکی۔ اگر آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہوتا تو کسی کتاب یا وحی کا نزول ممکن ہوتا، پھر لامحالہ ان آیات میں اُس کا بھی ذکر ہوتا۔ پس ثابت ہوا کہ نبوت کا دروازہ بند

1... پارہ6، سورۃ النساء، آیت نمبر:162
2... پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:136
3... پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:60

ہو چکا ہے۔

6۔{قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَمَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ}(1)

"یوں کہو کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور اُس پر جو ہماری طرف اترا اور جو اُتارا گیا ابراہیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب اور ان کی اولاد پر، اور جو عطا کئے گئے موسیٰ اور عیسیٰ اور جو عطا کئے گئے باقی انبیاء کو اپنے رب کے پاس سے، ہم ان میں کسی پر ایمان میں فرق نہیں کرتے، اور ہم اُسی کے فرمانبر دار ہیں"۔

7۔ ایسا ہی مضمون سورۃ اٰلِ عمران کی آیت ۸۴ میں بھی بیان ہوا ہے۔

ان آیاتِ کریمہ میں رب تعالیٰ کا حکم ہے کہ جو کچھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوا اور جو کچھ ان سے قبل انبیاء کرام پر نازل ہوا، اس وحی پر ایمان رکھا جائے۔{اُنْزِلَ} اور {اُوْتِیَ} ماضی کے صیغے ہیں یعنی جو کچھ ان کی طرف نازل ہوا اور جو کچھ انہیں دیا گیا یعنی کتب یا صحیفے۔

ان آیات میں مستقبل میں کسی نئے آنے والے نبی پر ایمان لانے کا حکم مذکور نہیں ہے۔ قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو تشریف لائیں گے، وہ سابقہ انبیاء میں شامل ہیں۔ اور شاید اسی حکمت کی بناء پر رب تعالیٰ نے ان کا نام مذکورہ آیات میں بطورِ خاص ذکر فرما کر ان کی امتیازی حیثیت بیان فرمائی

1...پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 136

ہے۔ یہ آیات بھی ختمِ نبوت کے عقیدے پر بڑی واضح دلیل ہیں۔

8۔{كَذٰلِكَ يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ}[1]

"یونہی وحی فرماتا ہے تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف"۔

9۔{وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ}[2]

"اور بے شک وحی کی گئی تمہاری طرف اور تم سے اگلوں کی طرف"۔

ان آیات مبارکہ میں بھی واضح طور پر وحی کی دو قسمیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک وہ وحی جو رسولِ معظم نورِ مجسم ﷺ کی طرف کی گئی اور دوسری وہ وحی جو آپ سے پہلے نبیوں کی طرف کی گئی۔ اگر آپ کے بعد کوئی وحی آنا ممکن ہوتی تو اس وحی کا بھی ذکر کیا جاتا۔ چونکہ وحی کے بغیر نبوت ثابت نہیں ہو سکتی خواہ وہ نبوت شریعت کے ساتھ ہو یا شریعت کے بغیر۔ پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نہ کوئی وحی ہے اور نہ نبی۔

10۔{وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ}[3]

"اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا، اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور

1...پارہ25، سورۃ الشوریٰ، آیت نمبر:3

2...پارہ24، سورۃ الزمر، آیت نمبر:65

3...پارہ28، سورۃ الصف، آیت نمبر:6

اُن رسول کی بشارت سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے، اُن کا نام احمد ہے"۔

اس آیت مقدسہ سے واضح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے سے پہلی کتاب کی تصدیق کی اور پھر اُس رسول کے آنے کی خوشخبری سنائی جو اُن کے بعد آنے تھے جن کا اسمِ گرامی احمد ہے۔ اگر بالفرض سیدنا احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفی ﷺ کے بعد بھی کسی نبی کو آنا ہوتا تو وہ اس کا بھی اعلان فرماتے مگر ایسا ہر گز نہیں ہوا۔

پھر اگر خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کو آنا ہوتا تو حضور ﷺ ہی اس کا اعلان فرما دیتے جبکہ ایسا بھی ہر گز نہیں ہوا۔ ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دنیا میں دوبارہ آنے کی آپ نے خبر دی ہے۔ یہ آیت بھی حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کی عمدہ دلیل ہے۔

11۔ {قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا}(1)

"تم فرماؤ، اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں"۔

12۔ {وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا}(2)

"اور اے محبوب! ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے"۔

---

1...پارہ9، سورۃ الاعراف، آیت نمبر:158

2...پارہ22، سورۃ سبا، آیت نمبر:28

13۔{وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا}[1]

"اور (اے محبوب!) ہم نے تمہیں سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا اور اس کا گواہ اللہ کافی ہے"۔

ان آیاتِ مبارکہ میں {النَّاس} سے مراد تمام لوگ ہیں۔ وہ جو اُس وقت موجود تھے اور وہ بھی جو قیامت تک پیدا ہونگے، حضور ﷺ سب انسانوں کی طرف اللہ کے رسول بن کر آئے ہیں۔ آپ کی رسالت کا عام ہونا اور قیامت تک جاری رہنا آپ کی خصوصیات میں سے ہے۔

اگر بالفرض آپ کے بعد کسی اور نبی یا رسول کا آنا ممکن مانا جائے تو پھر بعض لوگوں کے لئے وہ نبی یا رسول ہو گا اور آپ ان لوگوں کے لئے رسول نہ رہیں گے۔ اس طرح یہ آیات غلط ہو جائیں گی (معاذ اللہ) اور قرآن کا جھوٹا ہونا محال و ناممکن ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کسی نبی کا آنا محال و ناممکن ہے۔

14۔{وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ}[2]

اس آیت مقدسہ میں واضح بیان ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ کو سارے جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اگر آپ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن ہوتا تو پھر اس پر ایمان لانا ضروری ہوتا جو لوگوں کے لئے نجات و رحمت کا سبب ہوتا، اس طرح حضور ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت نہ رہتے۔

1...پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:79

2...پارہ17، سورۃ الانبیاء، آیت نمبر:107

نیز اگر رحمت عالم ﷺ پر ایمان نجات کے لئے کافی نہ ہو تو یہ آپ کی تمام عالمین کے لئے رحمت ہونے والی خصوصیت کے منافی ہو گا جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ پس آپ کا رحمۃ اللعالمین ہونا آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔

15۔{تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا}[1]

"بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اُتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو"۔

اس آیت مبارکہ میں آقا و مولیٰ ﷺ کا یہ وصف بیان ہوا کہ آپ سارے جہانوں کے لئے ڈر سنانے والے ہیں۔ یہ آیت بھی ختمِ نبوت کے عقیدے پر واضح دلیل ہے کہ اگر کسی اور نبی کی آمد تسلیم کی جائے تو پھر بعض لوگوں کے لئے وہ ڈر سنانے والا ہو گا اور حضور ﷺ سارے جہانوں کے لئے ڈر سنانے والے نہ رہیں گے، جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ پس کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں۔

16۔{وَاُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ}[2]

"اور میری طرف اس قرآن کی وحی ہوئی ہے کہ میں اس سے تمہیں ڈراؤں اور جن جن کو یہ پہنچے"۔

اس آیت کریمہ میں صاف صاف بتا دیا گیا ہے کہ قرآن کریم سے ڈر

---

1...پارہ18، سورۃ الفرقان، آیت نمبر:1

2...پارہ7، سورۃ الانعام، آیت نمبر:19

سنانا صرف ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو زمانۂ نبوی میں موجود تھے۔ بلکہ قیامت تک کے آنے والے لوگوں تک عذاب سے ڈرانے کا یہ پیغام پہنچانا ایمان والوں کی ذمہ داری ہے۔ اب نہ کوئی نیا نبی آئے گا اور نہ کوئی نئی وحی، لہٰذا یہ قرآن پاک ہی قیامت تک کے لوگوں کے کے لئے ہدایت و نجات کا ذریعہ ہے۔

17۔{وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ}(1)

”اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے ان کا عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا“۔

اس آیت مبارکہ سے چند باتیں واضح ہیں۔

**اول:** یہ کہ یہ خطاب ہر نبی سے فرمایا گیا۔ دوم: یہ کہ جس عظیم الشان رسول کی تائید و نصرت کا تمام انبیاء کرام سے عہد لیا گیا، اس کا تمام نبیوں کے بعد میں آنا ضروری ہوا۔ {ثُمَّ} کا لفظ اس پر واضح دلیل ہے۔

لہٰذا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جتنے سچے نبی ہونگے، وہ خاتم الانبیاء ﷺ سے پہلے دنیا میں تشریف لا چکے ہونگے۔ اور جو کوئی خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد

---

1...پارہ4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر: 81

نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ ضرور جھوٹا ہو گا۔ قادیانی کہتے ہیں کہ تم دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا مانتے ہو تو یہ بھی تو ختمِ نبوت کے خلاف ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت دنیا میں حضور ﷺ سے پہلے ظاہر ہوئی، اس لئے ان کا حضور ﷺ کے بعد دوبارہ آنا اس آیت کے خلاف نہیں۔

اس مسئلہ کو یوں سمجھ لیجیے کہ شبِ معراج میں مسجدِ اقصیٰ میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام اپنے حقیقی اجسام کے ساتھ جمع ہوئے اور انہوں نے امام الانبیاء ختم الرسل ﷺ کی امامت میں نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ جب کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے تشریف لانے سے حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں آیا تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کیوں فرق آئے گا!

اصل بات یہی ہے کہ تمام انبیاء کرام حضور ﷺ سے قبل اپنی نبوّتوں کا اعلان فرما چکے تھے، اور آپ نے آکر اُن کی نبوّتوں کی تصدیق فرمائی۔ اب اگر کسی رسول کا آنا ممکن مانا جائے تو لازم آئے گا کہ یہ وہی آخری رسول ہو جس کے متعلق تمام نبیوں سے عہد لیا گیا اور جو تمام نبیوں کی تصدیق کرے، اور یہ قطعاً باطل اور محال ہے۔ پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ سب نبیوں میں آخری نبی اور رسول ہیں۔

18۔{وَ نَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّ هُدًی وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰی

لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ }(1)

”اور ہم نے تم پر یہ قرآن اُتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو“۔

یہ آیت مبارکہ ختم نبوت کے عقیدہ پر لاجواب دلیل ہے۔ قرآن مجید میں ہر چیز کا روشن بیان ہے مگر اس میں خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی نبی کے آنے کا کوئی ذکر نہیں۔

19۔{مَا فَرَّطۡنَا فِی الۡکِتٰبِ مِنۡ شَیۡءٍ }(2)

”ہم نے اس کتاب میں کچھ اُٹھا نہ رکھا“۔

”یعنی جملہ علوم اور تمام مَاکَان وَمَا یکون (جو کچھ ہو چکا اور جو آئندہ ہو گا) کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے“۔(3)

اس مضمون کی قرآن مجید میں متعدد آیات موجود ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن عظیم میں ہر چھوٹی بڑی چیز کا واضح بیان ہے اور سورۃ البقرۃ میں یہ فرمایا گیا:

20۔{وَیُعَلِّمُکُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُعَلِّمُکُمۡ مَّا لَمۡ تَکُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ }(4)

”اور (یہ رسول) تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتے ہیں اور تمہیں وہ

---

1...پارہ14، سورۃ النحل، آیت نمبر:89

2...پارہ7، سورۃ الانعام، آیت نمبر:38

3... خزائن العرفان، سورۃ الانعام، تحت الآیۃ:38

4...پارہ2، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:151

سکھاتے ہیں جس کا تمہیں علم نہ تھا"۔

اس سے ثابت ہوا کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے قرآن کریم اور احادیثِ مبارکہ کی صورت میں امت کو دین کا ضروری علم عطا فرمادیا۔ یہاں تک کہ بخاری و مسلم کی بعض احادیث میں مذکور ہے کہ غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ نے قیامت تک آنے والے تمام فتنوں کا بھی ذکر فرمادیا نیز ایک نشست میں تمام جنتیوں اور جہنمیوں کے نام بھی بیان فرمادیے۔[1]

اب سوال یہ ہے کہ اگر بالفرض کوئی نیا نبی آئے گا تو کیا وہی علوم لوگوں تک پہنچائے گا جو آقا و مولیٰ ﷺ پہلے ہی ارشاد فرما چکے اور جو ائمہ دین سکھاتے آرہے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو اُس نئے نبی کا آنا بے کار ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ بے مقصد کام کرنے سے پاک ہے۔ اگر کوئی کہے کہ وہ نیا نبی ایسے علوم لائے گا جو قرآن میں نہیں ہیں تو پھر (معاذ اللہ) یہ آیت کاذب ٹھہرے گی اور قرآن عظیم کا جھوٹ ہونا محال ہے۔ پس لازم آیا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا محال ہے۔

21۔{یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ}[2]

"اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا، اور اُن کا جو تم میں حکومت والے ہیں"۔

---

1...بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ماجاء فی قولِ اللہ تعالیٰ: وھو الذی یبدا الخلق ثم یعیدہ، حدیث:3192

2...پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:59

اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کے بعد اسلامی حکومت کے سربراہ کی اطاعت کا حکم دیا ہے جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے۔ یہ بھی واضح رہے کہ مسلمان حاکم کی اطاعت نہ کرنا گناہ ہے، کفر نہیں مگر نبی کی نبوت کا انکار کفر ہے۔ اگر خاتم النبیین کے بعد بھی کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو یقیناً قطعی طور پر واضح انداز میں اس کی اطاعت کا بھی ذکر کیا جاتا۔

کیا یہ بات حیرت انگیز نہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک مسلمان حاکم کی اطاعت کا تو اس قدر واضح انداز میں حکم ارشاد فرمادے اور ایک آنے والے ''نبی'' کی اطاعت کا کوئی ذکر ہی نہ فرمائے کہ جس کا انکار کرنے والے کافر ہو سکتے تھے۔ ثابت ہوا کہ آقا و مولیٰ ﷺ کے بعد قیامت تک کسی نئے نبی کا آنا ممکن ہی نہیں۔

22۔{اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا}(1)

''آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا''۔

اس آیت مبارکہ میں واضح طور پر فرما دیا گیا کہ تمہارے لئے اسلام کو بطورِ دین مکمل کر دیا گیا۔ اب تمہارے پاس اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات

1...پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت نمبر:5

آچکاہے جس کے بعد کسی نئے قانون اور نئی شریعت کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ ”نعمت“ سے مراد نبوت یا وحی ہے۔ یعنی تم پر نبوت تمام کر دی۔ پس اب کسی نئے نبی کی آمد ممکن نہیں۔

قیامت تک کے تمام مسائل کا حل دینِ اسلام میں موجود ہے۔ جب دین مکمل کر دیا گیا اور قیامت تک کسی نئے دین کی ضرورت نہیں تو پھر کسی نئے نبی کی ضرورت کیونکر ہو سکتی ہے۔ پس کوئی نیا نبی ماننا اس آیت کا انکار کرنا ہے۔

23۔{وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ یُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَنۡ یَّتَوَلَّ یُعَذِّبۡهُ عَذَابًا اَلِیۡمًا}[1]

”اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے، اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں، اور جو پھر جائے گا، اُسے دردناک عذاب فرمائے گا“۔

اس مضمون کی قرآن مجید میں درجنوں آیات موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی اطاعت کرے، اللہ کریم اسے جنت عطا فرمائے گا۔ یہ بھی ارشاد ہوا،

24۔{قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰهُ وَ یَغۡفِرۡ لَکُمۡ

1…پارہ 26، سورۃ الفتح، آیت نمبر: 17

ذُنُوْبَكُمْ}[1]

"اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا"۔

اس ایمان افروز آیت میں واضح لفظوں میں فرما دیا گیا کہ جو کوئی نبی کریم ﷺ کی اتباع کرے گا، اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ گویا نجات موقوف ہے خاتم الانبیاء ﷺ کی محبت واطاعت پر۔ اب اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ "مجھے نہ ماننے والے کافر اور جہنمی ہیں"۔ (جیسا کہ مرزا کذاب نے جابجا لکھا)

اب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس کذاب کا دعویٰ درست مان لیا جائے، یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ اس صورت میں قرآن مجید (معاذ اللہ) جھوٹا قرار پائے گا کہ اس نے بتایا، نجات نبی کریم ﷺ کی اتباع میں ہے اور ایسے لوگوں کے لئے جنت کا وعدہ ہے جبکہ نجات مرزا کذاب کی اطاعت میں تھی، اس کا ذکر ہی نہ کیا، اور مسلمان قرآن وحدیث پر عمل کر کے جہنمی ہوتے چلے گئے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کو (معاذ اللہ) دھوکہ دینا لازم آئے گا جو کہ قطعی طور پر محال وناممکن ہے۔

لامحالہ دوسری صورت ہی حق ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ سچا ہے، اس کی کتاب سچی ہے، اس کے پیارے رسول ﷺ سچے ہیں اور مرزا قادیانی دجال اور

---

1...پارہ3، سورۂ اٰل عمران، آیت نمبر:31

جھوٹا ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ کی محبت و اطاعت میں نجات ہے اور آپ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں۔

25۔{وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا}[1]

"اور جو حق راستہ واضح ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے، اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے، ہم اُسے اُس کے حال پر چھوڑ دیں گے اور اُسے دوزخ میں داخل کریں گے، کیا ہی بُری جگہ ہے پلٹنے کی"۔

اس آیت کریمہ میں فرما دیا گیا کہ حق راستہ وہی ہے جو رسول معظم ﷺ بتائیں اور جس پر مسلمان گامزن ہوں۔ کثیر احادیث گواہ ہیں کہ آقا کریم ﷺ آخری نبی ہیں۔ صحابہ، تابعین، تبع تابعین سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ظلی نہ بروزی۔

جو لوگ "ختم نبوت" کے عقیدے کا انکار کریں گے وہ اس آیت مقدسہ کی رُو سے جہنم میں داخل کئے جائیں گے اور جہنم بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

## ختمِ نبوت اور ائمہ لغت:

نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کے الفاظ کو جس طرح تلاوت فرمایا ہے، اس فن کا نام علمِ قرأت ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے امت تک پہنچا ہے۔

---

1...پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:115

لفظ{خاتم} کو آقا و مولیٰ ﷺ نے دو طرح تلاوت فرمایا ہے۔

۱...{خَاتَمَ} یعنی تاء پر زبر (فتح) کے ساتھ، اور

۲...{خَاتِمَ} یعنی تاء پر زیر (کسرہ) کے ساتھ۔

اگر {خَاتَمَ} پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں کہ آپ آخری ہیں اور آپ کے ذریعے سے انبیاء کی آمد پر مہر لگا کر یہ سلسلہ بند کر دیا گیا۔

اور اگر {خَاتِمَ} پڑھا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ آپ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لائے اور آپ نے انبیاء کے آنے کا سلسلہ ختم کر دیا۔

گویا جس طرح بھی پڑھا جائے، معنی ''آخری نبی'' ہی بنتا ہے۔

عقیدے کے ثبوت کے لئے لغت کی ضرورت نہیں ہوتی، صرف کتاب وسنت کی راہنمائی کافی ہوتی ہے۔ ہمارے نزدیک قرآن مجید کے الفاظ کے وہی معانی ہیں جو صاحبِ قرآن، رسولِ معظم ﷺ نے ارشاد فرمائے ہیں، البتہ قرآن سمجھانے کے لئے لغت کے حوالے تائید کے طور پر پیش کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

چونکہ مرزائی لفظ ''خاتم'' کا خود ساختہ معنی کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اس لئے ہم ان ائمہ لغت کے اقوال پیش کریں گے جو قادیانی فتنے کے ظاہر ہونے سے کئی سو سال پہلے گزرے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ان علماء نے مذہبی تعصب کی وجہ سے یہ معانی لکھے ہیں اور شاید یہ حوالہ جات کسی منصف مزاج، حق کے متلاشی کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن جائیں۔

1۔ لغت کے امام، علامہ حماد بن اسماعیل الجوہری (م ۳۹۳ھ) لکھتے ہیں،

{خَتَمَ اللّٰہُ لَہٗ بِخَیْرٍ} ''اللہ اُس کا خاتمہ بالخیر کرے''۔......

{اَلْخَاتِمُ وَالْخَاتَمُ بِکَسْرِ التَّاءِ وَفَتْحِهَا وَالْخِتَامُ وَالْخَاتَامُ کُلُّہٗ بِمَعْنًی وَخَاتِمَةُ الشَّیْءِ اٰخِرُہٗ}[1]

''یعنی خاتِم، خاتَم، ختام اور خاتام سب کے معنی ایک ہی ہیں اور کسی چیز کے خاتمہ سے مراد اُس چیز کا آخر ہے''۔

2۔ لغت کے ماہر، علامہ راغب اصفہانی (م ۵۰۶ھ) لکھتے ہیں،

{خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ...لِاَنَّہٗ خَتَمَ النُّبُوَّۃَ اَیْ تَمَّمَھَا بِمَجِیْئِہٖ}[2]

''یعنی آپ خاتم النبیین اس لئے ہیں کہ آپ نے تشریف لا کر نبوت ختم کر دی یعنی مکمل فرما دی''۔

3۔ لغت کے ایک اور امام، علامہ ابن منظور مصری (۷۱۱ھ) رقمطراز ہیں،

{خِتَامُ الْوَادِیْ: اَقْصَاہُ وَخِتَامُ الْقَوْمِ وَخَاتِمُھُمْ وَخَاتَمُھُمْ اٰخِرُھُم}

''وادی کے آخری کنارے کو خِتَامُ الْوَادِیْ کہتے ہیں۔ خِتام، خاتِم اور خاتَم کا معنی ہے قوم کا آخری فرد''۔

مزید لکھتے ہیں، {وَمُحَمَّدٌ ﷺ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْخَاتِمُ وَالخَاتَمُ مِنْ اَسْمَاءِ النَّبِیِّ ﷺ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اَیْ اٰخِرُھُمْ}[3]

1... الصحاح: مادہ ختم

2... مفردات الفاظ القرآن، ص 144

3... لسان العرب، ج 4، ص 25

"(اسی طرح) سیدنا محمد ﷺ خاتمُ الانبیاء ہیں... خاتِم اور خاتَم نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہیں... خاتم النبیین کا معنٰی ہے سب نبیوں میں آخری"۔

مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "تریاق القلوب" صفحہ ۱۵۶ پر خود خاتم الاولاد کا معنٰی "آخری اولاد" لیا ہے کہ جس کے بعد کوئی اور اولاد نہ ہو۔

ان معانی کی تائید میں اہلِ تفسیر اس آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں، {خِتٰمُهٗ مِسْكٌ}(1)

علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں، {اَیْ اٰخِرُهٗ وَعَاقِبَتُهٗ مِسْكٌ} مفہوم یہ ہے کہ جنتیوں کو جو مشروب پلایا جائے گا اس کے آخر میں انہیں کستوری کی خوشبو آئے گی۔

اگر اس کا معنی یہ کیا جائے کہ اس مشروب پر کستوری کی مہر لگی ہوئی ہے تب بھی حرج نہیں جیسا کہ بعض مفسرین نے لکھا ہے۔ {خَتَمَ} کا ایک معنی مہر لگانا ہم بھی پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ سورۃ البقرۃ کی آیت ۷ ملاحظہ فرمائیں۔

{خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ}(2) "اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کر دی"۔

علامہ ابن منظور، لسان العرب میں لکھتے ہیں، "{خَتَمَ} اور {طَبَعَ} کے لغت میں ایک ہی معنی ہیں اور وہ یہ کہ کسی چیز کو اس طرح ڈھانپ کر مضبوطی سے بند کر دینا کہ اس میں باہر سے کسی چیز کا داخل ہونا ممکن نہ رہے"۔

---

1...پارہ 30، سورۃ المطففین، آیت نمبر: 26

2...پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 7

## مرزائیوں کا باطل استدلال:

مرزائی یہ باطل استدلال پیش کرتے ہیں کہ {خَاتَمْ} کا معنی مہر لگانے والا ہے لہٰذا حضور ﷺ جس کی نبوت پر مہر لگا دیں وہ نبی ہو جاتا ہے۔ پس آپ نے مرزا (کذاب) کی نبوت پر مہر لگا دی۔ {جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو}

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ مذکورہ آیت میں خاتم النبیین کا معنیٰ "آخری نبی" ہے۔ کوئی قادیانی کسی حدیث میں خواہ ضعیف ہی ہو، یا صحابہ و تابعین کے کثیر آثار میں سے کوئی ایک قول دکھا دے جس سے خاتم النبیین کے یہ معنیٰ ظاہر ہوتے ہوں کہ حضور کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ اس طرح تو خاتم القوم کا معنیٰ ہو گا کہ اُس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم الاولاد کا معنیٰ ہو گا کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے۔ کوئی عقل مند اِن الفاظ کا یہ مفہوم تسلیم نہیں کر سکتا۔ ثابت ہوا کہ قادیانیوں کا خود ساختہ مذکورہ مفہوم قرآن مجید کی کھلی تحریف ہے۔

قادیانی کہتے ہیں، خاتم مہر کو کہتے ہیں، جب نبی کریم مہر ہوئے تو اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہو گا تو وہ مہر کس طرح ہوئے یا مہر کس پر لگے گی۔[1]

اگر بالفرض دوسرا معنیٰ بھی مراد لیا جائے تو مرزائیوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ کم فہم مہر سے کسی افسر کی یا ڈاک والی مہر سمجھے کہ جیسے کسی کاغذ یا لفافے پر مہر لگائی اور اسے آگے بھیج دیا۔ حالانکہ اس مہر سے مراد کسی چیز کو

---

1... قادیانی اخبار الفضل، مورخہ 22 مئی 1922ء

(SEAL) یا بند کرنا ہے۔

تاریخ کا مطالعہ کرنے والے بخوبی جانتے ہیں کہ پہلے زمانے میں بادشاہ وغیرہ اپنے خطوط کو کسی کپڑے کی تھیلی میں رکھ کر اسے سر بمہر کروا دیتے تھے تاکہ کوئی اس میں ردوبدل نہ کر سکے۔ اگر کوئی ایسا کرنا چاہے تو اسے پہلے مہر توڑنا پڑے گی اور جب وہ مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا اور سزا پائے گا۔

اب اگر "خاتم" کا معنی مہر کیا جائے تو خاتم النبیین کا مفہوم یہ ہو گا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرما کر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ ختم فرما دیا اور اس پر مہر لگا دی تاکہ کوئی دجال اور کذاب ،انبیاء کے سلسلے میں داخل نہ ہو سکے۔ اب جو کوئی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ گویا ختمِ نبوت کی اس مہر کو توڑے گا، اور جب مہر توڑے گا تو پکڑا جائے گا۔ پھر وہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہو گا اور آخرت میں جہنم کا ایندھن بنے گا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں:

آتے رہے انبیاء کَمَا قِیْلَ لَهُمْ
وَالْخَاتَمُ حَقُّكُمْ کہ خاتم ہوئے تم
یعنی جو ہوا دفترِ تنزیل تمام
آخر میں ہوئی مہر کہ اَکْمَلْتُ لَكُمْ

# باب دوم

## احادیث اور ختم نبوت:

علماءِ حق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسئلہ ٔختمِ نبوت کی احادیث متواتر ہیں۔ حدیثِ متواتر اُس حدیث کو کہا جاتا ہے جسے آقا و مولیٰ ﷺ سے روایت کرنے والے آپ ﷺ کے زمانہ ٔمبارک سے لے کر آج تک اس قدر کثیر ہوں کہ کسی خلافِ واقعہ بات پر ان کا باہم اتفاق کر کے جھوٹ بولنا محال ہو۔

امت کا اجماع ہے کہ متواتر حدیث پر ایمان لانا، قرآن مجید پر ایمان لانے کی طرح فرض اور اس کا انکار کفر ہے۔ کئی علماء نے حدیثِ نبوی {لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ} کو بھی متواتر قرار دیا ہے۔ علامہ ابن کثیر رقمطراز ہیں،

"رسولِ معظم ﷺ کے آخری نبی ہونے کے متعلق احادیثِ متواترہ وارد ہوئی ہیں جنہیں صحابہ کرام کی ایک بڑی جماعت نے بیان کیا ہے"۔[1]

علامہ سید محمود آلوسی حنفی رحمہ اللہ تفسیر روح المعانی میں فرماتے ہیں،

"نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اُن مسائل میں سے ہے جنہیں قرآن مجید نے صریحاً بیان کیا اور احادیثِ مبارکہ نے ان کی وضاحت فرمادی اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ لہٰذا اس کا منکر کافر ہے اور اگر اس پر اصرار کرے تو قتل کیا جائے"۔

---

1... تفسیر ابن کثیر، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ:40

قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ قرآن کریم میں کسی بھی جگہ یا کسی بھی حدیث مبارکہ میں نبوت کی کوئی قسم بیان نہیں ہوئی۔ مرزا کذاب نے خود سے ظلی، بروزی، امتی نبی وغیرہ قسم کی اصطلاحیں گھڑ لیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر بالفرض قادیانیوں کے بقول نبوت کی ظلی، بروزی وغیرہ قسمیں ہیں تو بھی ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔

اللہ تعالیٰ کی عطا سے غیب کا علم جاننے والے اور اُس کے اِذن سے غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ کی چند احادیث مقدسہ پیشِ خدمت ہیں۔

1۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِیْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بَيْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَيَقُوْلُوْنَ هَلاَّ وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ. قَالَ ﷺ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا،

"میری اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے نہایت حسین اور خوبصورت گھر بنایا مگر اس کے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کے ارد گرد پھرتے، اس کی تعریف کرتے اور کہتے، ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، وہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی ہوں"۔

1...بخاری، کتاب المناقب، باب خاتم النبیین، حدیث:3535

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ سارا قصرِ نبوت ہی حسین و جمیل ہے۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی تشریف آوری سے اس کا حسن و جمال کامل و اکمل ہوگیا اور اب اس میں کسی مزید اینٹ کے لگانے کی کوئی جگہ باقی نہیں۔ اس حدیث پاک میں آقا و مولیٰ ﷺ نے نہایت پُر حکمت انداز میں اپنا آخری نبی ہونا بیان فرمادیا ہے۔

غور فرمایئے کہ جب کوئی عمارت حسن و جمال کے ساتھ صرف مکمل ہی نہیں بلکہ کامل و اکمل ہو جائے تو پھر اس میں مزید کوئی اینٹ کس طرح لگائی جاسکتی ہے۔ اسی طرح جب انبیاء کرام کا سلسلہ مکمل ہوگیا اور خاتم النبیین ﷺ تشریف لاچکے پھر ان کے بعد کسی نئے نبی کا آنا، ممکن نہیں رہا۔

2۔عَنْ جَابِرٍعَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَثَلِیْ وَمَثَلُ الْاَنْبِیَآءِ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَتَمَّهَا وَاَکْمَلَهَا اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ یَدْخُلُوْنَهَا وَیَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلاَ مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ. قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْاَنْبِیَاءَ.(1)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

”میری مثال اور مجھ سے پہلے نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے ایک گھر بنایا اور اس کے کامل اور مکمل کرنے میں کوئی کمی نہ رہنے دی مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے اور تعجب سے کہتے، یہ

---

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونہ خاتم النبیین، حدیث: 2286

ایک اینٹ کیوں چھوڑ دی؟ نورِ مجسم ﷺ نے فرمایا، میں اس اینٹ کی جگہ آیا ہوں اور میں نے انبیاء کی آمد کا سلسلہ ختم کر دیا ہے"۔

اس مثال سے ہرگز یہ مفہوم نہیں کہ سابقہ انبیاء کرام کی شریعتیں غیر مکمل اور ناقص تھیں۔ یقیناً ہر نبی کی شریعت اس کے زمانے کے اعتبار سے کامل تھی، فرق یہ ہے کہ وہ صرف اپنے اپنے زمانوں کے لئے تھیں اور خاتم النبیین ﷺ کی شریعت قیامت تک کے لئے ہے کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل ۱۸۹۵ء میں اس حدیث کا خود یہی مفہوم لکھا تھا، "وہ انسانِ اکمل جو آفتابِ روحانی ہے جس سے نقطہ ارتقاع کا پورا ہوا، اور جو دیوارِ نبوت کی آخری اینٹ ہے، وہ حضرت محمد ﷺ ہیں"۔[1]

مرزا نے اس تحریر کے چھ سال بعد ۱۹۰۱ء میں قرآن وحدیث کے برخلاف نبوت کا جھوٹا دعویٰ کر دیا۔ مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا غیر تشریعی نبی ہے۔ وہ یہ بتائیں کہ مذکورہ حدیث میں قصرِ نبوت کی تکمیل میں جن انبیاء کا ذکر ہے ان میں تمام غیر تشریعی نبی شامل ہیں یا نہیں؟ یقیناً ہیں اور مرزا اُن میں نہیں، تو پھر مرزا نبی کیسے ہو سکتا ہے؟؟

3۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کَانَتْ بَنُوْاِسْرَآئِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ کُلَّمَا

1... سرمہ چشم آریہ: 198 مندرجہ روحانی خزائن جلد 2

هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ. (1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا ﷺ نے فرمایا، ”بنی اسرائیل پر ان کے نبی حکمرانی کرتے تھے۔ جب ایک نبی کا وصال ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرے نبی تشریف لے آتے۔ اور اس میں شک نہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، ہاں میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بکثرت ہوں گے“۔

یہ نکتہ قابلِ غور ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد آنے والے خلفاء کی خبر دے دی لیکن آپ نے کسی نئے نبی کے آنے کی خبر نہیں دی اگر کسی نئے نبی کو آنا ہوتا آقا و مولیٰ ضرور اس کی بھی خبر دیتے، پس ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ اس حدیث مبارکہ میں {لَا نَبِيَّ بَعْدِیْ} کے الفاظ بھی آپ کے بعد ہر قسم کی نبوت کی نفی کر رہے ہیں خواہ وہ ظلی ہو یا بروزی۔

4۔عَنْ عُقْبَةَ بِنْ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِیْ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ (2)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا،

”اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے“۔

اس حدیث مبارکہ کا واضح مطلب یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں اتنی ساری خوبیاں ہیں کہ یہ منصبِ نبوت کے لائق ہیں۔ مگر نبوت کا اہل ہونے

1...بخاری، احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، حدیث:3455

2...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عمر بن خطاب، حدیث:3686

کے باوجود یہ نبی نہیں ہوسکتے کیونکہ میرے بعد کوئی نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ نکتہ بھی توجہ کے لائق ہے کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں یہ اہلیت تھی تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ میں یقیناً بدرجہ اولیٰ ہو گی۔

سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ابو بکر سب لوگوں سے افضل ہیں مگر یہ ممکن نہیں کہ وہ نبی ہو سکیں۔[1]

مرزا کذاب کا ایک دعویٰ یہ ہے کہ اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر اطاعت کی کہ اس کا وجود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بن گیا (معاذ اللہ)۔[2]

مرزائی بتائیں کہ جب سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما جن سے زیادہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والا کوئی ہو ہی نہیں سکتا اور جن کی فضیلت پر قرآن وحدیث گواہ ہیں، وہ نبی نہیں ہو سکتے تو کیا مرزا کذاب نبی ہو سکتا ہے جس کا اخلاق نہ کردار، جو تمام عمر انگریزوں کی چاپلوسی کرتا رہا۔ اس پر مرزا کی اپنی تحریریں اگلے صفحات میں پیش کی جائیں گی۔

قادیانی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ ذرا سوچیے! سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما اگر بالفرض نبی ہوتے تو غیر تشریعی نبی ہی ہوتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُن کے نبی ہوسکنے کی نفی فرما دی تو گویا یہ اعلان فرما دیا کہ ان کے بعد کسی غیر تشریعی نبی کا آنا بھی ہرگز ممکن نہیں۔

5۔عَنْ سَعَدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ

1... کنز العمال، حدیث:32548

2... ایک غلطی کا ازالہ، ص12

غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ۔ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ ھٰرُوْنَ مِنْ مُوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔[1]

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غزوہ تبوک کے وقت مدینہ منورہ میں چھوڑ دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جا رہے ہیں؟

آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اے علی! کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے، البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گا۔ علیہما السلام

حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک نسبت یہ تھی کہ وہ ان کے بھائی تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ حضرت ہارون علیہ السلام کی ایک اہم نسبت یہ تھی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے غیر تشریعی نبی تھے۔

قادیانی مرزا کذاب کو غیر تشریعی نبی کہتے ہیں۔ ممکن تھا کہ اس حدیث مبارکہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق کسی دل میں ایسا شبہ پیدا ہوتا۔ لہٰذا آقا و مولیٰ ﷺ نے اس شبہ کو صاف الفاظ میں رد فرما دیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

---

1… مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب من فضائل علی ابن طالب، حدیث:2404

اب مرزائی بتائیں کہ جب نبی کریم ﷺ کے اہلبیت میں شیر خدا مولا علی رضی اللہ عنہ کو نبوت نہ دی گئی کہ جن کا علم اور تقویٰ بے مثل ہے، صرف اس لئے کہ ختمِ نبوت کا تاج تو خاتم النبیین ﷺ کے سرِ اقدس پر سجایا جا چکا، تو پھر مرزا کذاب کو نبی ماننا، اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے کفر اور بغاوت ہے یا نہیں؟؟

6۔عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ۔[1]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے رسول ﷺ نے فرمایا،

"میری امت میں تیس نہایت جھوٹے لوگ (کذّاب) پیدا ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں"۔

اس حدیث پاک میں چند باتیں غور طلب ہیں۔

**اول:** اس امت میں تیس کذاب پیدا ہونگے۔{فِیْ اُمَّتِیْ} کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ میرے امتی ہونے کے بھی دعویدار ہونگے۔ قادیانی بھی یہی کہتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کو نبی مانتے ہیں لہٰذا ہم بھی ان کے امتی ہیں۔ یہ نرا دھوکہ ہے۔

**دوم:** اگر بالفرض آقا و مولیٰ ﷺ کے بعد کسی سچے نبی نے آنا ہوتا تو آپ

1...ابو داؤد، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلھا، حدیث:4252

فرمادیتے، میرے بعد کچھ سچے نبی آئیں گے اور کچھ جھوٹے بھی، جن کی پہچان یہ ہوگی وغیرہ۔ مگر آقا کریم ﷺ نے فرمادیا کہ جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا، جھوٹا ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ آپ سے پہلے مبعوث ہوچکے اور اب وہ آپ کے امتی کے طور پر آئیں گے اس لئے ان کا ذکر علیحدہ احادیث میں فرمادیا۔

**سوم:** جو شخص بھی یہ دعویٰ کرے کہ وہ نبی ہے، یہی بات اس کے کذاب ہونے کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ حضورِ اکرم ﷺ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ نہ حقیقی نہ ظلی، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی، نہ مستقل نہ غیر مستقل۔

7۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبٌ مِنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ۔[1]

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا ﷺ نے فرمایا، ”قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس کے قریب جھوٹے دجال ظاہر نہ ہوجائیں۔ ان میں سے ہر ایک یہی دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے“۔

ان احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ جانِ کائنات سیدِ عالم ﷺ کے بعد جھوٹے دجال ظاہر ہونگے جن کی نشانی یہ ہے کہ وہ نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ ان احادیث میں اُن جھوٹوں کی تعداد تیس بیان ہوئی ہے جنہیں قوت حاصل ہوگی ورنہ نبوت کے جھوٹے دعویدار تو کئی ہوئے ہیں۔[2]

---

1...بخاری، کتاب الفتن، باب علامۃ النبوۃ فی الاسلام، حدیث:3609

2...فتح الباری شرح صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب علامۃ النبوۃ فی الاسلام، تحت الحدیث:3609

اب مرزا کذاب کے چند جھوٹے دعوے ملاحظہ فرمائیں۔وہ لکھتا ہے،
''خدا کی قسم! اللہ نے میرا نام نبی رکھا ہے''۔[1]
''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا''۔(نعوذ باللہ)[2]
مرزا کذاب نے جھوٹی وحی بنانے پر ہی اکتفا نہ کیا بلکہ اس نے حبیبِ کبریاء ﷺ پر نازل شدہ آیات کو بھی اپنے اوپر منطبق کیا اور بہتان لگایا کہ یہ اللہ نے مجھ پر الہام کیا ہے (معاذ اللہ)۔ {وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ}[3] {يٰسٓ اِنَّكَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ}[4]
اسی کتاب میں صفحہ ۳۱۸ پر مرزا نے لکھا کہ جھوٹ بولنا شیطان اور لعنتی آدمی کا کام ہے۔ قارئین خود ہی فیصلہ کریں کہ مرزا اور مرزائی کیا ہیں!! ہم تو انہیں اس لئے کذاب کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کو کذاب فرمایا ہے۔
8۔عَنۡ جُبَيۡرِ بۡنِ مُطۡعِمٍ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحۡمَدُ وَاَنَا الۡمَاحِيَ الَّذِيۡ يُمۡحٰى بِيَ الۡكُفۡرُ وَاَنَا الۡحَاشِرُ الَّذِيۡ يُحۡشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيۡ وَاَنَا الۡعَاقِبُ وَالۡعَاقِبُ الَّذِيۡ لَيۡسَ بَعۡدَهٗ نَبِيٌّ۔[5]

1...حقیقۃ الوحی، ص503
2...دافع البلاء، ص231
3...حقیقۃ الوحی:83
4...حقیقۃ الوحی:107
5...بخاری، کتاب التفسیر، باب قولہ تعالی (من بعدی اسمہ احمد)، حدیث:4896

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا،

"میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں کہ میرے ذریعے اللہ کفر کو مٹائے گا، میں حاشر ہوں کہ لوگوں کا حشر میرے قدموں میں ہو گا، اور میں عاقب ہوں۔ اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو"۔

9۔عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یُسَمِّیْ لَنَا نَفْسَهٗ اَسْمَآءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَ اَحْمَدُ وَالْمُقَفِّیْ وَالْحَاشِرُ وَ نَبِیُّ التَّوْبَةِ وَنَبِیُّ الرَّحْمَةِ۔[1]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ہمارے لئے اپنے کئی نام بیان کئے۔ اور آپ نے فرمایا،

"میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں مقفّٰی ہوں، اور میں حاشر ہوں، اور میں نبی التوبہ اور نبی الرحمۃ ہوں"۔

ان دو احادیث مبارکہ میں آقا ومولیٰ ﷺ نے اپنے بعض مشہور نام ارشاد فرمائے ہیں۔ ان میں "مقفّٰی" اور "عاقب" دونوں نام ختم نبوت پر روشن دلیل ہیں۔ ان دونوں کے معنیٰ ہیں، "سب سے آخر میں آنے والا"۔ یہ معنیٰ خود خاتمُ الانبیاء ﷺ نے بیان فرما کر جھوٹی نبوت کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند فرما دیا ہے۔

"مقفّٰی" کا یہی معنیٰ قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔ ارشاد ہوا،

{وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ}[2]

---

1... مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:2355

2... پارہ نمبر6، المائدہ، آیت نمبر:46

"اور ہم اُن نبیوں کے پیچھے اُن کے نشانِ قدم پر عیسیٰ بن مریم کو لائے"۔
ثابت ہوا کہ مقفیٰ کا معنیٰ "آخر میں آنے والا" ہے۔

10۔عَنْ اَنَسِ بِنْ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلاَ رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلاَ نَبِیَّ۔ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنِ الْمُبَشِّرَاتِ۔ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جانِ دو عالم ﷺ نے فرمایا، "بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی ہے، نہ میرے بعد کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی۔ راوی کہتے ہیں، یہ سن کر لوگوں کو رنج ہوا۔ تو آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، لیکن بشارات باقی ہیں۔ صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! بشارات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا، مسلمان کا خواب، اور سچا خواب نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔

غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ نے کس قدر واضح الفاظ میں ارشاد فرما دیا کہ: "بیشک رسالت و نبوت ختم ہو گئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی"۔ کسی بچے کو بھی یہ الفاظ سنائے جائیں تو اسے ختم نبوت کا عقیدہ سمجھنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ افسوس ان لوگوں پر! جو قرآن و حدیث کے واضح دلائل و براہین کے باوجود انگریزوں کے پروردہ مرزا کذاب کو نبی ماننے پر تُلے ہوئے ہیں۔

---

1 ...ترمذی، کتاب الرؤیا، باب ذھبت النبوۃ وبقیت المبشرات، حدیث:2272

حدیث پاک کے دوسرے حصے کا مفہوم یہ ہے کہ نیک اور صالح مسلمانوں کو اچھے اور سچے خواب دکھائے جاتے ہیں جن کے سبب وہ مزید قربِ الٰہی کے لئے عبادت میں محنت کرتے ہیں۔ سچے خواب کو نبوت کا ایک جزء فرمایا گیا کیونکہ یہ انسان اپنی مرضی کے مطابق نہیں دیکھ سکتا، یہ تو رب کی عطا سے نبوت کا فیض ہے۔

کوئی ناسمجھ اس سے یہ استدلال نہ کرے کہ جب اچھا اور سچا خواب نبوت کا حصہ ہے تو پھر نبوت ختم تو نہیں ہوئی۔ یہ خیال بالکل لغو ہے۔ کسی کے پاس جزء ہو تو اس سے کل کا ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً کسی کے پاس اینٹ ہو تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کے پاس مکان ہے حالانکہ اینٹ مکان کا ایک جزء ہے۔ اسی طرح اچھا خواب دیکھنے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اسے نبوت مل گئی۔ اسی لئے حضور ﷺ نے ختم نبوت کا عقیدہ پہلے بیان فرمایا اور نبوت کے فیض کا ذکر بعد میں فرمایا۔

11۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ کَهَاتَیْنِ یَعْنِیْ اِصْبَعَیْنِ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، ”میں اور قیامت دونوں، اِن انگلیوں کی طرح اکٹھے بھیجے گئے ہیں“۔

مفہوم یہ ہے کہ جس طرح دو انگلیاں جو ساتھ ساتھ ہوں، ان کے

1...بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی بعثت انا۔۔۔الخ، حدیث:6505

درمیان کوئی تیسری انگلی نہیں ہوتی اسی طرح میرے اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ سے قبل نبوت کے مقام پر فائز ہوئے اس لئے ان کا آنا نئے نبی کے طور پر نہیں بلکہ آپ کے امتی کے طور پر ہو گا۔

12۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ وَنَحْنُ السَّابِقُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بَیْدَ اَنَّ کُلَّ اُمَّةٍ اُوْتِیَتِ الْکِتَابُ مِنْ قَبْلِنَا وَاُوْتِیْنَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے فرمایا، ”ہم سب سے آخر میں (دنیا میں) آئے ہیں اور قیامت میں سب سے پہلے (جنت میں داخل) ہوں گے۔ البتہ ہر امت کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں سب سے آخر میں دی گئی“۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ یہ ہیں، ”ہم دنیا والوں میں سب سے آخری ہیں لیکن قیامت میں سب سے پہلے ہونگے“۔[2]

اس حدیث مبارکہ سے بھی واضح ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کی امت سب سے آخری امت ہے کیونکہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی امت۔

13۔عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ اِنَّهٗ قَالَ اِنِّیْ عِنْدَ اللهِ

1... مسلم، کتاب الجمعة، باب هداية هذه الامة۔۔۔ الخ، حدیث:855

2... مسلم، کتاب الجمعة، باب هداية هذه الامة۔۔۔ الخ، حدیث:856

مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ۔[1]

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ نے فرمایا، "میں اللہ تعالیٰ کے پاس آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ اُس وقت آدم علیہ السلام کا خمیر تیار نہ ہوا تھا"۔

یہ حدیث بھی نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے پر واضح دلیل ہے مگر قادیانی کہتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پہلے ہی خاتم النبیین تھے تو کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء تو بعد میں آئے اور ان کے آنے سے آپ کے خاتم النبیین ہونے میں فرق نہیں آیا تو مرزا قادیانی کے آنے سے کیسے فرق پڑے گا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کا معنی آخری نبی نہیں بلکہ افضل نبی ہے۔

قادیانیوں کا مذکورہ استدلال باطل اور مردود ہے۔ایک تو اس بناء پر کہ خاتم النبیین کے معنی ہم نے نہیں بلکہ خود رسولِ معظم ﷺ نے آخری نبی ارشاد فرمائے ہیں۔{لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ}اور اس جیسے الفاظ اس کا روشن ثبوت ہیں۔

دوم یہ کہ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں، "میں اللہ تعالیٰ کے پاس آخری نبی لکھا ہوا تھا"۔یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق سے پہلے اللہ تعالیٰ یہ فیصلہ فرما چکا تھا کہ حضور ﷺ آخری نبی ہیں۔لہٰذا اللہ تعالیٰ کے فیصلے کے

1...مشکوۃ المصابیح، کتاب الفضائل والشمائل، حدیث:5759

مطابق آپ سب نبیوں کے آخر میں تشریف لائے۔اب اگر کوئی خود کو نبی کہتاہے،وہ دجال اور کذاب ہے۔

14۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ....اِذْھَبُوْا اِلٰی غَیْرِیْ .... اِذْھَبُوْا اِلٰی مُحَمَّدٍ ﷺ فَیَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُوْلُوْنَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ اَنْتَ رَسُوْلُ اللہِ وَخَاتِمُ الْاَنْبِیَاءِ........اِشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ........۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک دن آقا ومولیٰ ﷺ نے قیامت کے دن کے احوال بیان فرمائے۔جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگلی پچھلی تمام امتوں کے لوگ جمع ہو کر شفاعت کے لئے سیدنا آدم علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے، کسی اور کے پاس جاؤ۔ پھر لوگ یکے بعد دیگرے سیدنا ابراہیم، سیدنا موسیٰ اور سیدنا عیسیٰ علیہم السلام کے پاس جائیں گے۔

آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ پھر لوگ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے، یا محمد ﷺ! آپ اللہ کے رسول ہیں اور سب سے آخری نبی ہیں،...اپنے رب سے ہماری سفارش کیجیے ... پھر حبیبِ کبریاء ﷺ شفاعت فرمائیں گے اور آپ کی شفاعت قبول ہو گی۔

اس حدیث مبارکہ سے دو باتیں بالکل واضح ہیں۔

ایک یہ کہ جب لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے تو آپ انہیں کسی

1...بخاری، کتاب التفسیر، باب ذریۃ من حملنا مع نوح۔۔۔الخ، حدیث:4712

اور نبی کی طرف نہیں بھیجیں گے کیونکہ آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں ہے، نہ ظلی نہ بروزی۔

دوسری بات یہ کہ تمام امتوں کے مسلمان بارگاہِ رسالت میں اس بات کا اقرار کریں گے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ گویا آپ کی شفاعت کا طلبگار وہی ہو گا جس کا شافع محشر ﷺ کے آخری نبی، وسیلۂ نجات اور مدد گار ہونے پر ایمان ہے۔

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

15۔عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَلاَ فَخْرَ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَلاَ فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَّ مُشَفَّعٍ وَلاَ فَخْرَ۔[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

"میں رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں کرتا، اور میں سب نبیوں میں آخری ہوں اور کچھ فخر نہیں، اور میں سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری ہی شفاعت قبول ہو گی، اور کچھ فخر نہیں"۔

جیسے "اول شافع" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت فرمائیں گے لہٰذا آپ سے پہلے شفاعت کرنے والا کوئی نہیں ہو سکتا، اسی طرح "خاتم النبیین" کا بھی واضح مطلب یہ ہے کہ آپ سب

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی، حدیث:3616

نبیوں میں آخری نبی ہیں لہٰذا آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا خواہ ظلی ہو یا بروزی۔

16۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِیَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِیَ الْمَغَانِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ طُهُوْرًا وَّ مَسْجِدًا وَ اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً وَّ خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ۔ (1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،

"مجھے انبیاء کرام پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی۔ مجھے جامع کلمات دیے گئے، میرا رعب طاری کر کے میری مدد کی گئی، میرے لئے مالِ غنیمت کو حلال کر دیا گیا، میرے لئے ساری زمین پاک اور نماز کی جگہ بنا دی گئی، مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا اور مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی"۔

اس فرمانِ عالی شان میں آقا و مولیٰ ﷺ نے اپنے چھ اوصاف ارشاد فرمائے ہیں اور آخری دو اوصاف میں ختم نبوت کا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔ اس مضمون کی آیات پہلے مذکور ہو چکیں کہ رحمتِ عالم ﷺ قیامت تک کے تمام انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ اس حدیث پاک میں بھی یہی بات ارشاد ہوئی ہے۔

اگر حضور ﷺ کسی ایک علاقے کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوتے تو پھر کسی اور علاقے کے لوگوں کے لئے نبی کا امکان ہوتا مگر آپ قیامت تک

---

1... مسلم کتاب المساجد باب جعلت لی الارض مسجداً، حدیث: 523

ساری مخلوق کے نبی ہیں۔ پھر اس کی مزید وضاحت خود آقا کریم ﷺ نے یوں فرمائی کہ "مجھ پر نبوت ختم کر دی گئی"۔ لفظ {النَّبِيُّوْنَ} میں تمام انبیاء شامل ہیں خواہ تشریعی ہوں یا غیر تشریعی۔ اب کوئی نبوت کا دعویٰ کرے، خواہ ظلی کہے یا بروزی، وہ کذاب اور دجال ہے۔

17۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاِنِّیْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِیْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ سیدِ عالم ﷺ نے فرمایا، "بیشک میں آخرُ الانبیاء (سب نبیوں میں آخری) ہوں اور میری مسجد آخرُ المساجد (کسی نبی کی بنائی ہوئی آخری مسجد) ہے"۔

قادیانی اس حدیث سے بھی مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مسجد نبوی کو آخرُ المساجد فرمایا مگر اس کے بعد بیشمار مساجد بنیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خاتم اور آخر دونوں کا معنیٰ افضل ہے، آخری نہیں۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مکہ سے بارگاہِ نبوی میں پیغام بھیجا کہ اگر اجازت ہو تو میں ہجرت کرکے مدینہ آجاؤں؟ اس پر آقا کریم ﷺ نے فرمایا، چچا جان! ابھی وہیں رہیے، {فَاِنَّكَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ فِی الْهِجْرَةِ كَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ فِی النُّبُوَّةِ} "آپ ہجرت میں

1... مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلاۃ بمسجدی۔۔۔ الخ، حدیث:1394

آخری مہاجر ہو جیسے میں نبوت میں سب سے آخری نبی ہوں"۔[1]

اس ہجرت سے مراد مکہ چھوڑ کر مدینہ منورہ آکر نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنا ہے۔ چنانچہ سب سے آخر میں ہجرت کرنے والے صحابی حضرت عباس رضی اللہ عنہ ہیں۔ جیسا کہ مواہب الدنیہ اور مدارج النبوت میں مذکور ہے۔ اس حدیث پاک سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ خاتم کا معنی افضل نہیں بلکہ آخری ہے۔

اوپر مذکور حدیث میں بھی آخرُ الانبیاء اور آخرُ المساجد کے معانی جو قوسین میں تحریر ہیں وہ بالکل واضح اور قرآن وحدیث کے مطابق ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد جب کوئی نبی نہیں ہے تو لامحالہ آپ کی بنائی ہوئی مسجد کسی نبی کی بنائی ہوئی آخری مسجد ہے۔ مزید تسلی کے لئے یہ حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں جس سے اس معنی کی مزید تائید ہوتی ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا،

{اَنَا خَاتِمُ الْاَنْبِيَآءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ}[2]

"میں سب نبیوں میں سے آخری ہوں اور میری مسجد تمام انبیاء کی مساجد میں سے آخری ہے"۔

18۔عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ........ وَاِنَّ اللهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا اِلَّا حَذَّرَ اُمَّتَهُ الدَّجَّالَ وَاَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ ........

1... دارمی، باب ما اعطی النبی ﷺ۔۔۔ الخ، حدیث:49

2... کنز العمال، باب فضل الحرمین والمسجد الاقصی، حدیث:34999

فَیَقُوْلُ اَنَا نَبِیٌّ وَّلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ .....۔[1]

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ رسولِ معظم ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا جس میں دجال سے متعلق گفتگو فرمائی۔... اس میں فرمایا،

"بیشک اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہ بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال کے فتنے سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں سب سے آخری نبی ہوں اور تم سب سے آخری امت ہو۔... دجال پہلے یہ دعویٰ کرے گا، "میں نبی ہوں"، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے، "تخلیقِ آدم سے لے کر قیامت آنے تک دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے"۔[2]

احادیث میں آیا ہے کہ دجال کئی شعبدے دکھا کر لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ اُس کے حکم سے بارش ہوگی، سبزہ اُگے گا، وہ مردے زندہ کرے گا اور زمین سے خزانے نکالے گا۔[3]

اللہ تعالیٰ کے حکم سے تمام انبیاء اپنی امتوں کو دجال کے فتنے سے ڈراتے رہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ نے یہ بھی فرمایا، دجال پہلے یہی دعویٰ کرے گا کہ "میں نبی ہوں"، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔ گویا رسولِ معظم

---

1... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب خروج الدجال، حدیث: 4077

2... مسلم، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب فی بقیۃ من احادیث الرسول، حدیث: 2946

3... جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال، 4/104، حدیث: 2247

ﷺ نے اپنی امت کو یہ درس دیا کہ کوئی شخص کتنے ہی شعبدے اور کرشمے دکھائے، اگر وہ نبی ہونے کا دعویٰ کرے تو یقین کر لینا کہ وہ کذاب اور دجال ہے۔ بڑے کانے دجال کے علاوہ تیس چھوٹے دجالوں کا ذکر اوپر حدیث میں موجود ہے۔

قادیانی مرزا کذاب کے جھوٹے ''معجزات'' زور و شور سے بیان کرتے ہیں اور مرزا دجال نے اپنی پیشین گوئیاں پوری ہونے کے بہت دعوے کئے مگر رب تعالیٰ نے اس کی ہر پیش گوئی کے خلاف کر کے اُس کا کذاب و دجال ہونا ثابت فرمایا۔

ہم اس پر بعد میں کلام کریں گے کہ اس کی ایک بھی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔ فی الحال ہمارا مدعیٰ یہ ہے کہ وہ نبوت کا دعویٰ کرنے کی وجہ سے کذاب، دجال اور مردود ہے۔

19۔عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ:یَآاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَآ اُمَّةَ بَعْدِكُمْ......... والخ[1]

حضرت ابو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں ہے۔ خبر دار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچوں نمازیں پڑھو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے مال کی زکوٰۃ دو، اور اپنے اماموں کی اطاعت کرو، اپنے رب

1... معجم الکبیر، حدیث:7535

کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

حدیث شریف کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ حضور ﷺ نے فرمادیا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں ہے۔ تمہیں ایک جامع دین دیا جاچکا۔ تم ارکانِ اسلام کی پابندی کروگے تو جنت میں چلے جاؤ گے۔

20۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى {وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ....[1]} قَالَ كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيّٖنَ فِی الْخَلْقِ وَ اٰخِرَهُمْ فِی الْبَعْثِ۔[2]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیت {وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ (اور جب ہم نے انبیاء سے اُن کا وعدہ لیا...)} کے متعلق رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا، "میں سب نبیوں سے پہلے تخلیق کیا گیا اور اُن سب کے بعد بھیجا گیا"۔

اس حدیث کو امام ابو نعیم نے دلائل النبوۃ باب ماجاء فی فضل رسول اللہ ﷺ میں روایت کیا اور امام سیوطی رحمہما اللہ نے اسے جامع صغیر میں روایت کر کے صحیح قرار دیا۔

حضورِ اکرم نورِ مجسم ﷺ کے نورِ نبوت کی تخلیق سے متعلق اختصار کے ساتھ صرف دو احادیث کا مفہوم سپردِ قلم کر رہا ہوں۔ امام بخاری و امام مسلم کے استاذُ الاستاذ، امام عبد الرزاق رحمہم اللہ نے اپنی کتاب المصنف میں صحیح سند سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا،

1...پارہ 21، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر: 7

2...معالم التنزیل، سورۃ الاحزاب، تحت الآیۃ: 7

"اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور (کے فیض) سے پیدا فرمایا"۔ یہ حضور ﷺ کے نور کی تخلیق ہے۔ پھر نورِ مصطفی ﷺ یا روحِ مصطفی ﷺ کو منصب نبوت سے سر فراز فرمایا۔

صحابہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا، {وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ} "اُس وقت جبکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے"۔(1)

معلوم ہوا کہ آقا و مولیٰ ﷺ، آدم علیہ السلام کی تخلیق سے قبل مقامِ نبوت پر فائز کئے جا چکے تھے۔ یہ حدیث بھی مذکور ہو چکی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس آپ کا خاتم النبیین ہونا لکھا جا چکا تھا۔ رب تعالیٰ نے سب نبیوں کو آپ کے آخری نبی ہونے سے مطلع بھی فرمایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام سے بھول ہو گئی تو انہوں نے دعا کی، الٰہی! مجھے حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے بخش دے۔

رب تعالیٰ نے فرمایا، اے آدم! تو نے محمد ﷺ کو کیسے پہچانا؟ عرض کی، مولا! جب تو نے مجھے پیدا کیا تو میں نے عرشِ الٰہی پر لکھا ہوا دیکھا، لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ میں نے جان لیا کہ جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ ملایا ہے وہ یقیناً تیرا محبوب ہے۔

ارشاد ہوا، "اے آدم! تو نے سچ کہا، وہ مجھے تمام مخلوق سے محبوب ہے۔

---

1...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی ﷺ، حدیث: 3609

{وَلَوْلاَ مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُكَ وَهُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ} اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا، اور وہ تمہاری اولاد میں سے آخری نبی ہیں"۔(1)

ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نبی کے وقت سے ہی رحمتِ عالم ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے کا اعلان فرمادیا اور بعد والے نبی بھی یہ اعلان فرماتے رہے، حتیٰ کہ شبِ معراج میں تمام انبیاء کرام کے مجمع میں حضور ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا،

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے مجھے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا اور سب لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنایا،... اور مجھے (بابِ شفاعت) کھولنے والا اور (بابِ نبوت) بند کرنے والا بنایا"۔(2)

آخر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا، "انہی فضائل کی بناء پر محمد ﷺ کو تم سب پر فضیلت دی گئی"۔ گویا شب معراج میں بھی عقیدہ ختم نبوت بیان کیا گیا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ شبِ معراج میں تمام انبیاء کرام نے امام الانبیاء ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ گویا جو جو نبی تھے وہ سب مسجدِ اقصیٰ میں موجود تھے۔ اب قادیانی بتائیں کہ مرزا کذاب جو کہ نبوت کا دعویدار تھا، کیا وہ مسجد اقصیٰ میں تھا؟ یقیناً نہیں کیونکہ وہ تو پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔ یہ آسان سا مسئلہ ہر مسلمان کی سمجھ میں آتا ہے کہ جو شبِ معراج، مسجدِ اقصیٰ میں نہیں تھا، وہ نبی

---

1... معجم الصغیر، حدیث:992

2... تفسیر ابن کثیر، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:1

ہر گز نہیں ہو سکتا۔

**اللہ تعالیٰ ہر گمراہ اور بد مذہب کو ہدایت عطا فرمائے، آمین۔**

**21۔ کَانَ عَلِیٌّ اِذَا وَصَفَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ .... قَالَ بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ۔**[1]

**"حضرت علی رضی اللہ عنہ آقا و مولیٰ ﷺ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرماتے،...... حضور ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی اور آپ آخری نبی ہیں"۔**

اس حدیث مبارکہ سے سیدنا مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا عقیدہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ وہ حضور ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اوصاف ذکر کرنا اور خاص طور پر ختم نبوت کا عقیدہ بیان کرنا صحابہ کرام کا طریقہ رہا ہے۔

حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کو بھیجا، ان کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی علامت رکھی، سوائے ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے کہ آپ کی مہر نبوت آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان پُشت پر تھی۔ جب نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا،

"میرے کندھوں کے درمیان وہ نشانی ہے جو مجھ سے پہلے تمام انبیاء کو بھی عطا ہوئی، کیونکہ میرے بعد نہ کوئی نبی ہو گا اور نہ رسول"۔[2]

---

1... شمائل الترمذی، باب ماجاء فی خاتم النبوۃ، حدیث:18

2... مستدرک للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین... الخ، باب ذکر النبی الکلیم۔۔۔الخ، حدیث:4105

معلوم ہوا کہ ہر نبی کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی نشانی ہوا کرتی تھی اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت اس لئے رکھی گئی کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔اب مرزائی بتائیں کہ مرزا کذاب کے دائیں ہاتھ میں نبوت کی کون سی علامت تھی؟ قادیانی اس سوال کا جواب قیامت تک نہیں دے سکتے۔

22۔ حضرت اسماعیل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے؟ انہوں نے فرمایا، ہاں!{مَاتَ صَغِيْرًا وَّلَوْ قُضِيَ اَنْ يَّكُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهٗ وَلٰكِنْ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ}(1)

''وہ بچپن ہی میں وصال پاگئے۔اگر مقدر ہوتا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہو تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں''۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممکن ہوتا تو آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نبی بنائے جاتے کیونکہ ان میں انبیاء کرام جیسے فضائل و اوصاف تھے۔لیکن چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا تھا اس لئے آپ کے صاحبزادے بھی بچپن ہی میں وصال فرما گئے۔یہ حدیث مبارکہ بھی عقیدہ ختمِ نبوت کی روشن ترجمان ہے۔

---

1...بخاری، کتاب الادب، باب من سمی باسماء الانبیاء، حدیث:6194

اگر اس حدیث مبارکہ سے یہ مفہوم اخذ کیا جائے تو بیجا نہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کے نورِ نظر کو بچپن میں اس لئے وفات دے دی تاکہ حضور کے بعد کوئی انہیں نبی نہ سمجھ بیٹھے۔ پس جب حبیبِ کبریاء ﷺ کا سگا بیٹا نبی نہیں ہو سکتا تو انگریز ایجنٹ مرزا قادیانی کس طرح نبی ہو سکتا ہے؟ رب تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے، آمین۔

23۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ ہمارے پاس یوں تشریف لائے جیسے کہ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہوں۔ آپ نے فرمایا،

{اَنَا مُحَمَّدٌ نِ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ ثَلَاثًا وَلَا نَبِیَّ بَعْدِیْ}[1]

”میں محمد ہوں، اُمّی نبی۔ یہ بات تین بار فرمائی۔ اور میرے بعد کوئی نبی نہیں“۔

معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے وصال سے قبل خاص طور پر ختم نبوت کے عقیدے کی تاکید فرمائی۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ میں {اُمّی} ہوں یعنی میں نے دنیا میں کسی سے نہیں پڑھا۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ نبی اپنے زمانے کے تمام لوگوں سے افضل ہوتا ہے اسی لئے اس کا دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوتا۔

24۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ

1... مسند احمد بن حنبل، حدیث: 6981

جب ان کے قبیلے والے انہیں لینے کے لئے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں آئے اور کہنے لگے، آپ یہ لڑکا ہمارے سپرد کر دیں اور اس کے عوض آپ جو چاہیں، ہم وہ معاوضہ پیش کئے دیتے ہیں۔ تو آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،

{اَسْئَلُکُمْ اَنْ تَشْھَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ خَاتَمُ اَنْبِیَائِہٖ وَرُسُلِہٖ}[1]

میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اُس کے تمام نبیوں اور رسولوں میں سے آخری نبی اور رسول ہوں۔ اگر تم یہ گواہی دے دو تو میں اسے بغیر کسی معاوضے کے تمہارے ساتھ بھیج دیتا ہوں۔

اس حدیث پاک سے بھی معلوم ہوا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے نزدیک عقیدۂ توحید کے ساتھ آپ کے آخری نبی ہونے کا عقیدہ بے حد اہمیت کا حامل ہے۔

25۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں ہے کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک اعرابی گوہ شکار کر کے لایا اور بارگاہِ رسالت میں آکر کہنے لگا، لات و عزّٰی کی قسم! میں آپ پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ گوہ ایمان نہ لائے۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے اس گوہ کو پکارا تو اس نے فصیح و بلیغ عربی میں جواب دیا جسے سب حاضرین نے سنا اور سمجھا۔ گوہ نے عرض کی،

---

1... مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابہ، باب ذکر مناقب زید الحب بن حارثہ، حدیث:4946

{لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ}

"میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اے دونوں جہانوں کے رب کے رسول"۔

حضور ﷺ نے فرمایا،{مَنْ تَعْبُدُ} "تیرا معبود کون ہے؟"۔اس نے عرض کی،

{اَلَّذِیْ فِی السَّمَاءِ عَرْشُهٗ وَفِی الْاَرْضِ سُلْطَانُهٗ وَفِی الْبَحْرِ سَبِیْلُهٗ وَفِی الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ وَفِی النَّارِ عَذَابُهٗ}

"وہ جس کا عرش آسمان میں ہے، اور سلطنت زمین میں ہے، اور قبضہ سمندر میں۔ اور جنت میں جس کی رحمت ہے اور جہنم میں جس کا عذاب ہے"۔

پھر آقا کریم ﷺ نے دریافت کیا،{فَمَنْ اَنَا یَا ضَبُّ}

"اے گوہ! میں کون ہوں؟" گوہ نے جواب میں عرض کی،

{اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَخَاتِمُ النَّبِیِّیْنَ، قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ}(1)

"آپ دونوں جہانوں کے رب کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں سے آخری۔ جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہو گیا اور جس نے جھٹلایا وہ نامراد ہوا"۔

1... معجم الاوسط، حدیث:5996، فتاویٰ رضویہ، ج15، ص668

یہ سن کر اعرابی بول اُٹھا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بیشک آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

معلوم ہوا کہ صرف انسان ہی نہیں بلکہ جانور تک جانتے ہیں کہ رسولِ معظم ﷺ سب سے آخری نبی ہیں۔ تو جو نبی کریم ﷺ کے آخری نبی ہونے کا منکر ہے وہ جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے۔ ایک اور ایمان افروز روایت ملاحظہ فرمایئے۔

26۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب خیبر فتح ہوا تو ایک دراز گوش (گدھے) نے نبی کریم ﷺ سے گفتگو کی۔ اُس نے عرض کی،

یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے میرے اجداد میں ساٹھ ایسے دراز گوش پیدا فرمائے جن میں سے کسی پر بھی سوائے نبی کے کوئی سوار نہ ہوا۔ {وَقَدْ كُنْتُ اَتَوَقَّعُكَ اَنْ تَرْكَبَنِيْ لِاَنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ نَسْلِ جَدِّيْ غَيْرِيْ وَلَا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ غَيْرُكَ}[1]

"مجھے توقع تھی کہ آپ مجھ پر سوار ہوں گے کیونکہ میری نسل میں میرے سوا کوئی باقی نہیں رہا اور انبیاء کرام میں آپ کے سوا کوئی اور نبی باقی نہیں"۔

آقا کریم ﷺ نے اُس دراز گوش کا نام "یعفور" رکھا۔ جب آپ کسی صحابی کو بلانا چاہتے تو یعفور کو بھیجتے۔ وہ اُن صحابی کا دروازہ کھٹکھٹاتا اور اشارے سے

1...مدارج النبوۃ، 1/ 327

بتاتا کہ آپ کو سرکار ﷺ بلا رہے ہیں۔ جب حضور ﷺ کا وصال ہو گیا تو اس دراز گوش نے آقا ﷺ کی جدائی کے صدمہ میں ایک کنوئیں میں چھلانگ لگا کر جان دیدی۔[1]

27۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے، ہم قیامت کے دن ستر امتوں کی تکمیل کریں گے اور ہم سب سے آخری اور سب سے بہتر ہونگے۔[2]

28۔ ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ عرش کے پایوں پر {محمد رسول اللہ خاتم الانبیاء} تحریر ہے۔[3]

29۔ حضرت عبد اللہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی طویل روایت میں ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، {اِنَّکُمْ حَظِّیْ مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّکُمْ مِنَ النَّبِیِّیْنَ}[4]

''بیشک تمام امتوں میں سے میرا حصہ تم لوگ ہو اور تمام انبیاء میں سے تمہارا حصہ میں ہی ہوں''۔

اس حدیث شریف سے بھی واضح ہے کہ اس امت کے لئے صرف ایک ہی نبی ہیں اور وہ خاتم الانبیاء ﷺ ہیں، اُن کے سوا اس امت میں نہ کوئی ظلی نبی ہے نہ بروزی۔

30۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبر میں میت سوال کے

1... تاریخ ابن عساکر، باب ذکر سلاحہ ومرکبہ۔۔۔الخ، 4/232

2... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 4287

3... سیرت حلبیہ، 1/355

4... مسند احمد بن حنبل، حدیث: 15903

جواب میں کہتی ہے، ''اسلام میرا دین ہے اور حضرت محمد ﷺ میرے نبی ہیں اور وہ خاتم النبیین ہیں''۔ تو فرشتے اُسے کہتے ہیں، تو نے سچ کہا۔[1]

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قبر میں نجات پانے کے لئے بھی ضروری ہے کہ ختمِ نبوت کے عقیدے پر ایمان رکھا جائے۔ الحمد للہ! ان احادیثِ مبارکہ سے نبی کریم ﷺ کا آخری نبی ہونا روزِ روشن کی طرح ثابت ہو گیا۔

☆☆☆☆

1...در منثور، الواقعہ، تحت الآیۃ:75

# باب سوم

## ختمِ نبوت پر اہلِ کتاب کی گواہی:

متعدد روایات سے ثابت ہے کہ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام نے امام الانبیاء ﷺ کے آخری نبی ہونے کی گواہی دی نیز آسمانی کتابوں میں بھی نبی کریم ﷺ کا خاتم النبیین ہونا مذکور تھا۔ اس پر چند روایات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،

"اگلی کتابوں میں میرے یہ نام مذکور تھے، احمد، محمد، ماحی، مقفی...الخ"۔

ماحی کے معنی ہیں، کفر و شرک مٹانے والے۔ اور مقفی کے معنی ہیں، سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے۔ گویا رحمتِ عالم ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا سابقہ آسمانی کتابوں میں بھی مذکور تھا۔[(1)]

2۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دونوں شانوں کے درمیان قلمِ قدرت سے لکھا ہوا تھا، محمد رسول اللہ خاتم النبیین ﷺ۔[(2)]

3۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا، جب آدم علیہ السلام جنت سے سر زمینِ ہند میں اترے تو انہیں وحشت ہوئی۔ اس پر جبریل علیہ السلام نے اذان دی۔ جب انہوں نے اذان میں حضور ﷺ کا اسمِ گرامی سنا تو

---

1...خصائص الکبری، 1/192

2...خصائص الکبری، 1/14

پوچھا، محمد کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا، یہ آپ کی اولاد میں سب سے آخری نبی ہیں۔[1]

4۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جو بابِ جنت کی زنجیر پر ہاتھ رکھے گا اور جس کے لئے دروازہ کھولا جائے گا، وہ حضرت محمد ﷺ ہیں۔ پھر آپ نے توریت کی آیت پڑھی، مرتبے میں سب سے پہلی، زمانے میں سب سے آخری، یعنی امتِ محمد ﷺ۔[2]

5۔ حضرت عامر شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں میں ارشاد ہوا، بیشک تیری اولاد میں قبائل در قبائل ہونگے یہاں تک کہ نبی امّی خاتم الانبیاء ﷺ جلوہ فرما ہونگے۔[3]

6۔ حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو وحی فرمائی کہ میں تیری اولاد سے سلاطین وانبیاء بھیجتا رہوں گا یہاں تک کہ اس حرم والے نبی کو بھیجوں گا جس کی امت بیت المقدس کو بلند تعمیر کرے گی، اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور اس کا نام احمد ہے۔[4]

7۔ طلحہ بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ میں بصریٰ کے بازار میں تھا کہ میں نے ایک راہب کو یہ کہتے سنا، کیا ان لوگوں میں کوئی اہلِ حرم میں سے ہے؟ میں نے کہا،

1... حلیۃ الاولیاء، ج5 ص107، فتاویٰ رضویہ، ج15 ص640

2... مصنف ابن ابی شیبہ، ج11 ص434

3... طبقات لابن سعد، 1/163

4... طبقات لابن سعد، 1/163

میں ہوں۔ اس نے کہا، کیا احمد ظاہر ہو گئے ؟ میں نے پوچھا، احمد کون ہیں؟ راہب نے کہا،

یہ احمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ یہ ان کا مہینہ ہے جس میں وہ اعلانِ نبوت فرمائیں گے اور وہ آخری نبی ہیں۔ وہ حرم (مکہ) سے ہجرت فرمائیں گے ایسی زمین کی طرف جو کھجوروں والی، سنگلاخ اور بنجر ہو گی، پس تم کسی معاملے میں ان سے آگے نہ بڑھنا۔[1]

8۔ حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، میرے والد توریت کے بہت بڑے عالم تھے۔ ان کے برابر توریت کا کسی کو علم نہ تھا۔ وہ اپنے علم سے کوئی چیز مجھ سے نہ چھپاتے۔ وہ جب مرنے لگے تو مجھے بلا کر کہا، بیٹا! میں نے تجھ سے کوئی علم نہ چھپایا مگر ہاں، دو ورق رکھے ہیں۔ ان میں ایک نبی کا بیان ہے جس کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ وہ اوراق اس طاق میں رکھ کر اوپر سے مٹی لگا دی ہے۔

ان کی وفات کے بعد میں نے طاق کھول کر وہ اوراق نکالے تو ان میں یہ لکھا پایا، {مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرُهٗ بِطَيْبَةِ}

”محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، سب نبیوں میں آخری ہیں، اُن کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ان کی پیدائش مکے میں ہو گی اور ہجرت طیبہ کو“۔[2]

1... مستدرک للحاکم، کتاب معرفة الصحابہ، باب ذکر مناقب طلحۃ بن عبید اللہ، حدیث:5586
2... تاریخ ابن عساکر، کعب بن ماتع، 50 / 161، الخصائص الکبریٰ، ج 1، ص 162

9۔ خلیفہ بن عبدہ کہتے ہیں ، میں نے محمد بن عدی بن ربیعہ سے پوچھا کہ جاہلیت میں تمہارے باپ نے تمہارا نام محمد کیسے رکھا؟ اس نے جواب میں کہا، میں نے اپنے والد سے اس کا سبب پوچھا تھا تو انہوں نے کہا، بنی تمیم سے ہم چار آدمی ملک شام گئے۔ وہاں ایک راہب نے ہمیں پوچھا، تم کون ہو؟

ہم نے کہا، ہم اولادِ مضر میں سے ہیں۔ اس راہب نے کہا، عنقریب تم میں ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ تم اس کی طرف دوڑنا اور اس کی خدمت واطاعت کرنا، وہ سب سے آخری نبی ہے۔ ہم نے پوچھا، اس کا نام کیا ہو گا؟

اس نے کہا، محمد ﷺ۔ جب ہم اپنے گھروں کو واپس آئے تو سب کے ایک ایک لڑکا پیدا ہوا اور سب نے اپنے اپنے لڑکے کا نام محمد رکھا۔[1]

10۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے طویل روایت میں ہے کہ وہ مصر کے بادشاہ مقوقس کے پاس گئے تو اس نے کہا، ”محمد ﷺ نبی ورسول ہیں۔ اگر وہ مصر یا روم میں ہوتے تو سب ان کی پیروی کرتے“۔ پھر میں اسکندریہ کے ہر پادری کے پاس گیا تاکہ حضرت محمد ﷺ کی صفات جو اُن کی کتابوں میں ہیں، جان سکوں۔

وہاں کے سب سے بڑے پادری سے میں نے پوچھا، کیا کوئی نبی آنا باقی ہے؟ اس نے کہا، ہاں! وہ سب سے آخری نبی ہیں، ان کے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی پیروی کا حکم ہے۔ وہ

1... الخصائص الکبریٰ، ج 1، ص 57 بحوالہ بیہقی و طبرانی و ابونعیم

نبی اُمّی عربی ہیں۔ ان کا نام پاک احمد ہے۔ ﷺ [1]

11۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سات سال کا تھا۔ ایک رات میں نے دیکھا کہ مدینے کے ایک بلند ٹیلے پر ایک یہودی ہاتھ میں آگ کا شعلہ لئے چیخ رہا ہے۔ اس کی پکار پر لوگ جمع ہو گئے۔ وہ بولا، دیکھو! یہ احمد کا ستارا طلوع ہو چکا، اور یہ ستارا کسی نبی ہی کی پیدائش پر طلوع ہوتا ہے۔ اور اب انبیاء میں سوائے احمد کے کوئی اور نبی باقی نہیں یعنی وہ آخری نبی ہیں۔ ﷺ [2]

12۔ حضرت حویصر بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بچپن میں ہم یہود سے ایک نبی کا ذکر سنتے تھے۔ یہود کہتے تھے کہ وہ نبی مکے میں مبعوث ہونگے، ان کا نام احمد ہے اور اب اُن کے سوا کوئی نبی باقی نہیں۔ ﷺ [3]

13۔ حضرت سعد بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود کے علماء سید عالم ﷺ کی صفات بیان کرتے تھے۔ جب سرخ ستارہ چمکا تو انہوں نے کہا کہ وہ نبی کی پیدائش کا ستارہ ہے اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، ان کا اسم گرامی احمد ہے، اور ان کی ہجرت گاہ مدینہ ہے۔ [4]

14۔ اُمُّ المؤمنین سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب

---

1... مدارج النبوۃ، 1/ 203، دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص 21

2... دلائل النبوۃ لابی نعیم، ص 17، فتاویٰ رضویہ، ج 15 ص 644

3... فتاوی رضویہ، ص 15 ص 644

4... خصائص الکبری، 1/ 67

حضورﷺ قبا تشریف لائے تو میرے والد اور چچا سحر کے وقت ان کے پاس گئے۔ رات کے وقت وہ واپس آئے تو میں نے دیکھا کہ وہ نہایت بوجھل اور افسردہ ہیں۔

میرے چچا نے میرے والد سے کہا، کیا یہ وہی آخری نبی ہیں جن کی صفات ہم توریت میں پڑھتے ہیں؟ میرے والد نے کہا، ہاں یہ وہی ہیں۔ پھر میرے چچا نے پوچھا، کیا تمہیں پورا یقین ہے کہ یہ وہی ہیں؟ میرے والد نے کہا، خدا کی قسم! میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ وہی نبی ہیں۔ پھر میرے چچا نے کہا، پھر تمہارے دل میں اُن کے لئے کیا ہے، محبت یا عداوت؟ میرے والد نے کہا، عداوت۔ جب تک میں زندہ ہوں ان کی عداوت میں کوشاں رہوں گا۔(معاذ اللہ)[1]

علامہ ابن کثیر رقمطراز ہیں کہ حضورﷺ کی تشریف آوری سے قبل یہود آپ کے وسیلے سے کفار ومشرکین پر فتح کی دعا مانگا کرتے اور اُن سے کہتے، عنقریب وہ آخرُ الزّماں نبی ظاہر ہونگے تو ہم اُن کے ساتھ مل کر تمہارا نام ونشان مٹادیں گے۔

ارشادِ ربانی ہے،{وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَ هُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ}

"اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے، تو

1...مدارج النبوۃ، 1/ 208

جب تشریف لایا اُن کے پاس وہ جانا پہچانا، اس سے منکر ہو بیٹھے، تو اللہ کی لعنت منکروں پر"۔ (1)

15۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہود کفار کے خلاف فتح کے لئے یہ دعا مانگتے تھے، اے اللہ! اُس نبی کے وسیلے سے ہماری مدد فرما جن کا ذکر توریت میں ہے، جن کے لئے تیرا وعدہ ہے کہ تو اُنہیں آخری زمانے میں مبعوث فرمائے گا۔ (2)

دراصل ان کا گمان یہ تھا کہ وہ آخری نبی، بنی اسرائیل میں سے ہو گا مگر جب حضور ﷺ بنی اسماعیل میں سے مبعوث ہوئے تو وہ حسد کی وجہ سے کافر و منکر ہو گئے۔

16۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب طائف کے بادشاہ تبع حمیری نے مدینہ پر لشکر کشی کی تو اُس وقت یہود کے سب سے بڑے عالم سامول نے اسے کہا، یہ وہ شہر ہے جس کی طرف آخری نبی "احمد" ہجرت کریں گے۔ وہ مکہ میں پیدا ہونگے، پھر ہجرت کر کے یہاں آئیں گے اور ان کی قبرِ انور بھی یہیں ہو گی۔

محمد بن اسحاق، کتاب المغازی میں لکھتے ہیں کہ تبع نے نبی آخر الزماں ﷺ کے لئے ایک عالیشان مکان تعمیر کرایا۔ چار سو علماء کو وہاں آباد کیا۔ پھر ایک خط لکھ کر اپنے اسلام لانے کی گواہی دی، اور وہ خط ان میں سے سب سے

---

1... پارہ 1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 89

2... تفسیر ابن کثیر، بقرہ، تحت الآیۃ: 89

بڑے عالم کے سپرد کر دیا اور وصیت کی کہ اگر وہ آخری نبی کو پائے تو یہ خط ان کی خدمت میں پیش کر دے ورنہ اپنی اولادوں کو یہ خط پہنچانے کی وصیت کرتا رہے۔

اسی عالم کی اولاد میں سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے وہ خط بارگاہ نبوی میں پیش کیا۔ اور غالباً اسی لئے ہجرت کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو رب تعالیٰ کی طرف سے آپ کے مکان پر ٹھہرنے کا حکم ہوا۔ یہ وہی مکان تھا جو تبع بادشاہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا۔[1]

17۔ حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مدینہ طیبہ کے ایک ٹیلے پر تھا کہ میں نے اچانک یہ آواز سنی، کوئی کہنے والا کہہ رہا تھا،

"اے اہلِ مدینہ! خدا کی قسم! بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ ولادتِ احمد کا ستارا چمک گیا، وہ سب سے آخری نبی ہیں، وہ مدینے کی طرف ہجرت کریں گے"۔[2]

18۔ حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے طویل روایت میں ہے کہ زید بن عمرو رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا، میں ایک نبی کا منتظر ہوں جن کا نام احمد ہے، جو بنی اسماعیل سے ہوں گے۔ پھر حضور رضی اللہ عنہ کی کئی نشانیاں بیان کر کے فرمایا، میں دینِ ابراہیمی کی تلاش میں شہر شہر پھرا ہوں اور یہودی، عیسائی، مجوسی جس سے میں نے پوچھا، سب نے اس نبی کی یہی نشانیاں بتائیں۔ اور اُس نبی کے سوا

---

1... مدارج النبوۃ، 1/ 204

2... الخصائص الکبریٰ ج1 ص68، فتاویٰ رضویہ، ج15 ص646

اور کوئی نبی باقی نہیں رہا۔[1]

19۔ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں زمانۂ جاہلیت میں تجارت کے لئے ملک شام گیا۔ وہاں اہلِ کتاب میں سے ایک شخص ملا اور کہا، کیا تمہارے ہاں کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا، ہاں۔ وہ بولا، کیا تم ان کی تصویر دیکھو گے تو انہیں پہچان لو گے؟ میں نے کہا، ہاں۔

وہ مجھے ایسے کمرے میں لے گیا جہاں کئی تصویریں تھیں، ان میں حضور ﷺ کی تصویر نظر نہ آئی۔ اسی دوران ایک اور شخص وہاں آیا اور اس نے سارا ماجرا پوچھا۔ ہم نے اسے بتایا۔ تو وہ شخص ہمیں اپنے گھر لے گیا۔ اس کے گھر میں داخل ہوتے ہی مجھے آقا کریم ﷺ کی تصویر نظر آئی جس میں ایک آدمی آپ کے قدم مبارک تھامے ہوئے ہے۔ میں نے پوچھا، یہ کون ہے جو قدم مبارک تھامے ہوئے ہے۔

اُس نے کہا، {اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ اِلَّا كَانَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ اِلَّا هٰذَا فَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَهٰذَا الْخَلِيْفَةُ بَعْدَهٗ}

"اس سے پہلے ایک نبی جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا، مگر یہ نبی سب سے آخری ہیں، ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو شخص ان کے قدم تھامے ہوئے ہے وہ ان کے بعد خلیفہ ہو گا"۔ پھر میں نے دیکھا تو وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تصویر تھی۔[2]

---

1... فتاوی رضویہ، ج15 ص642

2... فتاویٰ رضویہ، ج15، ص693، معجم الکبیر للطبرانی، ج2 ص125

20۔ایک طویل روایت میں ہے کہ حضرت ابو امامہ باہلی، ہشام بن عاص اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دورِ صدیقی میں جب بادشاہِ روم، ہرقل کے پاس گئے تو اس نے ایک صندوق منگوایا جس میں کئی چھوٹے چھوٹے بند خانے تھے۔اس نے ایک خانہ کھول کر اس میں سے ایک ریشمی کپڑا نکالا جس پر ایک سرخ تصویر بنی تھی۔ ہرقل بولا، انہیں پہچانتے ہو؟ صحابہ فرماتے ہیں، ہم نے کہا، نہیں۔وہ بولا، یہ آدم علیہ السلام ہیں۔

پھر اس نے مختلف خانوں سے حضرت نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی تصاویر نکال کر دکھائیں پھر ایک اور خانہ کھول کر اس میں سے سبز ریشمی کپڑا نکال کر بولا، انہیں پہچانتے ہو؟ ہم نے دیکھا تو وہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد مصطفی ﷺ کی تصویر تھی۔ ہم رونے لگے اور کہا، یہ ہمارے آقا محمد ﷺ ہیں۔ وہ بولا، تمہیں اپنے دین کی قسم! کیا یہ محمد ہیں؟ ہم نے کہا، ہمیں اپنے دین کی قسم! بیشک یہ سیدنا محمد ﷺ کی تصویر ہے۔

یہ سنتے ہی وہ بے حواس ہو گیا اور دیر تک دم بخود رہا پھر بولا، یہ خانہ سب خانوں کے بعد تھا۔اگر میں ترتیب وار دکھاتا تو ممکن تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تصویر کے بعد جو تصویر تم دیکھتے تو خواہ مخواہ کہہ دیتے کہ یہ ہمارے نبی کی تصویر ہے۔اسی لئے میں نے اسے ترتیب کے خلاف پیش کیا تاکہ اگر یہ وہی نبی ہیں تو تم ضرور پہچان لوگے۔ اور بحمد اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوا۔

یہاں تک حدیث لکھ کر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ''ہمارا مطلب تو یہیں پورا ہو گیا کہ یہ خانہ سب خانوں کے بعد ہے'' یعنی

ہمارے نبی سب نبیوں میں سے آخری نبی ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔[1]

مذکورہ حدیث میں مزید انبیاء کرام کا بھی ذکر ہے اور آخر میں ہے کہ صحابہ نے پوچھا، یہ تصاویر کہاں سے آئیں؟ اس پر ہر قل نے کہا،

"آدم علیہ السلام نے عرض کی تھی، الٰہی! مجھے میری اولاد میں سے انبیاء دکھا دے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر انبیاء کرام کی تصاویر نازل کیں"۔ وہ تصاویر حضرت دانیال علیہ السلام تک پہنچیں اور انہوں نے ریشمی کپڑوں پر یہ تصاویر اتار دیں۔[2]

ان تمام دلائل سے ثابت ہو گیا کہ سابقہ آسمانی کتب میں بھی واضح طور پر مذکور تھا کہ سیدنا محمد مصطفی احمد مجتبیٰ ﷺ سب نبیوں میں آخری نبی ہیں لہٰذا آپ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ہرگز ممکن نہیں۔

## ختمِ نبوت اور اجماعِ صحابہ:

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد جس کام پر تمام صحابہ کرام نے سب سے پہلے اجماع کیا، وہ ختمِ نبوت کے منکرین کے خلاف جہاد تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ معظم ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب مدینہ منورہ آیا اور کہنے لگا، اگر محمد ﷺ مجھے اپنے بعد

---

1... فتاوی رضویہ، ج15 ص696

2... فتاوی رضویہ، ج15 ص696، دلائل النبوۃ للبیہقی، ج1، ص388

خلیفہ بنالیں تو میں آپ کی اتباع کر لوں گا۔ آقا و مولیٰ ﷺ کے دستِ اقدس میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ نے فرمایا، اگر تو مجھ سے یہ ایک شاخ بھی مانگے تو میں تجھے یہ بھی نہیں دوں گا۔ میں تجھے وہی دیکھ رہا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا، میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے ہاتھوں میں سونے کے کنگن دیکھے۔ یہ دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہوئی تو خواب میں مجھے وحی ہوئی کہ ان دونوں کو پھونک مارو۔ جب میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اُڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر یہ کی کہ میرے بعد دو جھوٹے کذاب نکلیں گے ایک اسود عنسی اور دوسرا مسیلمہ۔[1]

مسیلمہ کذاب نے نبی کریم ﷺ کو ایک خط بھی لکھا جس میں اس نے لکھا، "یہ خط اللہ کے رسول مسیلمہ کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کے نام ہے، آپ پر سلام ہو۔ اس معاملہ یعنی نبوت میں مجھے آپ کے ساتھ شریک کیا گیا ہے"۔

حضور ﷺ نے اس کے جواب میں ایک خط لکھوایا جس کے آغاز میں تحریر تھا،

**بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الیٰ مسیلمۃ الکذاب۔**

یہ بات ذہن نشین رہے کہ مسیلمہ کذاب ہمارے آقا خاتم الانبیاء ﷺ کی

1...بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، حدیث:3621

نبوت کا منکر نہیں تھا۔ اس کے علاقے میں دیگر مسلمانوں کی طرح شعائرِ اسلام خصوصاً اذان اور باجماعت نماز کا باقاعدہ اہتمام کیا جاتا تھا۔ بلکہ اس کا حکم تھا کہ اذان میں اشهد ان محمدا رسول الله کو زیادہ بلند آواز سے کہا جائے۔[1]

ان تمام باتوں کے باوجود سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ اور اس کے متبعین کو مرتد قرار دیا اور انہیں جہنم میں پہنچانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگادی۔ وجہ صرف یہ تھی کہ وہ ختمِ نبوت کے عقیدے کے خلاف ایک نیا نبی تسلیم کر رہے تھے۔ قادیانیوں کو اس مسئلہ پر تعصب چھوڑ کر غور و فکر کرنا چاہیے۔

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دس سالہ مدنی دور میں غزوات اور سرایا ملا کر کل 74 جنگیں ہوئیں جن میں کل 259 صحابہ شہید ہوئے جبکہ مسیلمہ کذاب کے خلاف جو "جنگ یمامہ" لڑی گئی وہ اس قدر خونریز تھی کہ صرف اس ایک جنگ میں بارہ سو صحابہ شہید ہوئے جن میں سات سو حفاظ صحابہ بھی شامل ہیں۔ نیز اس جنگ میں دس ہزار مرتد قتل کئے گئے۔

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کفر کی حالت میں لوگوں میں سے بہترین شخص حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا پھر اسلام لا کر لوگوں میں سے بدترین شخص مسیلمہ کذاب کو قتل کر کے اس کی تلافی کر دی۔[2]

---

1... تاریخ طبری، وفد بنی عامر، 2/204

2... اسد الغابہ، 5/409، دار الکتب العلمیہ بیروت

## نبوت کے جھوٹے دعویداروں کا انجام:

نبوت کا دوسرا مشہور مدعی یمن کا اسود عنسی تھا جو دراصل ایک شعبدہ باز، مکار اور کاہن تھا۔ اپنے قبیلے کے لوگوں کی مدد سے وہ یمن اور گردونواح پر قابض ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس فتنے کو ختم کرنے کا حکم دیا تو حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے اس کے محل میں گھس کر اسے قتل کر دیا۔ اس کذاب کے قتل کی خبر لے کر جب قاصد مدینہ منورہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ آقا و مولیٰ ﷺ اس ظاہری دنیا سے پردہ فرما گئے ہیں۔

ساتھ ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے اپنے حبیب ﷺ کو اسود عنسی کے قتل کی خبر دے دی تھی اور آپ نے صحابہ سے فرمادیا تھا، فاز فیروز۔ "فیروز کامیاب ہو گیا"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس رات اسود عنسی کو قتل کیا گیا، آقا کریم ﷺ کو وحی کے ذریعے مطلع فرمادیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا، "گذشتہ رات اسود عنسی کو قتل کر دیا گیا، اسے مبارک گھر والوں میں سے ایک مبارک شخص نے قتل کیا ہے"۔ عرض کی گئی، وہ کون ہے؟ فرمایا، فیروز دیلمی۔[1]

اسی طرح سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مدعیٔ نبوت طلیحہ کے پیروکاروں کو تہ تیغ کیا۔ طلیحہ شکست کے بعد فرار ہو گیا۔ سیدنا

1... کنزل العمال، کتاب الکذابون، باب مسیلمہ، حدیث:39576

عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں اس نے توبہ کی اور دوبارہ مسلمان ہوا۔ بعد ازاں مختار ثقفی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ وہ ۶۷ھ میں حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ سے لڑائی میں قتل ہوا۔

حارث دمشقی نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا، وہ ۶۹ھ میں خلیفہ عبدالملک بن مروان کے حکم سے قتل کیا گیا۔ کوفہ میں بیان بن سمعان تمیمی نے ۹۶ھ میں اور مغیرہ بن سعید عجلی نے ۱۱۹ھ میں نبوت کے جھوٹے دعوے کئے اور ان دونوں کو امیر عراق، خالد بن عبد اللہ قسری نے زندہ جلا کر راکھ کر دیا۔

عباسی خلیفہ ابو جعفر منصور کے دور میں اسحاق اخرس مراکشی (۱۳۵ھ) اور استاد سیس خراسانی (۱۵۴ھ) نے بھی نبوت کے جھوٹے دعوے کئے اور دونوں خلیفہ کی فوج سے مقابلے میں ہلاک ہوئے۔

علی بن محمد خارجی نے خلیفہ معتمد باللہ کے زمانے میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ۲۰۷ھ میں اسلامی فوج نے اس کے لشکر کو شکست دی اور اس کا سر کاٹ کر نیزے پر چڑھایا۔ یونہی بابک بن عبد اللہ نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور ۲۲۲ھ میں خلیفہ معتصم باللہ کے حکم سے اس کا ایک ایک عضو کاٹ کر اسے قتل کیا گیا۔

علی بن فضل یمنی نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ۳۰۳ھ میں بغداد کے لوگوں نے اسے زہر دے کر واصلِ جہنم کیا۔ عبد العزیز باسندی بھی نبوت

کا جھوٹا دعویٰ کر کے مسیلمہ کذاب کا جانشیں بنا اور ۳۲۲ھ میں اسلامی لشکر سے مقابلے میں قتل ہوا۔

اس کے بعد حامیم مجلسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور وہ ۳۲۹ھ میں احواز کے مقام پر ایک لڑائی میں قتل کیا گیا۔ پھر ابو منصور عسمی بر غواطی نے بھی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اور وہ ۳۶۹ھ میں بلکین بن زہری سے جنگ میں قتل ہوا۔

ان جھوٹے مدعیان نبوت کے بعد ۴۴۲ھ میں بہافریز نیشا پوری نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا جسے ابو مسلم خراسانی نے اپنی تلوار سے جہنم رسید کیا۔

اصغر تغلبی اور احمد بن قسی نے بھی یکے بعد دیگرے نبوت کے جھوٹے دعویٰ کئے تو انہیں حکام نے گرفتار کر کے جیل میں ڈال دیا اور یہ قید ہی میں ہلاک ہوئے۔

پھر عبد الحق مرسی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔ ۶۶۸ھ میں ایک روز اس نے فصد کھلوایا تو خدا کے قہر وغضب میں مبتلا ہو گیا۔ اس کا خون بند ہی نہ ہوا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ ۷۱۷ھ میں عبد العزیز نامی ملعون نے طرابلس میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو اسلامی لشکر نے اسے گرفتار کر کے قتل کر دیا۔

بعد ازاں بہاء اللہ (م ۱۳۰۸ھ) اور مرزا غلام احمد قادیانی (م ۱۳۲۶ھ) نے بھی نبوت کے جھوٹے دعوے کئے مگر کفار کی سرپرستی، مسلمانوں کے

کمزور ایمان اور باہمی انتشار کی وجہ سے یہ ملعون گرفتاری یا قتل کئے جانے سے محفوظ رہے مگر اللہ تعالیٰ کے عذاب میں ایسے مبتلا ہوئے کہ دنیا ہی میں ذلیل ورسوا ہو گئے اور آخرت میں ان کے لئے جہنم کی آگ ہے۔

☆☆☆☆

# باب چہارم

## ختمِ نبوت کے عقلی دلائل:

### 1۔ نئے نبی کی ضرورت کیوں؟

تاریخِ انبیاء کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ دو وجوہات ایسی ہیں جن کی بناء پر ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کے آنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

اول یہ کہ کسی نبی کی شریعت کی تعلیم ادھوری رہ گئی ہو تو اس کی تکمیل کے لئے کوئی دوسرا نبی بھیج دیا جاتا ہے۔ دوم یہ کہ کسی نبی کی تعلیمات میں تحریف کر دی گئی ہو تو دوسرا نبی بھیج دیا جاتا ہے جو لوگوں کو دین کی صحیح تعلیم سے آگاہ کرتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کی تعلیم و تبلیغ کے بعد دین کا کوئی شعبہ غیر مکمل نہیں رہا کہ جس کی تکمیل کے لئے کسی دوسرے نبی کو بھیجنے کی ضرورت پیش آئے۔ فرمانِ الٰہی ہے،

{اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا}

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا"۔ [1]

1…پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت نمبر:5

جب دین کامل ہو گیا اور نعمت پوری کر دی گئی تو پھر کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت ہی نہ رہی۔ اب اگر کوئی نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو گویا وہ اس آیت کا انکار کرتا ہے اور امام الانبیاء ﷺ کی نبوت کو ناقص اور قرآن مجید کو نامکمل سمجھتا ہے اور ایسا شخص یقینا دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

مزید یہ کہ آقا و مولیٰ ﷺ کی تعلیمات میں کسی قسم کی کوئی تحریف بھی نہیں ہوئی اور نہ ہی قیامت تک ہو گی کہ جس کی تصحیح کے لئے کسی نئے نبی کو بھیجنے کی ضرورت پیش آئے۔ قرآن مجید ہمیشہ تحریف سے محفوظ رہے گا کیونکہ اس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا،

{اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ}[1]

”بے شک ہم نے اُتارا ہے یہ قرآن، اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں“۔

چودہ سو سال سے زائد عرصہ اس حقیقت کا گواہ ہے کہ آج تک قرآن کریم میں کسی ایک لفظ یا حرف بلکہ کسی زیر زبر پیش کی بھی تبدیلی نہیں ہوئی۔ پس ثابت ہوا کہ حضور ﷺ کے دنیا سے ظاہری پردہ فرمانے کے باوجود مذکورہ دونوں وجوہات میں سے کوئی ایک وجہ بھی نہ پائی گئی کہ جس کے سبب کسی نئے نبی کے آنے کی ضرورت ہو۔

1...پارہ14، سورۃ الحجر، آیت نمبر:9

## 2۔نبی پر ایمان، دین کا معیار:

ہر زمانے میں نبی کی ذات کفر واسلام کی کسوٹی ہوا کرتی ہے۔ جو نبی پر ایمان لائے وہ مسلمان، اور جو نبی کا انکار کرے وہ کافر ہوتا ہے۔ دنیا میں اس وقت مسلمانوں کی تعداد ایک ارب سے زائد ہے۔ یہ تمام مسلمان توحید ورسالت اور دیگر ضروریاتِ دین پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہر زمانہ میں بیشمار مسلمان ایسے ضرور ہوتے ہیں جو دینی احکام پر مکمل طور پر عمل کرتے ہیں اور تقوی کے مقام پر فائز ہوتے ہیں۔

اب قادیانی فتنے کا تجزیہ کیجئے تو معلوم ہو گا کہ مرزا قادیانی اور اس کے چیلوں کی تمام تر کوششوں کے باوجود گنتی کے افراد نے اسے نبی مانا جبکہ ساری امت نے اسے کذاب اور دجال کہا۔ گویا مرزا کی آمد ایسی نحوست کا باعث بنی کہ بقول مرزا کے، دنیا کے تمام مسلمان مرزا کو نہ ماننے کی وجہ سے کافر قرار پائے اور چند سو مرزائی مسلمان، اور وہ بھی اکثر بے نماز، بے ریش، آوارہ اور بد کردار۔

کوئی انصاف پسند عقل مند یہ نہیں کہہ سکتا کہ گنتی کے بد کردار اور مفاد پرست انگریز ایجنٹوں کو مسلمان کہا جائے اور شمعِ رسالت کے لاتعداد پروانوں، پرہیز گاروں اور نمازیوں کو کافر قرار دے دیا جائے اور وہ بھی اس بات پر کہ وہ قرآن وحدیث کے منکر اور انگریزوں کے پروردہ مرزا کذاب کی جھوٹی نبوت کو نہیں مانتے۔

## 3۔خاتم الانبیاء آفتاب، انبیاء ستارے:

امام الانبیاء ﷺ آسمانِ نبوت کے آفتاب ہیں اور انبیاء کرام ستارے۔

ارشاد ہوا،

{یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ وَّ دَاعِیًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا}[1]

"اے غیب کی خبریں بتانے والے! بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر، اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا، اور اللہ کی طرف اُس کے حکم سے بلاتا، اور چمکا دینے والا آفتاب (بنا کر)"۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ نے "سراج" کا ترجمہ "آفتاب" دیگر آیات کے مطابق کیا ہے۔ مثلاً: {وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا}

"اور بنایا آفتاب کو سراج"۔[2]

امام بوصیری رحمہ اللہ اپنے مشہورِ زمانہ قصیدہ بُردہ شریف میں فرماتے ہیں،

فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا

يُظْهِرْنَ اَنْوَارُهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

"رحمتِ عالم ﷺ فضیلت کے آفتاب ہیں اور تمام انبیاء ان کے ستارے ہیں۔ یہ ستارے اندھیروں میں لوگوں کے لئے اُسی آفتابِ نبوت کا نور ظاہر کرتے ہیں"۔

---

1...پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:45-46

2...پارہ29، سورۃ نوح، آیت نمبر:16

وَكُلُّهُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ

”اور تمام انبیاء، رسول اللہ ﷺ سے فیض کے طالب ہیں اور فیض لیتے ہیں، خواہ وہ سمندر میں سے ایک چلّو کے برابر ہو یا بارش میں سے ایک بوند کے برابر“۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ قرآن مجید اور علماء نے آقا و مولیٰ ﷺ کو آفتاب قرار دیا ہے تو اب غور کیجیے کہ جب آسمان پر ستارے چمکتے ہیں، اُس وقت آفتاب ظاہر نہیں ہوتا مگر ستارے اُسی سے نور لے کر چمک رہے ہوتے ہیں۔ گویا وہ رات بھر آفتاب کے طلوع ہونے کی نوید سناتے ہیں اور خود بھی آفتاب نکلنے کے منتظر رہتے ہیں۔ پھر جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو ستارے فنا نہیں ہوتے، بلکہ اپنی اپنی جگہ آب و تاب کے ساتھ ہونے کے باوجود آفتاب کے عظیم نور میں چھپ جاتے ہیں۔

لہٰذا یہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ آفتابِ محمدی ﷺ کے طلوع ہونے سے قبل سب انبیاء کرام آپ ﷺ کے نور سے فیض پا کر چمکتے رہے، آپ کے آنے کی خوشخبری سناتے رہے اور پھر جب آپ تشریف لے آئے تو آپ کا نور اُن کے نور پر غالب آگیا۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ نے خوب فرمایا،

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی ﷺ
کیا خبر کتنے تارے کِھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی ﷺ

ماننا پڑے گا کہ آفتابِ محمدی ﷺ کے چمکنے کے بعد اب قیامت تک نہ کسی کی نبوت کا ستارا چمک سکتا ہے اور نہ ہی آفتاب کے ہوتے کسی ستارے کی روشنی کی ضرورت ہے۔ پس خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد اب کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں۔

## قادیانیوں سے چند عقلی سوالات:

مرزائی اس بات پر تو مسلمانوں کے ساتھ متفق ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی مستقل نبی نہیں آسکتا۔ البتہ ان کا کفریہ دعویٰ یہ ہے کہ غیر مستقل یا ظلی نبی آسکتا ہے اور وہ مرزا ہے۔اس پر مرزائیوں سے چند باتیں جواب طلب ہیں۔

## 4۔نبوت کی اقسام کا ثبوت:

مسئلہ چونکہ ایمان اور عقیدہ کا ہے اس لئے مرزائیوں پر لازم ہے کہ وہ محض اپنی رائے یا باطل خیال کو دلیل بنانے کی بجائے کوئی ایسی آیت یا کوئی صحیح حدیث پیش کریں جس میں واضح طور پر موجود ہو کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی مستقل نبی تو نہیں آسکتا البتہ غیر مستقل نبی آسکتا ہے، یا ظلی یا بروزی نبی آسکتا ہے، اور ایسی دلیل لانا قطعی طور پر ناممکن ہے۔ بلکہ قادیانی، قرآن و حدیث میں ظلی اور بروزی نبوت کی تقسیم ہی دکھا دیں، اور یہ بھی ناممکن ہے۔ تو پھر خدائے قہار کا یہ فرمان پڑھ لیں۔

{فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ

اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ}[1]

"پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہر گز نہ لاسکو گے تو ڈرو اُس آگ سے، جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار رکھی ہے کافروں کے لئے"۔

## 5۔غیر تشریعی نبی کا معیار:

غیر مستقل یا غیر تشریعی نبوت ملنے کا معیار واہلیت (Criteria) کیا ہے؟ اور یہ معیار قرآن عظیم میں یا احادیث صحیحہ میں کہاں بیان ہوا ہے؟ پھر یہ بھی بتائیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس معیار پر پورے اترے یا نہیں؟

اگر مذکورہ معیار واہلیت صحابہ کرام میں تھی تو پھر انہیں نبوت کیوں نہیں ملی؟ اور اگر کوئی کہے کہ ان میں اہلیت نہیں تھی تو یہ بات احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اجماعِ امت کے خلاف ہے کیونکہ ساری امت کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام تمام امت سے افضل ہیں۔ اگر بالفرضِ محال تمہاری بات مانی جائے تو غیر صحابی کا صحابہ کرام سے افضل ہونا لازم آتا ہے جو کہ باطل اور مردود ہے۔

صحابہ کرام کی تو بڑی اعلیٰ شان ہے، سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ اور دیگر تابعین و تبع تابعین، پھر سرکار غوثِ اعظم، حضرت داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز، مجدد الف ثانی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے اولیاء وصالحین کی جوتیوں کی خاک کے مقام کو بھی مرزا جیسا انگریز ایجنٹ نہیں پہنچ سکتا۔

1...پارہ1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:24

کوئی ذی ہوش اور عقل مند اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا کہ مرزا قادیانی میں کوئی ایسی خوبی ہو سکتی ہے جس سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے امت کے افضل ترین حضرات محروم رہے۔ (معاذ اللہ)

حقیقت یہ ہے کہ مرزا کا کردار ملاحظہ کیجئے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسا شخص نبی ہونا تو در کنار ایک عام مسلمان بلکہ ایک نارمل انسان کہلانے کا بھی مستحق نہیں۔ جھوٹ کا پلندہ، لالچ کا مجسمہ، جہالت کا پیکر، بزدل، وعدہ خلاف، مخالفین کو گندی گالیاں دینے والا بلکہ انبیاء کے لئے غلیظ زبان استعمال کرنے والا، نفس پرست، انگریز ایجنٹ، ننگ ملت، ننگِ دیں، ننگِ وطن، خلاصہ یہ کہ انگریز کا بندہ سراپا گندہ۔

ایک بات اور واضح کر دوں کہ اگر بالفرض مرزا کذاب میں ان میں سے کوئی عیب نہ ہوتا، بالفرض وہ حسنِ اخلاق کا پیکر ہوتا، سچائی کا مجسمہ ہوتا، ایسا متقی ہوتا کہ ساری عمر عشاء کے وضو سے نمازِ فجر پڑھتا اور سارا سال روزے رکھتا، ایسا مفسرِ قرآن ہوتا کہ امام رازی اور علامہ آلوسی جیسے اس کے سامنے زانوئے ادب طے کرتے، ایسا محدثِ کبیر ہوتا کہ امام بیہقی اور امام سیوطی جیسے اُس کے شاگرد ہوتے، فلسفے کا امام ہوتا اور امام غزالی اور ابنِ رُشد اُس کے طفلِ مکتب ہوتے، عقل و دانائی کی دولت سے ایسا مالا مال ہوتا کہ بو علی سینا اور افلاطون اس کی نوکری کرتے، صاحبِ کرامات ولی ہوتا، ہوا میں اُڑتا اور مردے زندہ کر دکھاتا، پھر بھی اگر وہ نبوت کا دعویٰ کرتا تو کیا ہم مان لیتے؟

ہر گز نہیں۔ اس لئے کہ ختمِ نبوت کا تاج ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کے سرِ اقدس پر سجایا جا چکا، وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا، خاتم النبیین کا منصب امام الانبیاء ﷺ کو دیا جا چکا، نبوت و رسالت کا محل مکمل ہو چکا، اب نہ کوئی مستقل نبی آسکتا ہے نہ غیر مستقل، نہ کوئی ظلی نبی آسکتا ہے نہ بروزی، نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

## 6۔ عظیم مبلغ کون؟

مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا نے اتنے عیسائی مسلمان کئے۔ بات یہ ہے کہ اگر چند عیسائیوں کو کلمہ پڑھانے کی وجہ سے تم مرزا کو نبی مانتے ہو تو پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلکہ ان اولیاء اللہ کے متعلق کیا خیال ہے جنھوں نے لاکھوں کافروں کو کلمہ پڑھایا۔ سیدنا غوثِ اعظم عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمہ اللہ اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمہ اللہ کی تبلیغی کاوشیں اہلِ علم سے پوشیدہ نہیں۔

پھر اس قدر عظیم تبلیغ کے باوجود کسی صحابی نے یا کسی تابعی نے یا کسی ولی اللہ نے نہ کبھی مہدی ہونے کا دعویٰ کیا نہ نبوت کا، بلکہ ہر ایک نے آقا کریم ﷺ کا غلام ہونے کو ہی اپنے لئے اعزاز سمجھا۔ پھر مرزا کا دعویٔ نبوت چہ معنی دارد۔

## 7۔ نبوت، نعمت و رحمت:

قادیانی کہتے ہیں کہ نبوت تو نعمت اور رحمت ہے۔ تم لوگ ختمِ نبوت کے عقیدہ کی وجہ سے اس امت کو رحمت سے کیوں محروم کرتے ہو۔

جواباً عرض ہے، بیشک نبوت اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت اور رحمت ہے۔ پہلے انبیاء مختلف قوموں کی طرف بھیجے گئے، وہ سب اپنی اپنی امتوں کے لئے رحمت تھے۔ آخر میں رحمن کی رحمت نے چاہا کہ اپنی رحمت کو درجہ کمال تک پہنچادیا جائے اور کائنات کو عالمگیر رحمت سے نوازا جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب رسول ﷺ کی ذاتِ اقدس پر اپنی اس نعمت کو مکمل فرما دیا اور انہیں سارے جہانوں کے لئے مجسم رحمت اور خاتم النبیین بنا کر بھیج دیا۔

عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ اگر چھوٹے چھوٹے کئی چراغوں کی بجائے ایک بہت بڑی روشنی کا انتظام کر دیا جائے جس کی مقدار تمام چراغوں کی روشنی سے زیادہ ہو تو اس عظیم روشنی کا انتظام لوگوں کے لئے رحمت ہو گا، بالکل اسی طرح جیسے سورج نکلنے پر بیشمار ستارے غائب ہو جاتے ہیں تو سورج کا طلوع ہونا رحمت ہوتا ہے نہ یہ کہ کوئی ستاروں کے غائب ہونے کو رحمت کے منافی قرار دے۔

ختم نبوت کا عقیدہ امت کو رحمت سے محروم نہیں کرتا بلکہ رحمۃُ اللعالمین ﷺ کی رحمت کے سائے میں جگہ دیتا ہے۔ اب اگر ہم اپنی طرف سے نبی بنانے لگیں گے تو یہ نعمت اور رحمت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قہر و غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہو گا۔

اگر مرزائیوں کے بقول غیر مستقل نبوت منقطع نہیں ہوئی تو پھر وہ بتائیں کہ خاتم النبیین سید عالم ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد چودہ

صدیوں میں کون سا نبی آیا؟ اگر آیا ہے تو اس کا نام بتائیں۔ اگر کوئی نہیں آیا تو پھر کیا وجہ تھی کہ نبوت منقطع نہ ہونے کے باوجود چودہ سو سال تک لوگ اس عظیم نعمت سے محروم رکھے گئے؟

## 8۔ افضلیت کا معیار کیا؟

قادیانی، مرزا کذاب کی نبوت ثابت کرنے کے لئے ایک بھونڈی دلیل یہ بھی دیتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں تو ایک ایک رسول کے کئی کئی امتی نبی ہوئے ہیں پھر ہمارے رسول کا ایک امتی، نبی کیوں نہیں ہو سکتا۔ کیا حضور ﷺ کا مقام بنی اسرائیل کے رسولوں سے اور اس امت کا درجہ بنی اسرائیل سے کم تر ہے؟

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر اپنی خاص نعمت ''نبوت'' کو تمام نہیں فرمایا تھا اس لئے ان میں نبی آتے رہے جبکہ اس امت کے لئے رب تعالیٰ نے دین کو کامل اور نبوت کو تمام فرما دیا۔ {وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ}[1]

پھر سوال یہ ہے کہ تمہیں کس نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں کئی نبی آئے۔ تم کہو گے، قرآن نے۔ تو پھر اسی قرآن نے ہمیں یہ بتایا ہے، {كُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ}[2] تم بہترین امت ہو۔ اور یہ بھی بتایا ہے کہ {وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ}[3] تمہارے رسول کا مقام تمام رسولوں سے درجوں بلند ہے۔ اور یہ

1... پارہ 6، المائدہ، آیت نمبر: 3

2... پارہ 4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر: 110

3... پارہ 3، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر: 253

بھی بتایا ہے کہ وہ {خَاتَمَ النَّبِيِّنَ} سب سے آخری نبی ہیں۔ تو پھر قرآن پر ایمان لاؤ کہ امام الانبیاء ﷺ سب رسولوں سے افضل اور آخری نبی ہیں اور آپ کی امت سب امتوں سے افضل ہے۔

افضلیت کا معیار وہ نہیں جو تم اپنی ناقص عقل سے گھڑ لو بلکہ افضلیت کا معیار وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ بیان فرمادیں۔ ورنہ تو تم کہو گے، بنی اسرائیل پر من و سلویٰ اُترا تھا صحابہ پر کیوں نہ اترا حالانکہ انہوں نے تو غزوۂ خندق کے موقع پر پیٹ پر پتھر باندھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مدد کے لئے دو نبی تھے، حضور ﷺ کی مدد کے لئے دو نبی کیوں نہ بنائے گئے۔ پھر بنی اسرائیل میں انبیاء کی تعداد کم و بیش ستر ہزار تھی، اب تم بتاؤ! اس امت میں کتنے انبیاء آنے چاہیے تھے؟؟ اللہ تعالیٰ سمجھ عطا کرے۔

بات یہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے بعض عذر کی بناء پر ہارون علیہ السلام کو اپنا مدد گار بنانے کی درخواست کی تھی جیسا کہ سورۃ طٰہٰ اور سورۃ الشعراء میں ہے۔ جبکہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کمالاتِ نبوت کے انتہائی اعلیٰ درجہ پر فائز کئے گئے اور آپ کو ضرورت ہی نہ ہوئی کہ آپ کے ساتھ یا آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث کیا جائے۔

حق یہ ہے کہ امام الانبیاء ﷺ کا آخری نبی ہونا آپ کے فضل و کمال کی دلیل اور بہت بڑی عظمت ہے۔ اور یہ بھی آپ کی فضیلت ہے کہ آپ کی امت کے علماء و اولیاء آپ کی خلافت و نیابت کے طور پر تبلیغ دین اور کلمۂ حق بلند کرنے کا فریضہ ہر دور میں انجام دے رہے ہیں۔ بیشک علماءِ حق، انبیاء کے وارث ہیں۔

## 9۔اُمتِ محمدی ﷺ کی کثرت:

غیب بتانے والے آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اہل جنت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی جن میں سے اَسّی صفیں اِس امت کی ہو نگی اور چالیس صفیں باقی تمام امتوں کی ہوں گی''۔(1)

اب قادیانی بتائیں کہ مرزاکذاب کے امتی کتنے ہیں اور خاتم الانبیاءﷺ کے امتی کتنے ہیں؟ اگر مرزائی صرف اسی حدیث پر غور کرلیں اور تعصب چھوڑ کر حقیقت کا تجزیہ کریں تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ سیدنا محمد مصطفیﷺ کی امت کی کثرت سمندر کی مثل ہے تو اس کے سامنے مرزائی جماعت ایک قطرہ کی مانند۔ اللہ تعالیٰ حق کو سمجھنے اور ماننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

## 10۔ حضور ﷺ جامع کمالات:

مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کرام کے فضائل و کمالات کے جامع ہیں اور آخری نبی ہیں۔ لکھا ہے،

''خدا نے اُس ذاتِ مقدس پر وحی اور رسالت کو ختم کیا کہ سب کمالات اُس وجودِ باجود پر ختم ہو گئے''۔(2)

بات سمجھنے کے لئے دنیاوی مثال لیجیے۔ کسی بھی چیز کی ابتدا سے اس کے

1...ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صف اھل الجنۃ، حدیث:2546

2...روحانی خزائن، براہین احمدیہ، 1/ 292

درجہ کمال تک پہنچنے کے لئے ارتقاء اور تدریج فطری امر ہے۔ جب کوئی کمپنی مصنوعات کا آغاز کرتی ہے تو اس کی آخری صنعت (Product) اس کی تمام سابقہ مصنوعات کی جامع اور اس کی تمام تر صلاحیتوں کا مظہر ہوتی ہے۔ نیز اس میں نئی خوبیاں پیدا کر کے اسے بہترین شاہکار کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

بلا تشبیہ، رب تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے بعد اپنی بہترین مخلوق انسان کو تخلیق فرمایا۔ پھر انسانوں کی تمام خوبیاں اور کمالات انبیاء کی مقدس ذوات میں سمو دیے۔ اور پھر تمام انبیاء کرام کے جملہ کمالات خاتم الانبیاء ﷺ کی ذات اقدس میں جمع فرما دیے۔ نبوت کے تمام کمالات اور رسالت کے تمام اوصاف کا جامع بنا کر رب تعالیٰ نے اپنی اس شاہکار تخلیق کو سب نبیوں کے آخر میں مبعوث فرمایا۔

اگر خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد بالفرض کسی نئے نبی کا آنا مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امام الانبیاء ﷺ کے کمالاتِ نبوت (معاذ اللہ) نامکمل یا ناقص تھے یا پھر آپ کی ذاتِ بابرکات میں کوئی خوبی اور کوئی کمال باقی رہ گیا تھا جسے لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے کسی نئے نبی کو بھیجنے کی ضرورت تھی۔ معاذ اللہ

ہم قادیانیوں سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ جب مرزا قادیانی نے خود اقرار کیا تھا کہ حضور ﷺ جامع کمالات ہیں اور اس بناء پر ان پر وحی اور رسالت ختم کر دی گئی تو چند سالوں بعد کن وجوہ کے سبب مرزا نے خود نبوت کا دعویٰ کیا؟

نیز جب مرزا دجال نے جامع کمالات ہونے کی بناء پر حضور ﷺ کو آخری

نبی مانا تھا تو پھر بعد میں حضور ﷺ کے کس فضل و کمال میں (معاذ اللہ) کوئی کمی واقع ہو گئی تھی کہ جس کی وجہ سے مرزا کو نبوت کا دعویٰ کرنا پڑا؟

پھر قادیانیوں کو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ وہ کون سا کمال ہے جو جانِ کائنات ﷺ کی ذاتِ اقدس میں نہیں ہے اور وہ کمال مرزا کذاب میں ہے؟؟

حق یہی ہے کہ حبیبِ کبریاء ﷺ کا جامع کمالاتِ نبوت و رسالت ہونا ہی آپ ﷺ کے آخری نبی ہونے کی روشن دلیل ہے۔

## 11۔ مرزا کذاب کا اعتراف:

مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے خود اس حقیقت کا اعتراف کیا تھا کہ رسولِ معظم ﷺ کے بعد اور کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نیز آپ کے بعد وحی کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے منقطع ہو چکا ہے۔ مرزا قادیانی کی درج ذیل تحریریں ملاحظہ کیجیے۔

”پھر رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں آسکتا کیونکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور کوئی قرآن کو اس کی تکمیل کے بعد منسوخ نہیں کر سکتا“۔[1]

”{وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ} یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا اور اب وحی و رسالت تا قیامت منقطع ہے“۔[2]

”اور اللہ کو شایان نہیں کہ خاتم النبیین کے بعد نبی بھیجے، اور نہ یہ شایان

1... حمامۃ البشریٰ، ص76

2... ازالہ اوہام، ص614

ہے کہ سلسلۂ نبوت کو دوبارہ اَز سرِ نو شروع کر دے بعد اس کے کہ اسے قطع کر چکا ہو"۔[1]

مرزا نے "حمامۃ البشریٰ" ۱۸۹۳ء میں لکھی اور ۱۹۰۱ء میں نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ اب قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ جب مرزا نے خود اقرار کیا تھا کہ خاتم النبیین کے بعد کسی اور نبی کا آنا قرآن کو منسوخ قرار دینا ہے جو یقینی کفر ہے تو اس تحریر کے آٹھ سال بعد جب مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا تو کیا اُس نے قرآن کو منسوخ قرار دے کر خود اپنے کفر پر مہر نہیں لگا دی؟

نیز قادیانی یہ بھی بتائیں کہ جب مرزا کے بقول وحی کا سلسلہ قیامت تک منقطع ہو چکا تھا تو پھر خود مرزا پر کوئی وحی کیسے آسکتی تھی؟ ثابت ہوا کہ مرزا واقعی کافر اور کذاب ہے۔ مرزائیو! خدا سے ڈرو اور کفر سے توبہ کر لو۔ جو شخص انبیاء و صحابہ کی توہین کرے، گندی گالیاں دے وہ تو ایک عام مسلمان بھی نہیں ہو سکتا۔ آج توبہ کا دروازہ کھلا ہے ورنہ کل قیامت میں تم بھی یہ کہنے والوں میں ہو جاؤ گے،

{رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا}[2]

"اے ہمارے رب! ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہِ (حق) سے بہکا دیا۔ اے ہمارے رب! انہیں آگ کا دُگنا

1... آئینہ کمالات اسلام، ص377

2... پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر: 67-68

عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر"۔

## قرآن سے باطل استدلال:

اب ہم بعض آیات کا ذکر کریں گے جنہیں قادیانی مرزائی اپنے باطل عقیدے کی دلیل کے طور پر پیش کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔

1۔{وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا}(1)

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے، تو اسے اُن کا ساتھ ملے گا جن پر اللہ نے فضل و انعام کیا یعنی انبیاء اور صدیقین' اور شہداء اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں"۔

مرزائی کہتے ہیں کہ ہم نمازوں میں دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان لوگوں کی راہ چلا جن پر تو نے انعام کیا۔ اور وہ انعام یافتہ بندے انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں۔ یہ ممکن نہیں کہ اللہ بندوں کی دعا قبول نہ کرے لہٰذا کسی کی دعا قبول کر کے اسے صالح بنا دیا جاتا ہے، کسی کو شہید، کسی کو صدیق اور کسی کو نبی (معاذ اللہ)۔

یہ قرآن مجید کے مفہوم میں بدترین تحریف ہے۔ آیت مبارکہ سے تو واضح ہے کہ اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے ان چاروں مقربین کی یا ان میں سے بعض کی رفاقت و معیت حاصل ہوتی ہے، اور یہ بڑا اعزاز ہے۔

---

1...پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:69

بعض قادیانی یہ تاویل کرتے ہیں کہ مرزاجی نے اتنی عبادت کی کہ وہ نبی بن گئے (معاذ اللہ)۔ یہ خیال بھی باطل ہے۔ کیا کوئی قادیانی، مرزا کذاب کی عبادت کا سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کی عبادت سے موازنہ کر سکتا ہے؟

صحابہ کرام، تابعین اور اولیاء اللہ نے تمام عمر اخلاص سے عبادت کی، اس کے باوجود کسی کے ذہن میں نبوت کا دعویٰ کرنے کا فاسد خیال نہ آیا بلکہ سب نے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونا ہی اعزاز سمجھا تو پھر مرزا کذاب کی کیا اوقات ہے؟؟

اگر یہ مان لیا جائے کہ آدمی جس کی راہ پر چلتا ہے وہی بن جاتا ہے تو پھر اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے؟ {صِرَاطِ الْعَزِیْزِ الْحَمِیْدِ اللّٰهِ} کیا اللہ کی راہ پر چلنے والے خدا بن سکتے ہیں؟ رب تعالیٰ حق سمجھنے کی توفیق دے، آمین۔

2۔{هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍۙ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ}[1]

"وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں، اور بیشک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔

1...پارہ28، سورۃ الجمعہ، آیت نمبر:2-3

اور ان میں سے اوروں کو بھی (پاک کرتے ہیں) جو ان اگلوں سے نہ ملے"۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ "اور نبی بھی آئیں گے جو ابھی ان سے نہیں ملے"۔ یہ بھی بدترین تحریف ہے۔

جواباً تین باتیں عرض ہیں۔

**اول:** {مِنۡهُمۡ} کی ضمیر {الۡاُمِّیّٖنَ} کی طرف لوٹتی ہے۔ اگر قادیانیوں کے بقول {اٰخَرِیۡنَ} سے مراد نبی ہیں تو پھر ان نبیوں کو اہلِ عرب سے ہونا چاہیے۔ اس طرح مرزا کذاب کا مسئلہ تو پھر بھی حل نہیں ہو گا کیونکہ وہ {مِنۡهُمۡ} نہیں ہے۔

**دوم:** {اٰخَرِیۡنَ} تو جمع ہے۔ اگر تمہارے نزدیک {اٰخَرِیۡنَ} سے مراد نبی ہیں تو پھر چودہ سو سال میں صرف ایک مرزا قادیانی ہی کیوں؟

**سوم:** یہ آیت مرزا قادیانی کے دعویٔ نبوت کا جھوٹ اور باطل ہونا ثابت کر رہی ہے۔ وہ اس طرح کہ اس میں ذکر ہے کہ رسول کریم ﷺ اپنے زمانے کے لوگوں کے بھی رسول ہیں اور اُن لوگوں کے بھی جو اُن کے بعد میں آئیں گے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ آپ کے بعد بھی کسی رسول کا آنا ممکن ہے تو پھر اس نئے رسول پر ایمان لانے والوں کے لئے آپ ﷺ رسول نہیں ہونگے جو کہ اس آیت کے خلاف ہے۔ پس ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، کوئی رسول نہیں۔

3۔{اَللّٰهُ یَصۡطَفِیۡ مِنَ الۡمَلٰٓئِکَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ}[1]

1... پارہ 17، سورۃ الحج، آیت نمبر: 75

"اللہ چُن لیتا ہے فرشتوں میں سے رسول اور آدمیوں میں سے"۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں {يَصْطَفِيْ} فعل مضارع ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ آئندہ بھی رسول چنتا رہے گا۔

اس کا تحقیقی جواب تو یہ ہے کہ یہ آیت اُن کفار کے رد میں نازل ہوئی جنہوں نے کسی بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا تھا۔ مستقبل کے معنی یہاں اس لئے نہیں لئے جاتے کہ ختمِ نبوت والی آیات ایسا کرنے سے مانع ہیں۔

الزامی جواب یہ ہے کہ تم یہ مانتے ہو کہ تشریعی نبوت حضور ﷺ پر ختم ہو چکی اور آپ کے بعد تشریعی نبی آنا ممکن نہیں۔ اسی لئے تم مرزا کو غیر تشریعی نبی کہتے ہو۔ تم یہ بتاؤ کہ اگر تمہاری بات مان لی جائے تو پھر ہر قسم کی نبوت کا جاری رہنا ثابت ہو جائے گا جو تمہارے مذہب کے بھی خلاف ہے۔ اب تمہارا کیا جواب ہے؟

اب تم یہی کہو گے کہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں، اس بناء پر {يَصْطَفِيْ} میں مستقبل کے معنی تشریعی نبوت کے متعلق نہیں لئے جائیں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نبوت عطا ہوتی تھی وہ تشریعی ہی تھی۔ تم جو ظلی اور بروزی کی تقسیم کرتے ہو، قرآن وحدیث میں ان کا کہیں ذکر نہیں۔

4۔{وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا}[1]

"اور یہ کہ انہوں نے گمان کیا جیسا تمہیں گمان ہے کہ اللہ ہر گز کوئی

1...پارہ29، سورۃ الجن، آیت نمبر:7

رسول نہ بھیجے گا"۔

قادیانی کہتے ہیں کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ختمِ نبوت کا عقیدہ ٹھیک نہیں ہے۔ تمہاری طرح پہلے لوگوں کا بھی گمان تھا کہ اللہ کوئی رسول نہیں بھیجے گا مگر اس نے رسول بھیجے۔

جواباً عرض ہے کہ اس آیت کا سیاق وسباق ہی دیکھ لیا ہوتا تو شاید اس قدر تحریف کی جرأت نہ ہوتی۔ یہ سورۃ الجن کی ساتویں آیت ہے۔ اس سورت کا شانِ نزول یہ ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے نبی کریم ﷺ کا قرآن کریم تلاوت کرنا سنا اور ایمان لائے۔ ان جنوں نے اپنی قوم سے جو گفتگو کی، یہ آیت اس کا حصہ ہے۔

وہ مومن جن اپنی قوم سے کہہ رہے ہیں: انہوں نے یعنی کفارِ قریش نے گمان کیا کہ اللہ ہر گز کوئی رسول نہ بھیجے گا جیسا کہ اے جنات! تمہیں بھی گمان ہے۔ تمہارا گمان غلط ہے۔ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نبوت حق ہے۔ پھر ان جنوں نے نبی کریم ﷺ کی نبوت کے دلائل وشواہد بیان کئے جن کا اگلی آیات میں ذکر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ یہ آیت ان لوگوں کے رد میں نازل ہوئی جو امامُ الانبیاء ﷺ سے پہلے نبیوں کو آخری نبی سمجھتے تھے۔ جب قرآن مجید نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین فرمادیا تو اب آپ آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں، نہ ظلی نہ بروزی۔

5۔{وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِo لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِo ثُمَّ

لَقَطَعۡنَا مِنۡهُ الۡوَتِيۡنَ ○ فَمَا مِنۡكُمۡ مِّنۡ اَحَدٍ عَنۡهُ حٰجِزِيۡنَ○}

''اور اگر وہ ہم پر ایک بات بھی بنا کر کہتے، تو ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے، پھر ان کی رگِ دل کاٹ دیتے، پھر تم میں کوئی ان کا بچانے والا نہ ہوتا''۔[1] (الحاقۃ:۴۷-۴۴)

قادیانی ان آیات کی آڑ لیکر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی سچا نبی نہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ کی طرف غلط وحی منسوب کرتا تو ان آیات کے مطابق اس کی شہ رگ کاٹ دی جاتی اور اللہ تعالیٰ اسے اُسی وقت ہلاک کر دیتا۔ چونکہ ایسا نہیں ہوا لہٰذا ثابت ہوا کہ مرزا سچا نبی تھا(معاذ اللہ)۔

پہلے ان آیات کا سیاق وسباق دیکھ لیجیے۔ خاتم الانبیاء ﷺ کی وحی سن کر کفار کبھی یہ کہتے کہ یہ شاعر یا کاہن ہیں اور کبھی کہتے کہ اپنی طرف سے باتیں گھڑ کر انہیں اللہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ان آیات سے پچھلی آیات میں حضور ﷺ کے شاعر اور کاہن ہونے کی نفی فرمائی گئی اور ان آیات میں فرمایا گیا کہ ہمارا نبی ہمارے کلام میں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں کرتا۔ اگر بالفرضِ محال وہ کوئی بات اپنی طرف سے ہماری طرف منسوب کر دے تو ہم اسی وقت اس کی شہ رگ کاٹ دیں۔

اب حقیقت واضح ہوگئی کہ یہ آیات سچے نبی کے لئے ہیں، جھوٹا تو ہوتا ہی جھوٹا ہے۔ وہ نبوت کا دعویٰ کرے یا خدائی کا، اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ کیا

---

1...پارہ29، سورۃ الحاقہ، آیت نمبر:44-47

فرعون اور نمرود نے خدائی کا دعویٰ نہیں کیا؟ کیا مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وغیرہ نے نبوت کے جھوٹے دعوے نہیں کیئے؟ ان میں سے کس کی شہ رگ کاٹی گئی۔ اسی طرح مرزا کذاب کو بھی ڈھیل دی گئی۔ یہ الگ بات ہے کہ مذکورہ جھوٹوں کی طرح مرزا کذاب کی موت بھی عبرت ناک ہوئی۔ بیشک رب کی پکڑ بہت سخت ہے۔

قادیانی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس ارشاد کو بھی پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا، ''حضور ﷺ کو خاتم الانبیاء کہو، مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں''۔

اول تو یہ قول بلاسند ہے اس لئے اسے صحیح احادیث کے مقابل قبول نہیں کیا جا سکتا۔ علامہ سیوطی رحمہ اللہ نے تفسیر دُرِّ منثور میں اس روایت کو مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کیا ہے حالانکہ مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکورہ روایت کہیں موجود نہیں ہے لہٰذا یہ روایت قابلِ اعتبار نہیں۔ اس کے برخلاف مصنف ابن ابی شیبہ میں کئی جگہ {لاَ نَبِیَّ بَعْدِیْ} والی حدیث موجود ہے۔

دوم یہ کہ اگر اس کو صحیح مانا جائے تو مفہوم یہ ہو گا کہ حضور ﷺ خاتم الانبیاء ہیں کیونکہ آپ کے بعد کوئی شخص نبوت کے منصب پر فائز نہیں ہو گا، مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی بھی نہیں آئے گا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے۔

الحمدللہ! اس روایت سے ہمارے مذہب ہی کی تائید ہوتی ہے اور کسی

صورت بھی قادیانی اس سے اپنا باطل مذہب ثابت نہیں کر سکتے۔ غیب بتانے والے آقا و مولیٰ ﷺ نے مستقبل کے حوالے سے بھی ضروریاتِ دین سے متعلق کوئی چیز مبہم نہیں چھوڑی۔ آپ نے ہر صدی کے آخر میں ایک مجدد کی خبر دی، امام مہدی اور دجال وغیرہ کی خبر دی۔ اہلِ عقل و دانش کے لئے ایک حدیث پیشِ خدمت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے فرمایا، "میں نے آقا و مولیٰ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس بن عامر ہو گا۔ اس کو برص کی بیماری تھی جو ایک درہم کی مقدار کے سوا باقی سب ٹھیک ہو چکی ہو گی۔ قرن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں جس کے ساتھ وہ بہت بھلائی کرتے ہیں۔ اگر وہ کسی بات پر اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرتا ہے۔ اگر تم سے ہو سکے تو ان سے مغفرت کی دعا کرانا"۔(1)

جب حضور ﷺ نے ایک امتی اویس قرنی کی اتنی نشانیاں بیان فرمادیں تو اگر بعد میں کسی نئے نبی کو آنا ہوتا تو آپ اس کی بھی خبر ضرور دیتے۔ اس کے برخلاف نبی کریم ﷺ نے عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خبر دی اور بار بار اپنے آخری نبی ہونے کا اعلان فرما کر کسی بھی قسم کے نئے نبی کی آمد کا راستہ ہمیشہ کے لئے بند فرمادیا۔

☆☆☆☆

---

1... مسلم کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل اویس قرنی، حدیث:2542

# باب پنجم

## قادیانی فتنہ کا پس منظر:

انگریزوں نے مسلمانوں سے ہندوستان کی حکومت چھینی تھی اس لئے انہوں نے اقتدار سنبھالتے ہی مسلمانوں کو قتل کرنا شروع کیا۔ چونکہ مجاہدِ اہلسنت حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا جس کے نتیجے میں مسلمانوں نے ۱۸۵۷ء میں جنگِ آزادی لڑی تھی۔ اس لئے انگریز حکومت نے علامہ فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ کو سزا میں کالا پانی بھیج دیا۔ مولانا کفایت اللہ کافی، مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی اور دیگر کئی سُنّی علماء کو پھانسی دے دی گئی۔

ہندوستان پر مکمل طور پر قبضہ کرنے کے بعد انگریزوں نے دو وفد بنائے، ایک صحافیوں کا اور دوسرا پادریوں کا۔ اور ان سے کہا کہ پورے ہندوستان کا دورہ کرو اور مسلمانوں کے عقائد و نظریات کا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرو کہ انہیں کیونکر قابو کیا جاسکتا ہے۔ ہندوستان کا دورہ کرنے کے بعد وائٹ ہال لندن میں انہوں نے اپنی رپورٹ پیش کی جس میں کہا گیا کہ مسلمانوں کی دو باتیں بڑی اہم ہیں۔

ایک یہ کہ مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کے زیرِ تسلط نہیں رہ سکتے اور اس کے خلاف جہاد کا نظریہ رکھتے ہیں۔ نیز جب ان کے علماء جہاد کا اعلان

کریں تو یہ اپنے مال و عیال کی پرواہ کئے بغیر اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔

دوسری بات یہ کہ مسلمان پیروں، ولیوں کے ماننے والے ہیں۔ انہیں قابو کرنے کی ایک ہی صورت ہے، وہ یہ کہ ایک ایسا شخص تیار کیا جائے جو ہمارا وفادار ہو اور وہ ظلی نبوت کا دعویٰ کرے۔ کسی مسلمان کو اس قسم کے دعوے کے لئے تیار کرنا ہی بنیادی کام ہے۔ جب ایسا غدار مل جائے تو ہم اس کی نبوت کو پروان چڑھائیں۔ پھر اس جھوٹے نبی کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کروایا جائے۔(1)

1799ء میں ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد سے ہی انگریز اس منصوبے پر عمل پیرا ہو چکے تھے کہ مسلمانوں میں انتشار پیدا کرنے کے لئے علماءِ سوء کو خریدا جائے اور پھر اُن مفاد پرست علماء سے ایسی کتابیں لکھوائیں جائیں جن کے ذریعے مسلمانوں کے نبی ﷺ کی عظمت کو متنازعہ بنا کر ان کے دلوں سے نبی کی محبت نکالی جا سکے، تاکہ مسلمان امت کئی حصوں میں تقسیم ہو جائے۔

چنانچہ انگریز نے بعض علماءِ سُوء کو رسولِ معظم سید عالم ﷺ کی عظمت اور خصائص و کمالات کے انکار کی تحریک پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان علماءِ سوء کی ساری علمی کاوشیں آقا و مولیٰ ﷺ کے علمِ غیب

1... The arrival of British Empire in India، ملخصاً

اور قدرت واختیار کے انکار اور اُنہیں محض اپنے جیسا بشر ثابت کرنے پر صَرف ہونے لگیں۔

جبکہ دوسری طرف مرزا قادیانی نے پہلے مجدد پھر مہدی، پھر مسیح موعود اور آخر میں نبی ہونے کا دعویٰ کرکے انگریز کے ایجنڈے کی تکمیل کی۔

## عظمتِ انبیاء واولیاء کے انکار کی تحریک:

صدرُ الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

”ہر فرقہ اسی بات کا مدعی ہے کہ قرآن وحدیث کے مطابق خاص اسی کا مذہب ہے۔ رافضی، خارجی، وہابی، مرزائی وغیرہ کون اس کا دعویٰ نہیں کرتا۔ ہر ایک اپنے مدعائے باطل کی تائید میں آیات واحادیث پیش کرنے میں جَری ہے۔ مگر علمائے اسلام اُن کا فریب کھول دیتے ہیں۔ گمراہ لوگ جو دھوکا دیتے ہیں، علماء اس کو ظاہر کردیتے ہیں اس لئے ہر گمراہ یہ کوشش کرتا ہے کہ مسلمان اپنے علماء سے تعلق چھوڑیں تاکہ وہ انہیں بہکا سکے“۔[1]

قرآن وحدیث گواہ ہیں کہ جسے علم نہ ہو، وہ علماءِ حق سے پوچھے {فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ}[2]، جو مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر نیا راستہ چلے، وہ جہنمی ہے، {وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ}[3]

1...اطیب البیان، ص39

2...پارہ14، سورۃ النحل، آیت نمبر:43

3...پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:115

ہم ہر نماز میں جس صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا مانگتے ہیں وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور اولیاء وصالحین ہی کا راستہ ہے۔{صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ}(1)

پس جب تک مسلمان اپنی اصل یعنی علماءِ حق سے وابستہ رہیں گے وہ صراطِ مستقیم پر گامزن رہیں گے اسی لئے یہود ونصاریٰ اور ان کے ایجنٹوں نے یہ سازش کی کہ مسلمان ائمہ دین کی تقلید چھوڑ دیں اور صحیح العقیدہ علماء سے تعلق توڑلیں تاکہ انہیں صراطِ مستقیم سے ہٹانا آسان ہو جائے۔

گویا انبیاء واولیاء کی عظمت کے انکار کی تحریک دراصل یہود ونصاریٰ کی سازش ہے۔ڈاکٹر اقبال نے اس سازش کا ذکر یوں کیا ہے،

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روحِ محمد ﷺ اُس کے بدن سے نکال دو

روحِ محمد ﷺ یعنی محبتِ مصطفی ﷺ دلوں سے نکالنے کے لئے علماءِ سُوء نے کیا کیا جتن کئے؟پہلے تو شاہ اسماعیل دہلوی نے رُسوائے زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" لکھی جو کہ برصغیر میں مسلمانوں کے درمیان فتنہ وفساد کا سبب بننے والی پہلی کتاب ہے۔ آپ پوری کتاب پڑھ لیجیے، ہر مومن کا دل گواہی دے گا کہ یہ کتاب دلوں سے رسولِ معظم ﷺ اور انبیاء وصالحین کی عظمت ومحبت نکالنے کے لئے ہی لکھی گئی ہے۔

اسی کتاب میں صفحہ ۱٦ پر لکھا ہے، "جس نے اللہ کا حق اس کی مخلوق کو

---

1...پارہ1، سورۃالفاتحہ، آیت نمبر:6

دیا تو بڑے سے بڑے کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل کو دے دیا، جیسے بادشاہ کا تاج ایک چمار کے سر پر رکھ دیجیے، اس سے بڑی بے انصافی اور کیا ہو گی؟ اور یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا (یعنی نبی ہو یا غیر نبی)، وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے"۔(معاذ اللہ)[1]

اللہ تعالیٰ کے حق سے مراد اُس کا حاجات پوری کرنا، فریاد سننا، مشکلات آسان کرنا اور مدد کرنا وغیرہ ہے اور یہاں مخلوق سے مراد انبیاء اور اولیاء ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ جو مسلمان بڑے سے بڑے (یعنی اللہ تعالیٰ) کا حق لیکر ذلیل سے ذلیل (یعنی انبیاء اور اولیاء، العیاذ باللہ) کو دیتے ہیں وہ ناانصافی کرتے ہیں۔ حالانکہ مسلمان اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی دی ہوئی طاقت کا مظہر جان کر ہی انبیاء کو وسیلہ بناتے ہیں۔

آخری جملہ تو مزید لرزہ خیز ہے۔ مفہوم یہ ہے کہ ہر مخلوق بڑا ہو (یعنی انبیاء) یا چھوٹا (یعنی اولیاء) وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ یعنی چمار کی پھر کوئی نہ کوئی حیثیت ہے مگر انبیاء واولیاء کی حیثیت چمار سے بھی کمتر ہے (معاذ اللہ)۔

اس کے صفحہ ۳۵ پر شانِ اُلوہیت کی آڑ میں ختم نبوت کے عقیدے پر یوں ضرب لگائی گئی، "اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُنْ سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی، جن اور فرشتے، جبرائیل اور محمد

1 ... تقویۃ الایمان، ص16

ﷺ کے برابر پیدا کرڈالے"۔[1]

اس قسم کی تحریروں نے شکوک پیدا کئے کہ کیا حضور ﷺ کی مثل اور نبی بھی پیدا ہو سکتے ہیں؟ اس کے جواب میں شہید تحریکِ آزادی، امام فضل حق خیر آبادی رحمہ اللہ نے "تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ" لکھ کر امت کو بتایا کہ رب تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو وہ عظمتیں عطا کی ہیں کہ اُن کی مثل اب کوئی ایک بھی نہیں ہو سکتا۔

مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ عقیدہ بھی مسلمانوں میں پھیلانے کی کوشش کی کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔[2]

بعد ازاں دیوبند کے مفتیٔ اعظم رشید گنگوہی نے بھی اس عقیدہ کی تائید میں فتویٰ دیا اور لکھا، "کذب داخل تحتِ قدرتِ باری تعالیٰ ہے"۔[3]

جبکہ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جھوٹ بولنا محال و ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ شاہ اسماعیل دہلوی وہی ہیں جنہوں نے بارہا اپنے جلسوں میں انگریزوں کے خلاف جہاد کو ناجائز قرار دیا تھا۔[4]

علامہ شاہ ابوالحسن زید فاروقی رحمہ اللہ کی تحقیق ہے کہ یہ کتاب انگریز نے

1... تقویۃ الایمان، ص35

2... رسالہ یک روزہ، ص17

3... فتاوی رشیدیہ، ص210

4... حیات طیبہ، ص364

مسلمانوں کو باہم لڑانے کے لئے پورے ہندوستان میں مفت تقسیم کرائی۔ وہ لکھتے ہیں،

''پروفیسر محمد شجاع الدین صدر شعبہ تاریخ، دیال سنگھ کالج لاہور نے جن کی وفات ۱۹۶۵ء میں ہوئی ہے، اپنے ایک خط میں پروفیسر خالد بزمی لاہور کو لکھا ہے اور اس کا اعتراف کیا ہے کہ انگریزوں نے کتاب تقویۃ الایمان بغیر قیمت کے تقسیم کی ہے''۔[1]

علماءِ سوء کی بعض ناپاک اور کفریہ عبارات اُس وقت کے علماء حرمین شریفین کی خدمت میں پیش کی گئیں جس پر اُن علماءِ حق نے مذکورہ عبارات کے قائلین پر کفر کے فتوے صادر کئے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجیے، حُسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ۔

## ختم نبوت اور تحذیر الناس:

انگریز کی سازش سے برصغیر کے مسلمانوں میں فتنہ وفساد کا سبب بننے والی پہلی کتاب تقویۃ الایمان تھی جس کے متعلق خود اس کے مصنف نے اقرار کیا:

''اس میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مثلاً اُن امور کو جو شرکِ خفی تھے، شرکِ جلی لکھ دیا گیا ہے... گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے''۔[2]

1... مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان، ص15

2... ارواحِ ثلاثہ، ص89

تقویۃ الایمان 1826ء میں لکھی گئی، اس کے بعد عظمتِ مصطفی ﷺ اور ناموسِ رسالت کو مجروح کرنے والی کئی کتابیں لکھی گئیں، جن میں ایک کتاب ''تحذیر الناس'' ہے جس نے قادیانی نبوت کا راستہ بنایا۔ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی نے لکھا،

''انگریز مفکرین پادریوں کی ایک جماعت ایک خاص مقصد کے لئے ہندوستان آئی۔ ۱۸۷۰ء میں اس وفد کے ارکان کا واپس لندن پہنچ کر اجلاس ہوا۔ ایک رپورٹ تیار ہوئی جس میں ایک ایسا آدمی تلاش کرنے پر زور دیا گیا جو اپنے ظلی نبی ہونے کا اعلان کرے''۔(1)

انگریز کی پلاننگ کے مطابق مذکورہ اجلاس کے دو سال بعد تحذیر الناس لکھ دی گئی اور اس میں نئے نبی کا راستہ ہموار کرنے کے لئے لفظ ''ظلی'' یوں استعمال کیا گیا،

''غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکسِ محمدی ہے، کوئی کمال ذاتی نہیں''۔(2)

کتاب کی وجہ تالیف یہ ہے کہ ایک ضعیف اور شاذ روایت کی بنیاد پر بعض لوگوں نے کہا کہ زمینیں سات ہیں اور اس زمین کے علاوہ دیگر چھ زمینوں پر بھی دیگر انبیاء کرام کی طرح نبی کریم ﷺ کی ایک ایک مثال موجود ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' لکھ کر

---

1... پیش لفظ بیس بڑے مسلمان، ص6

2... تحذیر الناس، کتب خانہ رحمیہ دیوبند، ص29

قرآن و حدیث کے بر خلاف اس ضعیف روایت کی تصدیق کر دی۔ گویا تقویۃ الایمان میں امام الانبیاء ﷺ کی مثالوں کو ممکن کہا گیا تھا، انہوں نے بالفعل چھ مثالیں مان لیں۔ مزید ستم یہ کیا کہ خاتم النبیین کے معنی ''آخری نبی'' سمجھنا عوام کا خیال قرار دیا۔

مولوی قاسم نانوتوی نے اس کتاب کے صفحہ ۳ پر لکھا،

''اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں {وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ}[1] فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ ہاں! اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبارِ تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔''[2]

اس قول کے متعلق صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

''پہلے تو اس قائل نے خاتم النبیین کے معنی تمام انبیاء سے زماناً متاخر ہونے کو خیالِ عوام کہا اور یہ کہا کہ اہلِ فہم پر روشن ہے کہ اس میں بالذات

---

1... پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر:40

2... تحذیر الناس، ص3

کچھ فضیلت نہیں۔حالانکہ حضورِاقدس ﷺ نے خاتم النبیین کے یہی معنیٰ بکثرت احادیث میں ارشاد فرمائے۔تو معاذ اللہ!اس قائل نے حضور ﷺ کو عوام میں داخل کیا اور اہلِ فہم سے خارج کیا، پھر اس نے ختمِ زمانی کو مطلقاً فضیلت سے خارج کیا حالانکہ اسی تاخر زمانی کو حضور ﷺ نے مقامِ مدح میں ذکر فرمایا"۔[1]

متعدد احادیث میں آقا و مولیٰ ﷺ نے اپنے فضائل میں اپنا آخری نبی ہونا ارشاد فرمایا ہے۔باب دوم میں مذکور تقریباً تمام احادیث اس کی واضح دلیل ہیں۔

خصوصاً حدیث 9 اور 10 میں حضور ﷺ کا اپنے اسماءِ مقدسہ ذکر فرمانا جن میں عاقب، حاشر اور مقفیٰ آخری نبی ہونے پر دلیل ہیں۔[2]

حدیث 14 میں قیامت میں مومنوں کا "خاتم الانبیاء" بطور وصف ذکر کرنا،

حدیث 15 میں آپ کا ارشاد، "میں آخری نبی ہوں اور اس پر فخر نہیں کرتا"،[3]

حدیث 16 میں فرمانِ عالیشان، "مجھے چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی" ان میں آخری نبی ہونا ذکر فرمانا۔[4] کیا یہ سب مدح و فضیلت نہیں؟

نانوتوی صاحب نے لکھا، "اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔[5]

1...بہار شریعت، حصہ اول، 1/228

2...ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی اسماء النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:2849

3...ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی، حدیث:3616

4... مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، حدیث:523

5... تحذیر الناس، ص14

پھر مزید لکھا، "اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا"۔[1]

مولوی قاسم نانوتوی کے مذکورہ کفریہ اقوال لکھ کر مجددِ دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث قادری بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،

"مسلمانو! دیکھا اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے ختمِ نبوت کی کیسی جڑ کاٹ دی، خاتمیت محمدیہ ﷺ کی وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کردی۔ صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثناء کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختمِ نبوت کے کچھ منافی نہیں۔

اللہ اللہ! جس کفرِ ملعون کے موجد کو خود قرآنِ عظیم کا {خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ} فرمانا نافع نہ ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، {وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا}

"اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شِفا اور رحمت ہے، اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے"۔[2]

اُسے احادیث میں {خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ} فرمانا کیا کام دے سکتا ہے؟ {فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ} پھر اِس قرآن کے بعد اور کون سی حدیث پر

---

1... تحذیر الناس، ص28

2... پارہ15، بنی اسرائیل:82

ایمان لائیں گے"۔[1]

تحذیر الناس کے حامی کہتے ہیں کہ اس عبارت میں "بالفرض" کے الفاظ ہیں لہٰذا یہ کفر نہیں۔ میں اہلِ علم و دانش کو دعوتِ فکر دیتا ہوں کہ وہ درج ذیل دونوں عبارات کے معنی و مفہوم میں فرق بتائیں۔

بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

ہر عقل مند یہی کہے گا کہ اس جملے میں "بالفرض" لکھنا یا نہ لکھنا برابر ہے۔

اب میں مذکورہ عبارت کو مزید آسان کر کے آپ سے پوچھتا ہوں۔

اگر بالفرض کسی کی آنکھ پھوٹ جائے تو کیا اس کی بینائی میں فرق نہیں آئے گا؟

اگر بالفرض کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو کیا اس کی چال میں فرق نہیں آئے گا؟

ہر ذی شعور یہی کہے گا کہ اگر بالفرض کسی کی آنکھ پھوٹ ہی جائے تو بینائی میں تو فرق آئے گا، اگر بالفرض کسی کی ٹانگ ٹوٹ ہی جائے تو پھر چال میں تو فرق آئے گا۔

پھر ماننا پڑے گا کہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا۔

---

1... فتاوی رضویہ، ج15ص713

قارئین خود انصاف فرمائیں کہ کیا خاتم الانبیاء ﷺ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد فرض کرلینے سے ختمِ نبوت کے عقیدے پر ضرب نہیں پڑتی؟ کیا مرزا غلام احمد کذاب کے دعویٔ نبوت کو مذکورہ عبارت میں بیان شدہ عقیدے سے تقویت نہیں پہنچتی؟ کیا مذکورہ نظریات کا قائل عقیدہ ختمِ نبوت کا منکر نہیں؟؟؟

[اس مسئلہ کی مزید تفصیل اور تحقیق آگے ایک باب میں ملاحظہ فرمایئے]

## تعارف مرزا قادیانی:

مرزا غلام احمد 1839ء میں انڈیا کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں پیدا ہوا۔ والد کا نام غلام مرتضیٰ اور والدہ کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی۔ مرزا قادیانی کی نسل اور خاندان کا خود اُسے بھی پتا نہیں تھا۔ اس کے متضاد اقوال پڑھیے۔

مرزا کے ایک قول کے مطابق اس کا تعلق مغل قوم کی برلاس شاخ سے تھا اور اس کے آباءواجداد سمرقند سے آئے تھے۔[1]

بعض احادیث میں فارسی النسل عالم کا ذکر آیا ہے جس سے مراد محدثین کے نزدیک امام اعظم ابو حنیفہ ہیں۔ مرزا نے اسے اپنے متعلق الہام بنا کر کہا، الہامات ظاہر کرتے ہیں کہ ہمارے آباء اولین فارسی تھے۔[2]

---

1... کتاب البریہ، ص144

2... کتاب البریہ، ص135

ایک اور جگہ مرزا نے خود کو چینی النسل قرار دیا ہے۔[1]

چونکہ احادیث میں امام مہدی کے سادات سے ہونے کا ذکر ہے اس لئے مرزا نے ایک اور کتاب میں اپنی نسل سے متعلق یہ حیرت انگیز انکشاف کیا، ”خدا نے مجھے یہ شرف بخشا ہے کہ میں اسرائیلی بھی ہوں اور فاطمی بھی“۔[2]

پھر مزید کہا، ”میں اگرچہ علوی تو نہیں ہوں مگر بنی فاطمہ سے ہوں“۔[3]

مرزا نے ہندوؤں کے ساتھ اپنے تعلق کا یوں اظہار کیا، ”پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں“۔[4]

مرزا کذاب نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے سکھ ہونے کا بھی اعلان کر دیا، ”۸ ستمبر ۱۹۰۶ء بوقت فجر کئی الہام ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے، امین الملک جے سنگھ بہادر“۔[5]

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی مغل برلاس ہے، فارسی النسل، چینی النسل، اسرائیلی، فاطمی اور کرشن ہندو ہے اور امین الملک جے سنگھ بہادر بھی۔

ے ناطقہ سر بگریباں ہے، اسے کیا کہیے

---

1... تحفہ گولڑویہ، ص41

2... روحانی خزائن، ایک غلطی کا ازالہ، 18/216

3... نزول المسیح، ص48

4... روحانی خزائن، حقیقۃ الوحی، 22/521

5... تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا، ص472

مرزا کی نسل کی طرح اس کی جنس کا معاملہ بھی ایک معمے سے کم نہیں۔ کبھی وہ خود کو مرد جواں کہتا ہے اور کبھی نسوانیت کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔ مرزا کا ایک مرید قاضی یار محمد ٹریکٹ نمبر ۳۴ موسومہ ''اسلامی قربانی'' میں لکھتا ہے،

''حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی گویا کہ آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی طاقت کا اظہار فرمایا تھا''۔ (معاذ اللہ)

''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے اور کسی پلیدی یا ناپاکی پر اطلاع پاوے مگر خدا تعالیٰ تجھے اپنے الہامات دکھلائے گا جو متواتر ہونگے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ بن گیا ہے جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے''۔[1]

''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں، بذریعہ الہام مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا''۔[2]

کیا احمقانہ گفتگو ہے یا پاگل پن ہے۔ لگتا ہے کوئی ذہنی مریض ہذیان بک رہا ہے۔

تعجب ہے اُن لوگوں پر جو ایسی خرافات کے باوجود اُسے مسیح موعود یا نبی سمجھتے ہیں۔

---

1... حقیقۃ الوحی، ص 143

2... کشتی نوح، ص 47

## ابتدائی زندگی کے واقعات:

انسان کا بچپن اس کی آئندہ زندگی کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اسی لئے دانشمند لوگ کسی کا بچپن دیکھ کر اس کی صلاحیتوں کا اندازہ لگالیا کرتے ہیں۔ مرزا کے بچپن کی حرکتیں بھی نہایت عجیب وغریب تھیں۔ اسے بچپن میں چڑیوں کے شکار کا شوق تھا۔ مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنے والد کی سیرت کے متعلق لکھتا ہے،

"والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ وہاں حضرت (یعنی مرزا) بچپن میں چڑیاں پکڑا کرتے تھے اور چاقو نہیں ملتا تھا تو سرکنڈے سے ذبح کر لیتے تھے"۔[1]

"حضرت (مرزا) صاحب سناتے تھے کہ جب میں بچہ تھا تو ایک دفعہ بعض بچوں نے مجھے کہا کہ جاؤ گھر سے میٹھا لاؤ۔ میں گھر آیا اور بغیر کسی سے پوچھنے کے ایک برتن میں سے سفید بورا اپنی جیبوں میں بھر کر باہر لے گیا اور راستہ میں ایک مٹھی بھر کر منہ میں ڈال لی۔ بس پھر کیا تھا، میرا دم رک گیا اور بڑی تکلیف ہوئی۔ کیونکہ معلوم ہوا کہ جسے میں نے سفید بورا سمجھ کر جیبوں میں بھرا تھا وہ بورا نہ تھا بلکہ پسا ہوا نمک تھا"۔[2]

معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کو چوری کی عادت بچپن سے تھی جو بتدریج اس قدر بڑھی کہ وہ ختم نبوت کے محل میں ڈاکہ ڈالنے پر کمر بستہ ہو گیا۔

---

1... سیرت المہدی، 1/45

2... سیرت المہدی، 1/244

مرزا قادیانی کے دماغی خلل کا حال یہ تھا کہ نہ کپڑے پہننے کی تمیز تھی نہ موزے، اور نہ دائیں بائیں پاؤں کے جوتے کی شناخت کا سلیقہ۔ مرزا کا بیٹا لکھتا ہے،

”آپ چابیاں ازار بند کے ساتھ باندھتے تھے جو بوجھ سے بعض اوقات لٹک آتا تھا اور والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ حضرت مسیح موعود عموماً ریشمی ازار بند استعمال فرماتے تھے کیونکہ آپ کو پیشاب جلدی جلدی آتا تھا اس لئے ریشمی ازار بند رکھتے تھے تاکہ کھلنے میں آسانی ہو اور گرہ بھی پڑ جائے تو کھولنے میں دقت نہ ہو۔ سوتی ازار بند میں آپ سے بعض وقت گرہ پڑ جاتی تھی تو آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی“۔[1]

”بعض دفعہ جب حضور (یعنی مرزا) جراب پہنتے تو بے توجہی کے عالم میں اس کی ایڑی پاؤں کے تلے کی طرف نہیں بلکہ اوپر کی طرف ہو جاتی تھی، اور بارہا ایک کاج کا بٹن دوسرے کاج میں لگا ہوتا تھا، اور بعض اوقات کوئی دوست حضور کے لئے گر گابی جو تا ہدیہ لاتا تو آپ بسا اوقات دایاں پاؤں بائیں میں ڈال لیتے تھے اور بایاں دائیں میں“۔[2]

جلال الدین شمس قادیانی نے بھی یہی لکھا ہے کہ ”دایاں پاؤں بائیں طرف کے بوٹ میں اور بایاں پاؤں دائیں طرف کے بوٹ میں پہن لیتے تھے۔ آخر اس غلطی سے بچنے کے لئے ایک طرف بوٹ پر سیاہی سے نشان لگانا پڑا“۔[3]

1... سیرت المہدی، 1/42

2... سیرت المہدی، 2/57

3... منکرین خلافت کا انجام، ص96

"بعض اوقات زیادہ سردی میں دو دو جرابیں اوپر تلے چڑھا لیتے مگر بارہا جراب اس طرح پہن لیتے کہ وہ پیر پر ٹھیک نہ چڑھتی۔ کبھی تو سرا آگے لٹکتا رہتا اور کبھی جراب کی ایڑی پیر کی پشت پر آجاتی، اور کبھی ایک جراب سیدھی دوسری الٹی"۔(1)

"نئی جوتی جب پاؤں کاٹتی تو جھٹ ایڑی بٹھا لیا کرتے تھے۔اور اسی سبب سے سیر کے وقت گرد اُڑ اُڑ کر پنڈلیوں پر پڑ جایا کرتی تھی۔... حضور کبھی تیل سر مبارک پر لگاتے تو تیل والا ہاتھ سر مبارک اور داڑھی مبارک سے ہوتا ہوا بعض اوقات سینہ تک چلا جاتا جس سے قیمتی کوٹ پر دھبے پڑ جاتے"۔(2)

مرزا کا بیٹا بشیر احمد اپنے والد کی مزید حماقتوں کا یوں ذکر کرتا ہے،

"کپڑوں کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ کوٹ، صدری، ٹوپی، عمامہ رات کو اُتار کر تکیہ کے نیچے ہی رکھ لیتے اور رات بھر تمام کپڑے (جنہیں محتاط لوگ شکن اور میل سے بچانے کو الگ جگہ کھونٹی پر ٹانگ دیتے ہیں)، وہ بستر پر سر اور جسم کے نیچے مَلے جاتے"۔(3)

"آپ (یعنی مرزا) کو شیرینی سے بہت پیار ہے اور مرض بول (پیشاب کی بیماری) بھی آپ کو عرصہ سے لگی ہوئی ہے۔ اس زمانہ میں آپ مٹی کے ڈھیلے بعض وقت جیب میں ہی رکھتے تھے اور اسی جیب میں گڑ کے ڈھیلے بھی رکھ لیا

---

1... سیرت المہدی، 126/2

2... اخبار الحکم قادیان، 21-2-1935

3... سیرت المہدی، 128/2

کرتے تھے''۔[1]

شارح بخاری، علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ ایسے واقعات لکھ کر فرماتے ہیں،

آہ! انسانیت کی بد قسمتی اور دین کی مظلومی! کہ جس ''ذات شریف'' کو دستر خوان پر بیٹھ کر روٹی کھانے، چابیاں سنبھالنے، اپنی شلوار کا ازار بند کھولنے، جراب اور جوتا پہننے، کاج میں بٹن دینے، استنجے کے ڈھیلے اور کھانے کے گڑ کو جدا جدا رکھنے حتیٰ کہ سیر کے وقت چلنے اور داڑھی مبارک کو تیل لگانے کی بھی تمیز نہیں، وہ دعوے کرتے ہیں تو صرف نبوت اور مسیحیت کے نہیں بلکہ افضل الانبیاء ﷺ سے تختِ نبوت ورسالت اور سید المرسلین ﷺ سے تاجِ رشد وہدایت چھیننے کے۔

بادۂ عصیاں سے دامن تر بتر ہے شیخ کا
پھر بھی دعویٰ ہے کہ اصلاحِ دوعالم ہم سے ہے [2]

## مرزا کی تعلیم اور اساتذہ:

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ کسی نبی کا اِس دنیا میں کوئی استاد نہیں ہوا۔ مرزا بھی یہ بات جانتا تھا اس لئے اُس نے مسلمانوں کو دھوکا دینے کی کوشش یوں کی،

1... تتمہ براہین احمدیہ ج1 ص67 مرتبہ معراج دین قادیانی
2... مسئلہ ختم نبوت، ص108

''سو آنے والے کانام جو مہدی رکھا گیا، سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن وحدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہو گا۔ سو میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میرا حال یہی ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن یا حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا ہے یا کسی مفسر یا محدث کی شاگردی اختیار کی ہے۔ پس یہی مہدویت ہے جو نبوتِ محمدیہ کے منہاج پر مجھے حاصل ہوئی ہے اور اسرارِ دین بلاواسطہ میرے پر کھولے گئے''۔[1]

مرزا کذاب کا یہ دعویٰ بھی اس کے جھوٹا ہونے کی ایک اور دلیل بن گیا۔ وہ خود اپنی دینی تعلیم کے بعض اساتذہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے،

''بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔......

وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے رہے اور میں نے صَرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعدِ نحو اُن سے پڑھے، اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا، ان

1...روحانی خزائن،14/394

کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ کے علومِ مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا، حاصل کیا"۔ (1)

پھر اسی کتاب میں مزید لکھا،

"اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں اور وہ فنِ طبابت میں بڑے حاذق طبیب تھے"۔ (2)

مرزا کے مذکورہ اقراری بیانات سے اس کا یہ کہنا کہ میرا کوئی استاد نہیں، جھوٹ ثابت ہو گیا۔ اب جھوٹے کے بارے میں مرزا قادیانی کا فیصلہ ملاحظہ کیجئے۔

"ظاہر ہے کہ جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔" (3)

"جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں"۔ (4)

"اور محض ہنسی کے طور پر یا لوگوں کو اپنا رسوخ جتانے کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ مجھے یہ خواب آئی اور یا یہ الہام ہوا، اور جھوٹ بولتا ہے یا اس میں

---

1... کتاب البریہ، حاشیہ: 161، مندرجہ روحانی خزائن، 13 / 179

2... کتاب البریہ، ص163

3... چشمہ معرفت، ص222

4... تحفہ گولڑویہ، ص20

جھوٹ ملاتا ہے، وہ اس نجاست کے کیڑے کی طرح ہے جو نجاست میں ہی پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مر جاتا ہے"۔[1]

مرزا کذاب قادیانی نے یہ بات سچ کہی۔ مرزائیوں کو چاہیے کہ تعصب چھوڑ کر مرزا کے الہامات کا جائزہ لیں اور مرزا کے اس "سچ" پر توجہ کریں۔

## مرزا کی جوانی:

مرزا کذاب نے جوانی میں کیا گل کِھلائے؟ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے،

"بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ اپنی جوانی کے زمانے میں حضرت مسیح موعود تمہارے دادا کی پنشن مبلغ سات سو روپے وصول کرنے گئے تو پیچھے پیچھے مرزا امام الدین چلا گیا۔ جب آپ نے پنشن وصول کرلی تو آپ کو بہلا پھسلا کر اور دھوکا دے کر بجائے قادیان لانے کے باہر لے گیا اور اِدھر اُدھر پھراتا رہا۔ پھر جب اس نے سارا روپیہ اُڑا کر ختم کر دیا تو آپ کو چھوڑ کر کہیں اور جگہ چلا گیا۔ حضرت مسیح موعود اس شرم سے گھر واپس نہیں آئے"۔[2]

یہ مرزا کی جوانی دیوانی کا واقعہ ہے۔ وہ بچے نہیں تھے کہ کوئی بہلا پھسلا کر کہیں لے جائے اور اُس زمانے میں ۷۰۰ روپے کوئی معمولی رقم نہیں تھی۔ صاف سی بات ہے کہ مرزا نے وہ رقم عیاشی اور آوارگی میں لٹا دی، یہ ہے

1... تحفہ گولڑویہ، ص20
2... سیرت المہدی، 1/34

"انگریزی نبی" کی سیرت۔

غالباً ایسی ہی نازیبا حرکتوں کی بناء پر مرزا کو اس کے گھر والے طعنے دیا کرتے تھے۔ مرزا کا بیٹا مرزا محمود احمد قادیانی لکھتا ہے،

"اور ایسا ہوا کہ ان دنوں میں آپ گھر والوں کے طعنوں کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے قادیان سے باہر چلے گئے اور سیالکوٹ جا کر رہائش اختیار کر لی تو گزارہ کے لئے ضلع کچہری میں ملازمت بھی کر لی"۔ (1)

مرزا قادیانی نے عام لوگوں کی طرح دنیاوی تعلیم کو ذریعۂ معاش بنایا اور چار سال ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں 15 روپے ماہوار کی قلیل تنخواہ پر ملازمت کی۔ مرزا کے بیٹے بشیر احمد کے بقول یہ "ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء کا واقعہ ہے"۔ (2)

ملازمت کے دوران مرزا قادیانی نے ایک اسسٹنٹ سرجن سے انگریزی پڑھنا شروع کی۔ مرزا بشیر احمد قادیانی اپنے والد کی قابلیت کے متعلق لکھتا ہے،

"ڈاکٹر امیر شاہ صاحب استاد مقرر ہوئے۔ مرزا صاحب نے انگریزی شروع کی اور ایک دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔ چونکہ مرزا صاحب ملازمت کو پسند نہیں فرماتے تھے اس واسطے آپ نے مختاری کے امتحان کی تیاری شروع

1... رئیس قادیان، ص29

2... سیر المہدی، 1/138

کر دی اور قانونی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا، پر امتحان میں کامیاب نہ ہوئے"۔[1]

مرزا کو انگریزی پڑھ کر مختاری کے امتحان میں کامیابی تو نہ مل سکی البتہ یہ ضرور ہوا کہ اس کا فیل ہونا اس کے لئے قصرِ مسیحیت میں داخل ہونے کا زینہ بنا اور وہ انگریزوں کا خوشامدی اور مقرب بن گیا۔ اور کیوں نہ بنتا کہ اس کے باپ دادا بھی تو انگریزوں کے وفادار اور ملت کے غدار رہے تھے۔ مرزا بقلم خود لکھتا ہے،

"میرے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب دربارِ گورنری میں کرسی نشین بھی تھے۔ اور سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء (یعنی جنگِ آزادی) میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔ غرض ہماری ریاست کے ایام دن بدن زوال پذیر ہوتے تھے۔ یہاں تک کہ آخری نوبت ہماری یہ تھی کہ ایک کم درجہ کے زمیندار کی طرح ہمارے خاندان کی حیثیت ہو گئی"۔[2]

خلاصہ یہ کہ اُس وقت مرزا قادیانی کی مالی اور سماجی حیثیت عبرت انگیز تھی۔ وہ خود اپنی مالی اور سماجی حیثیت کے متعلق لکھتا ہے،

"مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی"۔[3]

1... سیرت المہدی، 1/137

2... تحفہ قیصریہ، ص16

3... نزول المسیح، ص118

"قادیان کے تمام لوگ اور دوسرے ہزارہا لوگ جانتے ہیں کہ اس زمانے میں در حقیقت مَیں اس مردہ کی طرح تھا جو قبر میں صدہا سال سے مدفون ہو اور کوئی نہ جانتا ہو کہ یہ قبر کس کی ہے۔"(1)

## مسلمانوں کا شکاری:

سادہ لوح مسلمانوں کا شکار کرکے ان کے ایمان کو مکر و فریب کی چھری سے ذبح کرنا مرزا قادیانی کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کیونکہ یہ جراثیم بچپن ہی سے اس کے دماغ میں موجود تھے۔ اس کا اندازہ اس واقعہ سے کیجئے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی بٹالہ میں ہم سبق تھے۔ ایک مرتبہ مولوی محمد حسین، مرزا قادیانی اور چند لڑکے رات کے وقت قصبہ بٹالہ سے باہر کھیتوں میں قضائے حاجت کے لئے گئے۔ گرمی کا موسم تھا، جگنو اُڑ رہے تھے۔ ایک جگنو مرزا قادیانی کے گریبان میں آ گیا۔ مرزا صاحب نے اسے ہاتھ میں دبالیا۔ جب سب لڑکے جمع ہوئے تو مرزا قادیانی نے ان سے کہا،

"دیکھو میرے پیرہن کے نیچے درخشاں چیز کیا ہے؟ اور کہا، اگر اسی طرح کوئی شعبدہ کیا جائے تو لوگوں کو پھانسا جاسکتا ہے یا نہیں؟"۔(2)

یہ واقعہ بتا رہا ہے کہ مرزا کا ذہن اوائل عمر ہی سے شعبدے دکھا کر لوگوں کو پھانسنے کی طرف مائل تھا۔ مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے،

1... حقیقۃ الوحی، ص28

2... رئیس قادیان، ص16

''بیان کیا مجھ سے والدہ صاحبہ نے کہ ایک دفعہ میں نے سنا کہ مرزا امام الدین (مرزا کا چچازاد) اپنے مکان میں کسی کو مخاطب کرکے بلند آواز سے کہہ رہا تھا کہ بھئی لوگ (حضرت صاحب کی طرف اشارہ تھا) دوکانیں چلا کر نفع اُٹھا رہے ہیں، ہم بھی کوئی دوکان چلاتے ہیں۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ پھر اس نے چُوہڑوں کی پیری کا سلسلہ جاری کیا''۔[1]

معلوم ہوتا ہے کہ سارا خاندان ہی دھوکا دہی سے مال کمانے میں مصروف تھا۔ مرزا کے اکثر خواب اور الہامات بھی مال ہی سے متعلق ہیں۔ وہ لکھتا ہے،

''رویا کوئی شخص ہے اس سے میں کہتا ہوں کہ تم حساب کرلو مگر وہ نہیں کرتا۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے مٹھی بھر کر روپے مجھے دیے ہیں۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا جو الٰہی بخش کی طرح ہے مگر انسان نہیں فرشتہ معلوم ہوتا ہے۔ اس نے دونوں ہاتھ روپوں کے بھر کر میری جھولی میں ڈال دیے تو وہ اس قدر ہوگئے کہ میں ان کو گن نہیں سکتا۔ پھر میں نے ان کا نام پوچھا تو اس نے کہا، میرا کوئی نام نہیں۔ دوبارہ دریافت کرنے پر کہا کہ میرا نام ہے ''ٹیچی''۔[2]

غور طلب بات ہے کہ مرزا نے جب پہلی بار فرشتے سے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا، میرا کوئی نام نہیں۔ جب دوبارہ نام پوچھا تو اس نے کہا، ٹیچی۔ گویا

---

1... سیرت المہدی، 1/25

2... مکاشفات، ص48

مرزا قادیانی کے فرشتے نے یا تو پہلی بار جھوٹ بولا یا دوسری بار۔ جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے اور فرشتے معصوم ہوتے ہیں۔ پس ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی جھوٹا ہے۔ ویسے تو "ٹیچی" نام پر ہی غور کیا جائے تو حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔

اسی طرح کے بعض الہامات ملاحظہ فرمایئے۔

"ایک دفعہ کشفی طور پر ۴۴ یا ۴۶ روپے دکھائے گئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ماجھے خان کا بیٹا اور شمس الدین پٹواری ضلع لائلپور سے بھیجنے والے ہیں۔ چناچہ اس کے بعد کارڈ آیا جس میں لکھا تھا، ۴۰ روپے ماجھے خان کے بیٹے اور ۴ روپے پٹواری کی طرف سے ہیں"۔(1)

"ایک دفعہ مجھے قطعی طور پر الہام ہوا کہ اکیس روپے آئیں گے، کم نہ زیادہ"۔(2) چنانچہ اکیس روپے آ گئے۔

"ایک دفعہ مجھے وحی آئی کہ عبداللہ خان ڈیرہ اسماعیل خان۔ میں نے سب کو اطلاع دی کہ اس نام کے کسی شخص سے روپیہ آئے گا"۔(3)

علامہ سید محمود احمد رضوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ان تمام الہامات سے ظاہر ہوا کہ مرزا جی نے نبوت کی دکان صرف اس لئے چمکائی تھی تا کہ روپوں کی بارش شروع ہو جائے یعنی ان کا دعویٰ نبوت کرنا صرف دنیا طلبی کے لئے تھا

1...نزول المسیح، ص409
2...نزول المسیح، ص128
3...نزول المسیح، ص159

اور وہ اسی لئے نبی بنے تھے۔ پھر جس طرح بلی کو خواب میں چھچھڑے نظر آتے ہیں ٹھیک اسی طرح آپ کو بھی خواب روپوں پیسوں کے آتے تھے۔ چنانچہ مرزاجی فرماتے ہیں،

"رویا میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے جس میں سے کچھ پیسے نکل کر باہر آگئے ہیں"۔(1) "رویا میں دیکھا کہ قدرت اللہ کی بیوی روپوں کی ایک ڈھیری پیش کرتی ہے"۔(2) "عالم کشف میں دیکھا کہ آسمان سے ایک روپیہ اترا اور میرے ہاتھ پر رکھا گیا"۔(3)

پھر فرماتے ہیں، ہر شخص جانتا ہے جو میرے اُس زمانہ کا واقف ہے۔ مجھے فقط اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی۔ مگر اب (یعنی بعد از دعویٰ نبوت) اس نے کئی لاکھ آدمیوں کو میرے دستر خوان پر روٹی کھلائی۔ ڈاک خانہ والوں سے پوچھو کہ کس قدر روپیہ اس نے بھیجا۔ میری دانست میں دس لاکھ سے کم نہیں۔ اے ایمان والو! کہو یہ معجزہ ہے یا نہیں"۔(4)

دیکھیے اس بیان میں مرزاجی نے خود اقرار کیا ہے کہ دعویٰ نبوت سے قبل مجھے اپنے دستر خوان کی فکر تھی، صرف اپنا پیٹ بھرنے میں مصروف رہتا تھا مگر جب سے میں نے نبوت کا دعویٰ کیا تو میری پانچوں انگلیاں گھی میں ڈوب

---

1...البدر، 1905-5

2...البدر، ص28

3...مکاشفات، ص58

4...نزول المسیح، ص118

گئیں جس سے یہ چیز بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا جی نے یہ ڈھونگ صرف حصولِ زر و لقمہ تر کے لئے رچایا تھا۔

مرزائیو! ذرا انصاف سے کہنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی ایسے ہی معجزے تھے اور کیا نبی علیہ السلام کو بھی دنیا اور روپوں کی لالچ تھی؟ یہ کیسی تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو مرزا جی مظہرِ صفاتِ محمدیہ ہونے کے دعویدار ہیں اور اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل و عکس قرار دیتے ہیں مگر دوسری طرف دنیا ہی کے طالب ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے ساتھ مرزا جی جیسے لالچی اور دنیا پرست انسان کی زندگی کو ملانا بدترین گناہ ہے۔ کہاں مرزا جی اور کہاں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم!"(1)

## مرزا کی بیماریاں:

مرزا قادیانی کو کون کون سے امراض لاحق تھے، وہ خود بتاتے ہیں،

"ہمیشہ دردِ سر اور دورانِ سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ اور اس قدر کثرتِ پیشاب سے جس قدر عوارضِ ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شاملِ حال رہتے ہیں"۔(2)

---

1...مسئلہ ختم نبوت، ص13-14

2...ضمیمہ اربعین نمبر3، 4، صفحہ4، مندرجہ روحانی خزائن، 471/470

"مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی کئی دست آتے ہیں"۔[1]

"مجھے دو مرض دامن گیر ہیں، ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دورانِ سر (یعنی سر چکرانا) اور دورانِ خون کم ہو کر ہاتھ پیروں کا سرد ہو جانا، نبض کم ہو جانا اور دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں ہیں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا، یہ دونوں بیماریاں قریب تیس برس سے ہیں"۔[2]

مرزا قادیانی مکتوباتِ احمدیہ ج ۵ صفحہ ۲۱، مکتوب نمبر ۳ میں لکھتا ہے،

"میرا حافظہ بہت خراب ہے۔ اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں۔ یاددہانی عمدہ طریقہ ہے۔ حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کر سکتا"۔

مرزا قادیانی کا ایک مسئلہ یہ بھی تھا کہ اس کی آنکھیں ہمیشہ نیم بند رہتی تھیں۔

"ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب مع چند خدام کے فوٹو کھنچوانے لگے تو فوٹو گرافر آپ سے عرض کرتا تھا کہ حضور ذرا آنکھیں کھول کر رکھیں ورنہ تصویر اچھی نہیں آئے گی۔ آپ نے اس کے کہنے پر ایک دفعہ تکلف کے ساتھ آنکھوں کو کچھ زیادہ کھولا مگر وہ پھر اسی طرح بند ہو گئیں"۔[3]

---

1... اخبار الحکم قادیان، ج5 ص40 منقول از کتاب منظور الٰہی:349

2... نسیمِ دعوت:68، مندرجہ روحانی خزائن، 19/ 435

3... سیرت المہدی، 2/ 77

مرزا کا بیٹا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے کہ ”والدہ صاحبہ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود کو پہلی دفعہ دورانِ سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔“جس میں مرزا صاحب چیخ مار کر زمین پر گر گئے اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔

”والدہ صاحبہ فرماتی ہیں، اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنا شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا، دوروں میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھنچ جاتے تھے خصوصاً گردن کے پٹھے، اور سر میں چکر ہوتا تھا اور اُس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے پھر اس کے بعد کچھ دوروں کی ایسی سختی نہ رہی اور کچھ طبیعت عادی ہو گئی“۔[1]

”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے۔ بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے“۔[2]

مرزا قادیانی کے دعویٔ نبوت کے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ اسے ”مراق“ جیسا خطرناک دماغی مرض لاحق تھا۔ طبی ماہرین کی تحقیق سے ثابت کریں گے کہ مراق کے مریض کا نبوت یا خدائی کا دعویٰ کرنا کوئی تعجب کی بات نہیں۔

---

1... سیرت المہدی، 13/1

2... سیرت المہدی، 55/2

مرزا قادیانی نے اس خوف سے کہ مراق کی بیماری کو کوئی ان کی جھوٹی نبوت کی شان کے منافی نہ سمجھے، سب انبیاء پر مراق کی تہمت لگادی۔ بشیر احمد لکھتا ہے،

"سیٹھ غلام نبی صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود سے فرمایا کہ حضور! غلام نبی کو مراق ہے تو حضور (یعنی مرزا) نے فرمایا کہ ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے"۔[1]

ماہرِ طب، حکیم برہان الدین نفیس، مرض مراق کے متعلق لکھتے ہیں،

"مالیخولیا کی ایک قسم ہے جس کو مراق کہتے ہیں، یہ مرض تیز سودا سے جو معدہ میں پیدا ہوتا ہے اور جس عضو میں یہ مادہ جمع ہو جاتا ہے، اس سے سیاہ بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں"۔[2]

ماہرینِ طب نے مراق کے مریض کی مندرجہ ذیل اہم علامات بتائی ہیں:

"اس مرض میں مریض کے دماغی حواس درست نہیں رہتے۔ وہ ہر وقت سست، متفکر اور خودی کے خیالات میں مست رہتا ہے"۔[3]

"یہ ایک قسم کا مالخولیا ہے جس میں مریض کے افکار و خیالات حالتِ طبعی سے بدل جاتے ہیں اور بالعموم اس میں انانیت یعنی خودی اور تکبر اور تعلی

---

1... سیرت المہدی، 3/304

2... شرح الاسباب والعلامات، 1/69

3... کنز العلاج، ص139

یعنی اپنی بڑائی کے فاسد خیالات سما جاتے ہیں اور وہ ہر بات میں مبالغہ کرتا ہے"۔[1]

"مریض میں خودی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ ذرا سی بات یا تکلیف بڑھا چڑھا کر پیش کرتا ہے، ہر بات میں مبالغہ کرتا ہے"۔[2]

"اگر مریض صاحبِ علم ہو تو پیغمبری اور معجزات و کرامات کا دعویٰ کرتا ہے، خدائی باتیں کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تبلیغ کرتا ہے"۔[3]

"مالیخولیا خیالات وافکار کے طریقِ طبعی سے بخوف وفساد متغیر ہو جانے کو کہتے ہیں۔ بعض مریضوں میں گاہے گاہے یہ فساد اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیب دان سمجھتا ہے اور اکثر ہونے والے اُمور کی پہلے ہی خبر دے دیتا ہے۔...... اور بعض میں یہ فساد یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کو اپنے متعلق یہ خیال ہوتا ہے کہ میں فرشتہ ہوں۔"[4]

"مریض اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھنے لگتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کبھی بادشاہ اور کبھی پیغمبر سمجھتا ہے"۔[5]

"خیالات خام ہو جاتے ہیں، کوئی اپنے آپ کو بادشاہ، جرنیل قرار دیتا

---

1... مخزن حکمت، جلد2 ص69، از ڈاکٹر غلام جیلانی

2... تشخیصِ امراض مکمل، جلد2 ص21، از ڈاکٹر فضل کریم

3... اکسیر اعظم، جلد1 ص190، از حکیم محمد اعظم خان

4... شرح الاسباب والعلامات، جلد1 ص69، حکیم برہان الدین نفیس

5... کنز العلاج، ص134، از محمد رفیق حجازی

ہے۔ بعض پیغمبری کا دعویٰ کرتے اور اپنے اتفاقیہ صحیح واقعات کو معجزات قرار دیتے ہیں"۔[1]

اس تمام گفتگو کے خلاصہ کے طور پر ہم ڈاکٹر شاہنواز قادیانی کی رائے پیش کئے دیتے ہیں جس سے ہمارے موقف کی تائید ہوتی ہے۔

"ایک مدعیٔ الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی، کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ وبن سے اکھاڑ دیتی ہے"۔[2]

## مرزا کی ادویات:

مرزا قادیانی سے اس کے کسی دوست نے کہا کہ ذیابیطس کے لئے افیون مفید ہوتی ہے اس لئے افیون کھانا شروع کر دو۔ اس پر مرزا نے جواب دیا،

"اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی اور دوسرا افیونی۔ پس اس طرح جب میں نے خدا پر توکل کیا تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں کا محتاج نہیں کیا"۔[3]

اس ناپاک قول میں مرزا ملعون نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شرابی

1... تشخیصِ امراض مکمل، جلد2 ص21، از ڈاکٹر فضل کریم
2... رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان:۲۰۶ بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء
3... نسیم دعوت، ص67، مندرجہ روحانی خزائن، جلد19 ص434

کہاہے۔ اس مر دود نے اپنی متعدد کتب میں بیشمار جگہ انبیاء کرام علیہم السلام کی شانِ اقدس میں گستاخیاں کی ہیں جن کا ذکر ہم آئندہ صفحات میں کریں گے۔فی الحال یہ بتاناضروری ہے کہ مرزاملعون نہ صرف افیونی تھابلکہ شرابی بھی،یعنی اسے اِن خبیث چیزوں سے بے حدرغبت تھی۔حوالے ملاحظہ ہوں:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اپنے ایک مضمون میں لکھتاہے،

''حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطباء کے نزدیک افیون نصف طب ہے۔ حضرت مسیح موعود نے تریاقِ الٰہی دوا خدا تعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت بنائی اور اس کا ایک بڑا اجزو افیون تھا۔اور یہ دوا کسی قدر اور افیون کی زیادتی کے بعد حضرت خلیفہ ٔاول کو حضور (مرزا) چھ ماہ سے زائد دیتے رہے اور خود بھی وقتاً فوقتاً مختلف امراض کے دوروں کے وقت استعمال کرتے رہے''۔(1)

حکیم محمد حسین قریشی(لاہور)کے نام ایک خط میں مرزانے لکھا،

''اس وقت یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیاء خوردنی خود خرید دیں اور ایک بوتل ٹانک وائن کی پلومر کی دکان سے خرید دیں، مگر ٹانک وائن چاہیے، اس کالحاظ رہے''۔(2)

ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت لاہور میں پلومر کی دکان سے ٹانک وائن کی حقیقت معلوم کی گئی توجواب ملا:''ٹانک وائن ایک قسم کی طاقتور اور

---

1...اخبار الفضل قادیان،17/19جولائی1929

2...خطوط امام بنام غلام،ص5

نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سربند بوتلوں میں آتی ہے"۔[1]

سچ ہے کہ خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہی ہوتی ہیں۔

## مرزا کا کیریکٹر اور گالیاں:

ممکن ہے کہ کسی کی طبع نازک پر آنجہانی مرزا قادیانی کے لئے کذاب، ملعون اور خبیث جیسے الفاظ گراں گزرے ہوں۔ ویسے تو انبیاء کرام اور صحابہ واہلبیت کا گستاخ ملعون، مردود اور خبیث ہی ہوتا ہے اور نبوت کا جھوٹا مدعی کذاب۔ تاہم ان کی تسلی کی خاطر مرزا کے ذاتی اخلاق کے چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

مرزا قادیانی کے غیر محرم عورتوں سے اختلاط کے متعلق سوال وجواب ملاحظہ ہو۔

"سوال ششم: حضرت اقدس (مرزا) غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے تھے؟ جواب: وہ نبی معصوم ہیں، ان سے مَس کرنا اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجبِ رحمت وبرکات ہے"۔[2]

متعدد غیر محرم عورتیں مرزا صاحب کی ذاتی خدمت پر مامور تھیں جو اُن کی خوابگاہ میں صبح تک ان کے احکام کی تعمیل کرتیں۔ ان میں سے چند کے نام یہ ہیں:

---

1... سودائے مرزا، ص39

2... اخبار الحکم قادیان جلد11، نمبر13-، 17اپریل1907ء

مسماۃ بھانو، زینب بیگم، رسول بی بی، اہلیہ بابو شاہ دین، مائی فجو، اہلیہ منشی محمد دین۔[1]

"ہمیں حضرت مسیح موعود (مرزا) پر اعتراض نہیں کیونکہ وہ کبھی کبھی زنا کیا کرتے تھے، ہمیں اعتراض موجودہ خلیفہ پر ہے کیونکہ وہ ہر وقت زنا کرتا رہتا ہے"۔[2]

کسی مسلمان کو گالی دینا اور اس پر لعنت کرنا کسی مسلمان کا کام نہیں۔ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی گالیاں دینا، پنچ اور کمینے لوگوں کا کام ہے۔ اس نے لکھا،

"ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے"۔[3]

اب مرزا کی چند گالیاں اور فحش زبانی ملاحظہ فرمایئے۔

"سعد اللہ لدھیانوی بے وقوفوں کا نطفہ اور کنجری کا بیٹا ہے۔ بد گو، خبیث، مفسد، جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا اور منحوس ہے"۔[4]

"خدا تعالیٰ نے اس کی بیوی کے رحم پر مہر لگا دی۔"[5]

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ نے جب اس کی عربی گرائمر کی غلطیاں پکڑیں تو اس نے لکھا، "کیوں وہ مقابل پر نہیں آتا اور لومڑی کی طرح

---

1... سیرت المہدی، 3/73، 72، 13، 210

2... قادیانی روزنامہ الفضل، 1938-8-31

3... روحانی خزائن، 10/133

4... حقیقۃ الوحی، ص14

5... حقیقۃ الوحی، ص13

بھاگتا پھرتا ہے۔... یہ صرف گو نہہ کھانا ہے۔ اے جاہل، بے حیا!...“[1]

”آریوں کا پرمیشور (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے، سمجھنے والے سمجھ لیں“۔[2]

”جھوٹے آدمی کی یہی نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت لاف گزار مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں“۔[3]

ایک جگہ مرزا قادیانی نے اپنے مخالفوں کے متعلق یہ کمینوں والا کام کیا،

”دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں“۔[4]

اگرچہ مذکورہ اخلاق سوز تحریریں درج کرنا مناسب نہ تھا مگر صرف اس لئے ایسا کرنا پڑا تا کہ لوگوں پر انگریزی ”نبی“ کے اخلاق و کردار کا یہ پہلو بھی واضح ہو جائے۔

## انگریز کا خود کاشتہ پودا:

مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا ایجنٹ تھا اور قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا۔ یہ محض الزام نہیں بلکہ ایک ٹھوس حقیقت ہے۔ ہم مرزا

1... نفس مصدر، ص441

2... چشمہ معرفت، ص116

3... حیات احمد، 2/25

4... نجم الہدی، ص53

کذاب ہی کی چند کتب کے حوالوں سے ثابت کریں گے کہ مرزا قادیانی اور اس کے چیلے ہمیشہ سے انگریز کے وفادار تھے، ہیں اور رہیں گے۔ پہلے فرمانِ الٰہی ملاحظہ کیجیے۔

{یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰۤى اَوْلِیَآءَ ۘؔ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍؕ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ}[1]

"اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور تم میں جو کوئی اُن سے دوستی رکھے گا تو وہ اُنہیں میں سے ہے۔ بیشک اللہ بے انصافوں کو راہ نہیں دیتا"۔

صدرُ الافاضل مفتی سید محمد نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں،

"اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات یعنی ان کی مدد کرنا، ان سے مدد چاہنا، ان کے ساتھ محبت کے روابط رکھنا ممنوع فرمایا گیا۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا کاتب نصرانی تھا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا، تمہیں نصرانی سے کیا واسطہ؟ کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی؟ پھر مذکورہ آیت تلاوت کی۔ انہوں نے عرض کیا، اُس کا دین اُس کے ساتھ، مجھے تو اس کی کتابت سے غرض ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا،

---

1...پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت نمبر:51

"اللہ نے اُنہیں ذلیل کیا، تم اُنہیں عزت نہ دو۔ اللہ نے اُنہیں دور کیا، تم اُنہیں قریب نہ کرو۔" حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ بغیر اس کے حکومتِ بصرہ کے کام چلانا دشوار ہے یعنی اس ضرورت سے مجبوری کی وجہ سے اسے رکھا ہے کہ اس قابلیت کا دوسرا آدمی مسلمانوں میں نہیں ملتا۔

حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا، "نصرانی مر گیا، والسلام"۔ یعنی فرض کرو کہ وہ مر گیا۔ اُس وقت جو انتظام کرو گے وہی اب کرو اور اس سے ہرگز کام نہ لو، یہ آخری بات ہے"۔[1]

جب عام مسلمان اس آیت پر عمل کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ سے دوستی نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ کے سچے نبی، یہود و نصاریٰ کی دوستی سے کس قدر نفرت کرتے ہوں گے۔ اب انگریز کے پروردہ جھوٹے نبی کا حال ملاحظہ کیجئے۔ وہ لکھتا ہے،

"بیس برس کی مدت سے، مَیں اپنے دلی جوش سے ایسی کتابیں زبان فارسی اور عربی اور اردو اور انگریزی میں شائع کر رہا ہوں جن میں بار بار یہ لکھا گیا ہے کہ مسلمانوں پر یہ فرض ہے جس کے ترک سے وہ خدا تعالیٰ کے گناہگار ہونگے کہ اس گورنمنٹ کے سچے خیر خواہ اور دلی جان نثار ہو جائیں"۔[2]

"میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں تمام مسلمانوں میں سے اول درجہ کا

---

1... خزائن العرفان، مائدہ، تحت الآیۃ:51

2... حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست نمبر218 بتاریخ27 دسمبر 1899ء مندرجہ: مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 355 از مرزا قادیانی

خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ کا بنادیا ہے۔ اول: والد مرحوم کے اثر نے، دوم: اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، اور سوم: خدا تعالیٰ کے الہام نے"۔ (1)

ایک طرف قرآن عظیم اور احادیثِ مبارکہ کی تعلیم ہے کہ یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ، دوسری طرف مرزا کذاب کے جھوٹے الہام ہیں کہ انگریزوں کے خیر خواہ اور جاں نثار بن جاؤ۔ مزید یہ کہ انگریز کو اپنی وفاداری کا یقین دلانا، ان کی چاپلوسی کرنا، کیا یہ کسی "نبی" کا کردار ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مرزا کے والد کا انگریزوں کا وفادار ہونا پہلے مذکور ہو چکا۔ مرزا نے لکھا کہ:

"وہ سرکار انگریزی کے ایسے خیر خواہ اور دل کے بہادر تھے کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء (یعنی جنگِ آزادی) میں پچاس گھوڑے اپنی گرہ سے خرید کر اور پچاس جوان جنگجو بہم پہنچا کر اپنی حیثیت سے زیادہ اس گورنمنٹ عالیہ کو مدد دی تھی۔"(2)

مرزا کذاب نے انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کا خود اقرار کیا ہے،

"سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ

1...تریاق القلوب: 363 مندرجہ روحانی خزائن، 15 / 491

2...تحفہ قیصرہ، ص16

گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے، اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔

ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔ لہٰذا ہمارا حق ہے کہ ہم خدماتِ گزشتہ کے لحاظ سے سرکار دولت مدار کی پوری عنایات اور خصوصیت توجہ کی درخواست کریں تاکہ ہر ایک شخص بے وجہ ہماری آبروریزی کے لئے دلیری نہ کر سکے"۔(1)

یہ کیسا "نبی" ہے جو کافروں کو اپنے وفادار و جاں نثار ہونے کا یقین دلا رہا ہے اور ان سے خاص عنایت اور خصوصی مہربانی کی بھیک مانگ رہا ہے۔ نبی تو ہمیشہ اہلِ باطل کے مقابل سینہ سپر ہوتے اور صرف اللہ قادرِ مطلق پر بھروسہ کرتے ہیں۔ یہ بناسپتی نبی مسلمانوں کے مقابل کافروں سے نہ صرف حفاظت کی بھیک مانگتا ہے بلکہ اقرار کرتا ہے، "اگر اس تلوار کی ہیبت نہ ہوتی جو سلطنت برطانیہ نے سونت رکھی ہے تو لوگ میرا خون کر دیتے"۔(2)

1... اشتہار بحضور نواب لیفٹینینٹ گورنر بہادر دام اقبالہ نمبر 187 بتاریخ 24 فروری 1898ء مندرجہ: مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 198 از مرزا قادیانی

2... آئینہ کمالاتِ اسلام: 18، مندرجہ روحانی خزائن، 5/18

مرزانے قادیانیت کے پھلنے پھولنے کاراز خود یہ بتایا ہے،

"اے بھائیو! جانو کہ ہم نے ملکہ وکٹوریہ کی حکومت کے سائے میں ظالموں کے ہاتھوں نجات پائی ہے۔ ہم اس حکومت کے سائے میں اس طرح سرسبز ہوتے ہیں جیسے زمین، موسمِ بہار میں سرسبز ہوتی ہے"۔[1]

مرزابشیر الدین محمود قادیانی اپنے ایک خطبہ میں کہتا ہے،

"فی الواقعہ گورنمنٹ برطانیہ ایک ڈھال ہے جس کے نیچے احمدی جماعت آگے ہی آگے بڑھتی جاتی ہے"۔[2]

کیا اب بھی کوئی قادیانی، مرزا کذاب اور اپنے فرقے کے انگریز ایجنٹ ہونے کا انکار کرسکتا ہے؟ آج بھی اس کے خلیفہ لندن میں کس کے زیرِ سایہ ہیں؟ نیز امریکہ اور یورپ میں کس کی شہ پر اسلام دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں؟ فرمانِ الٰہی ہے،

{بَشِّرِ الْمُنٰفِقِیْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ِۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا}

"خوشخبری دو منافقوں کو کہ اُن کے لئے دردناک عذاب ہے۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے ہیں، کیا اُن کے پاس عزت

1... آئینہ کمالاتِ اسلام:517،روحانی خزائن،5/517

2...الفضل قادیان،19اکتوبر،1915

ڈھونڈتے ہیں، تو عزت تو ساری اللہ کے لئے ہے"۔ (1)

مرزا کذاب نے برطانوی حکومت کی چاپلوسی میں ایک کتاب "کشف الغطاء" لکھی جس کے ٹائٹل پیج پر لکھا، "یہ مؤلف تاجِ عزت جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کا واسطہ ڈال کر بخدمت گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ کے اعلیٰ افسروں اور معزز حکام کے باادب گزارش کرتا ہے کہ براہِ غریب پروری وکرم گستری اس رسالہ کو اول سے آخر تک پڑھا جائے یا سن لیا جائے"۔ (2)

اسی طرح مرزا قادیانی نے 25 مئی 1897ء کو برطانیہ کی ملکہ وکٹوریہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ملکہ کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں مرزا نے خوشامد اور چاپلوسی کی انتہا کر دی۔ ہماری رائے کہاں تک درست ہے؟ آپ خود ہی فیصلہ کیجئے۔

"یہ رسالہ مبارکہ جس میں حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ دام اقبالہا کی برکات کا ذکر ہے اور یہ بیان ہے کہ جناب ملکہ ممدوحہ کے عہدِ عدالت مہد میں اور ان کے نہایت روشن ستارہ کی تاثیر سے انواع واقسام کی زمینی اور آسمانی برکتیں ظہور میں آئی ہیں"۔

"سب سے پہلے یہ دعا ہے کہ خدائے قادرِ مطلق اس ہماری عالی جاہ قیصرۂ ہند کی عمر میں بہت بہت برکت بخشے اور اقبال اور جاہ وجلال میں ترقی دے اور عزیزوں اور فرزندوں کی عافیت سے آنکھ ٹھنڈی رکھے۔......

---

1...پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:138-139

2...روحانی خزائن، 14/177

مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی، وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلادِ اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مسلمانوں کی محسن ہے۔ لہٰذا ہر ایک مسلمان کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اس گورنمنٹ کی سچی اطاعت کرے ...... جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے۔ یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان نہیں دکھلا سکا۔ اور اس قدر خدمت کر کے جو بائیس برس تک کرتا رہا ہوں، اس محسن گورنمنٹ پر کچھ احسان نہیں کرتا کیونکہ مجھے اس بات کا قرار ہے کہ اس بابرکت گورنمنٹ کے آنے سے ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے ایک لوہے کے جلتے ہوئے تنور سے نجات پائی ہے۔

اس لئے میں مع اپنے تمام عزیزوں کے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ یاالٰہی! اس مبارک قیصرۂ ہند دام ملکہ کو دیر گاہ تک ہمارے سروں پر سلامت رکھ۔ اور اس کے ہر ایک قدم کے ساتھ اپنی مدد کا سایہ شاملِ حال فرما اور اس کے اقبال کے دن بہت لمبے کر۔

میں نے تحفۂ قیصریہ میں جو حضور قیصرۂ ہند کی خدمت میں بھیجا گیا، یہی حالات اور خدمات اور دعوات گزارش کئے تھے اور میں اپنی جناب ملکہ معظمہ

کے اخلاقِ وسیعہ پر نظر رکھ کر ہر روز جواب کا امیدوار تھا اور اب بھی ہوں۔ میرے خیال میں یہ غیر ممکن ہے کہ میرے جیسے دعاگو کا وہ عاجزانہ تحفہ جو بوجہ کمالِ اخلاص، خونِ دل سے لکھا گیا تھا، اگر وہ حضور ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پیش ہوتا تو اس کا جواب نہ آتا بلکہ ضرور آتا، ضرور آتا۔

اس لئے مجھے بوجہ اس یقین کے کہ جناب قیصرۂ ہند کے پُر رحمت اخلاق پر کمالِ وثوق سے حاصل ہے، اس یاد دہانی کے عریضے کو لکھنا پڑا۔ اور اس عریضے کو نہ صرف میرے ہاتھوں نے لکھا بلکہ میرے دل نے یقین کا بھرا ہوا زور ڈال کر ہاتھوں کو اس پُر ارادت خط کے لکھنے کے لئے چلایا۔

میں دعا کرتا ہوں کہ خیر اور عافیت اور خوشی کے وقت میں خدا تعالیٰ اس خط کو حضور قیصرۂ ہند دام اقبالہا کی خدمت میں پہنچا دے اور پھر جناب ممدوحہ کے دل میں الہام کرے کہ وہ اس سچی محبت اور سچے اخلاص کو جو حضرت موصوفہ کی نسبت میرے دل میں ہے، اپنی پاک فراست سے شناخت کر لیں اور رعیت پروری کی رو سے مجھے پُر رحمت جواب سے ممنون فرما دیں اور میں اپنی عالی شان جناب ملکہ معظمہ قیصرۂ ہند کی عالی خدمت میں اس خوشخبری کو پہنچانے کے لئے بھی مامور ہوں۔......

اے قیصرہ مبارکہ! خدا تجھے سلامت رکھے، اور تیری عمر اور اقبال اور کامرانی سے ہمارے دلوں کو خوشی پہنچا دے، اس وقت تیرے عہدِ سلطنت

میں جو نیک نیتی کے نور سے بھرا ہوا ہے۔...... تیرے عدل کے لطیف بخارات بادلوں کی طرح اٹھ رہے ہیں تا کہ تمام ملک کو رشکِ بہار بنا دیں۔ شریر ہے وہ انسان جو تیرے عہدِ سلطنت کی قدر نہیں کرتا اور بد ذات ہے وہ نفس جو تیرے احسانوں کا شکر گزار نہیں۔ چونکہ یہ مسئلہ تحقیق شدہ ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے ضرورت نہیں کہ میں اپنی زبان کی لفاظی سے اس بات کو ظاہر کروں کہ میں آپ سے دلی محبت رکھتا ہوں اور میرے دل میں خاص طور پر آپ کی محبت اور عظمت ہے۔

ہماری دن رات کی دعائیں آپ کے لئے آبِ رواں کی طرح جاری ہیں اور ہم نہ سیاستِ قہری کے نیچے ہو کر آپ کے مطیع ہیں بلکہ آپ کی انواع واقسام کی خوبیوں نے ہمارے دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے۔ اے بابرکت قیصرۂ ہند! تجھے یہ عظمت اور نیک نامی مبارک ہو۔ خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں جس پر تیری نگاہیں ہیں۔ خدا کی رحمت کا ہاتھ اس ملک پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے"۔[1]

یہ پوری کتاب مرزا اور قادیانیت پر ذلت ورسوائی کا بدنما داغ ہے۔ کوئی مراثی بھی کسی بڑے آدمی کی اس قدر چاپلوسی نہیں کر سکتا چہ جائیکہ نبوت کا جھوٹا دعویدار۔ مرزا کی تمام عمر یہ شدید خواہش رہی کہ اسے ملکہ برطانیہ کسی اعزاز سے نواز دے مگر افسوس...، حالانکہ مرزا نے ایک بھکاری کی طرح یہ

1...روحانی خزائن، 15/109-120

الہام بھی شائع کیا مگر بے سود۔

”ایک عزت کا خطاب، ایک عزت کا خطاب، لك خطاب العزة“۔[1]

## انگریز ایجنٹ، جہاد کا دشمن:

مرزا ”ستارۂ قیصرہ“ میں اپنا اصل کارنامہ یہ بتا چکا کہ اس نے لاکھوں مسلمانوں کے دلوں سے جہاد کا غلط خیال نکال دیا۔ وہ ایک اشتہار میں لکھتا ہے،

”آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے بند کیا گیا“۔[2]

کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وہ کون سا حکم ہے جس کے ذریعے جہاد بند کیا گیا؟ مسلمانوں کی راہنما کتاب قرآن مجید کا حکم تو یہ ہے،

{وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ}

”اور ان (کافروں) سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے“۔[3]

آقائے دو جہاں امام الانبیاء ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے،

”جو شخص اس حال میں مرا کہ نہ اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی جہاد کی

---

1...تذکرہ مجموعہ وحی الہامات،4/283

2...چندہ منارۃ المسیح نمبر 224 بتاریخ 28 مئی 1900ء، مجموعہ اشتہارات،2/408

3...پارہ 9، سورۃ الانفال، آیت نمبر:39

خواہش کا اظہار کیا، اس کی موت نفاق کی ایک قسم پر ہوئی"۔[1]

آقا و مولیٰ ﷺ کا ایک اور ارشادِ گرامی ہے،

"یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ دین کی خاطر جنگ کرتا رہے گا حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی"۔[2]

اب انگریز کے پروردہ جھوٹے نبی کی کارگزاریاں بقلم خود ملاحظہ کیجیے۔

"بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"[3]

جنگِ آزادی کے مجاہدین و شہداء کو حرامی اور بدکار کہنے والا آنجہانی مرزا خود یہ کہہ چکا ہے کہ: "ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے"۔[4]

"جب ہم ۱۸۵۷ء کی سوانح کو دیکھتے ہیں اور اس زمانہ کے مولویوں کے فتووں پر نظر ڈالتے ہیں جنہوں نے عام طور پر مہریں لگا دی تھیں جو انگریزوں کو قتل کرنا چاہیے تو ہم بحرِ ندامت میں ڈوب جاتے ہیں کہ یہ کیسے مولوی تھے

1... مسلم، کتاب الامارۃ، باب ذمّ من مات ولم یغز۔۔۔ الخ، حدیث:1910

2... مسلم، کتاب الامارۃ، باب ذمّ من مات ولم یغز۔۔۔ الخ، حدیث:1910

3... شہادت القرآن:84 مندرجہ روحانی خزائن، 380/6

4... ست بچن:21 مندرجہ روحانی خزائن، 133/10

اور کیسے ان کے فتوے تھے جن میں نہ رحم تھا نہ عقل تھی نہ اخلاق نہ انصاف۔ ان لوگوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کرنا شروع کیا اور اس کا نام جہاد رکھا"۔(1)

افسوس کہ مرزا کو مسلمان مجاہدین تو چور اور حرامی نظر آئے اور کافر انگریز رحم، عقل، اخلاق اور انصاف والے!!! قادیانی سازش کا یہ پہلو بھی خاص توجہ کے لائق ہے، مرزا قادیانی، نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر کے نام ایک اشتہار میں لکھتا ہے،

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے، ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے"۔(2)

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی دین فروش، ملت فروش، وطن فروش، غیرت فروش، انگریز کا چاپلوس اور خوشامدی تھا۔ اسے ملکہ برطانیہ نے کوئی عزت کا خطاب تو نہ دیا البتہ اس کے پیروکاروں کو سرکاری عنایات اور ملازمتوں سے نوازا گیا۔ اسی لالچ میں کئی ضمیر فروش قادیانی ہوگئے۔ قادیانیت انگریز کا بویا ہوا فتنہ ہے جس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں، یہ درحقیقت مفاد پرست گمراہ ٹولہ ہے۔

---

1...ازالۂ اوہام:724 حاشیہ مندرجہ روحانی خزائن، 3/490

2...اشتہار نمبر 187 بتاریخ 24 فروری 1998ء مندرجہ مجموعہ اشتہارات، 2/196

## مرزا کی موت:

مرزا کذاب منگل کے دن کو منحوس سمجھتا تھا۔[1] اور خدا کی قدرت کہ وہ منحوس کذاب منگل ہی کو فوت ہوا۔[2]

مرزا نے اپنی زندگی میں "ہیضہ" کو خدا کی سزا اور عذابِ الٰہی قرار دیا تھا، آخر کار وہ خود ہیضہ (اسہال) میں مبتلا ہوا اور 26 مئی 1908ء کو لاہور میں ذلت آمیز موت مرا اور قادیان میں دفن ہو کر واصلِ جہنم ہوا۔ مرزا کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے،

"ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود کو اپنی وفات سے قبل سالہا سال اسہال کا عارضہ تھا چنانچہ حضور اسی مرض سے فوت ہوئے"۔[3]

مرزا قادیانی کی اہلیہ نے اس کی موت کی تفصیل یوں بیان کی ہے،

"حضرت مسیح موعود کو پہلا دست کھانا کھانے کے وقت آیا تھا...... اتنے میں آپ کو ایک اور دست آیا مگر اب ضعف اس قدر تھا کہ آپ پاخانہ نہ جاسکتے تھے اس لئے میں نے چارپائی کے پاس ہی انتظام کر دیا اور آپ وہیں بیٹھ کر فارغ ہوئے اور پھر اُٹھ کر لیٹ گئے اور میں پاؤں دباتی رہی مگر ضعف بہت

---

1... سیرت المہدی، 16/2

2... سیرت المہدی، 8/1

3... سیرت المہدی، 56/2

ہو گیا تھا۔ اس کے بعد ایک اور دست آیا اور پھر آپ کو ایک قے آئی۔ جب آپ قے سے فارغ ہو کر لیٹنے لگے تو اتنا ضعف تھا کہ آپ لیٹتے لیٹتے پشت کے بل چارپائی پر گر گئے اور آپ کا سر چارپائی کی لکڑی سے ٹکرایا اور حالت دگر گوں ہو گئی۔...... حضرت صاحب کو اسہال کی شکایت اکثر ہو جایا کرتی تھی جس سے بعض اوقات بہت کمزوری ہو جاتی تھی۔...... اور آپ اسی بیماری سے فوت ہوئے"۔[1]

ان حوالوں سے یہ بات تو ثابت ہو گئی کہ مرزا قادیانی کی موت ہیضہ سے ہوئی۔ اگرچہ مرزا کے گھر والوں کے مطابق وہ بستر کے پاس ہی پاخانہ کرتا رہا اور وہیں مرا جبکہ دیگر لوگ کہتے ہیں کہ مرزا پاخانے میں مرا۔ اب آپ چوہدری محمد اسماعیل قادیانی لاہوری کا بیان پڑھیے جو قادیانی جماعت لاہور کے اخبار "پیغامِ صلح" میں شائع ہوا۔

"چند روز ہوئے مجھے ایک قادیانی بزرگ سے جو لاہور میں سکونت پذیر ہیں، لاہور سے باہر ایک جگہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اثنائے گفتگو میری زبان سے یہ نکل گیا کہ "خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم موت کے وقت بہت خوش تھے"۔

وہ بزرگ جھٹ بول اُٹھے، "یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ محمود (یعنی میاں محمود احمد خلیفہ قادیان) کا دشمن موت کے وقت خوش ہو۔ موت کے وقت

1... سیرت المہدی، 1/11-13

خواجہ (کمال الدین) کے منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا"۔

میں نے اس بزرگوار سے دریافت کیا کہ آپ نے خواجہ صاحب کو دیکھا؟ ارشاد ہوا، دیکھا تو نہیں مگر میں جو کہتا ہوں سچ ہے۔ میں نے آیت {وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ}[1] کی طرف توجہ دلائی مگر بے سود۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ بالکل ایسے ہی الفاظ (کہ موت کے وقت منہ سے پاخانہ نکل رہا تھا) مخالفین حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق کہتے ہیں اور لاکھ تردید کرو، نہیں مانتے"۔[2]

اللہ تعالیٰ اپنے دشمن کے منہ سے ایسی باتیں کہلواتا ہے جو بعد میں اس کے لئے ذلت ورسوائی کا سبب بن جاتی ہیں۔ مرزا قادیانی کا یہ ارشاد اس کے اخبار میں چھپا،

"جو شخص کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اور اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہوں، حالانکہ وہ نہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے نہ اس کے الہام اور کلام سے مشرف ہے وہ بہت بری موت مرتا ہے اور اس کا انجام نہایت ہی بد اور قابلِ عبرت ہوتا ہے"۔[3]

چنانچہ مرزا جھوٹا ہونے کی وجہ سے ہیضہ میں، پاخانے کی جگہ عبرتناک موت مرا۔

1... پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر: 36
2... اخبار "پیغام صلح" لاہور جلد 27 نمبر 13 بتاریخ 3 مارچ 1939ء
3... اخبار الفضل قادیان، ج 28 نمبر 50، ص 1، بتاریخ 2 مارچ، 1940ء

# باب ششم

## مرزا کے دعویٰ نبوت کا سفر:

چونکہ ہر نبی پیدائشی نبی اور عارفِ ربانی ہوتا ہے اس لئے امت کا عقیدہ ہے کہ انبیاء کرام نبوت کے اعلان سے قبل بھی گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ نیز نبوت کے اعلان سے قبل اور بعد، نبی کے عقائد و نظریات میں کوئی تضاد واقع نہیں ہوتا۔

مرزا قادیانی کی زندگی کا جائزہ لیجئے تو وہ تضادات کا مجموعہ اور ایک عجیب معما نظر آتی ہے۔ جھوٹی نبوت کے اعلان سے قبل مرزا کے نظریات ختمِ نبوت کے بارے میں عام مسلمانوں ہی کی طرح تھے۔ ان کی تحریریں اس پر گواہ ہیں۔ مثلاً:

"آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، اور حدیث {لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ} ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا ہر لفظ قطعی ہے، اپنی آیت {وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ} سے اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت ہمارے نبی ﷺ پر نبوت ختم ہو چکی ہے"۔[1]

"میرے لئے جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل

1... کتاب البریہ:184، روحانی خزائن، جلد2ص1713

جاؤں اور کافروں سے مل جاؤں"۔[1]

## مجدد ہونے کا دعویٰ:

مرزا نے ۱۸۷۹ء میں باطل مذاہب کی تردید اور اسلام کی حقانیت میں پچاس جلدوں پر مشتمل ایک کتاب "براہین احمدیہ" لکھنے کا اعلان کیا اور چندہ کی اپیل کی۔ اس پر لوگوں نے خوب چندہ دیا۔ ۱۸۸۴ء تک چار جلدیں شائع کر کے مرزا نے دعویٰ کیا کہ وہ اس صدی کا مجدد ہے۔

اس دوران مرزا نے آریہ سماج اور عیسائی پادریوں کے ساتھ مناظرے کر کے شہرت حاصل کی اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ الہام اشاعتِ دین پر مامور ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا قادیانی نے پہلے صرف یہ دعویٰ کیا کہ "خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے مجھے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے"۔[2]

ڈاکٹر بشارت احمد قادیانی نے لکھا ہے،

"اس دعویٔ مجددیت کا اعلان خاص طور پر آپ نے ۱۸۸۵ء کے شروع میں ایک اشتہار کے ذریعے کیا"۔[3]

## محدَّث ہونے کا دعویٰ:

پھر مرزا قادیانی نے کچھ ہی عرصہ میں محدَّث ہونے کا دعویٰ کیا اور لکھا،

"نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدَثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم

---

1... حمامۃ البشریٰ:282، روحانی خزائن 77:29

2... کتاب البریہ:168، مندرجہ روحانی خزائن 13/ 201

3... مجدد اعظم، 1/ 113

سے کیا گیا ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ محدثیت بھی ایک شعبہ قویہ نبوت کا اپنے اندر رکھتی ہے"۔[1]

محدَّث ہونے کا دعویٰ بھی دراصل مرزا کا دعویٰ نبوت کی سیڑھی پر پہلا قدم تھا۔

## مہدی ہونے کا دعویٰ:

پھر مرزا نے دو قدم آگے بڑھ کر امام مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا، اور لکھا،

"(امام مہدی) جس کی بشارت آج سے تیرہ سو سال پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی، وہ میں ہی ہوں"۔[2]

## مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ:

مرزا کذاب نے پہلے یہ پرچار کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ پھر اس نے اپنے قریبی ساتھی حکیم نور الدین بھیروی کے مشورہ سے مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء کو ایک اشتہار کے ذریعے مرزا نے یہ اعلان کیا،

"یہ بات سچ ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی وحی اور الہام سے میں نے مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے"۔[3]

---

1... ازالہ اوہام: 421، مندرجہ روحانی خزائن، 3/320

2... تذکرۃ الشہادتین، ص2

3... مجموعہ اشتہارات، 1/207

"میں نے یہ دعویٰ ہر گز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے، وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیلِ مسیح ہوں"۔(1)

## مسیحِ موعود ہونے کا دعویٰ:

اللہ تعالیٰ نے چونکہ مرزا کا کذاب ہونا ثابت فرمانا تھا اس لئے مرزا ہر بار اپنی کہی ہوئی بات سے مکر جاتا اور جھوٹ کی لعنت کا طوق اپنے گلے میں ڈال لیتا۔ پہلے اس نے مسیحِ موعود ہونے کا انکار کیا تھا، پھر اسی سال ۱۸۹۱ء ہی میں کہتا ہے کہ احادیث میں جن مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے، وہ میں ہی ہوں۔

"مگر جب وقت آ گیا تو وہ اسرار مجھے سمجھائے گئے تب میں نے معلوم کر لیا کہ میرے اس دعوے مسیح موعود ہونے میں کوئی نئی بات نہیں"۔(2)

"مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی مہینے بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں، بذریعہ الہام مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا"۔(3)

## مسیحیت کی آڑ میں دعویٔ نبوت:

"جس آنے والے مسیحِ موعود کا حدیثوں سے پتہ لگتا ہے اس کا ان ہی

1... ازالۂ اوہام:190، مندرجہ روحانی خزائن، 3/192

2... کشتیٔ نوح:47، مندرجہ روحانی خزائن 19/51

3... کشتیٔ نوح:47، مندرجہ روحانی خزائن 19/51

حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور امتی بھی"۔[1]

"مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدائے تعالیٰ سے وحی پانے والا۔ لیکن اس جگہ نبوتِ تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے"۔[2]

## الہام کی شرعی حیثیت:

مرزا کذاب کے پاس خود اس کے محدَّث، مثیلِ مسیح، مسیح موعود اور نبوت کے دعوے پر نہ قرآن سے کوئی دلیل ہے نہ حدیث سے۔ اس کی بے بنیاد اور بے تکی قسم کی دلیلوں کو سن کر ہر صاحبِ عقل و دانش کو مرزا کے ذہنی مریض ہونے پر یقین ہو جاتا ہے۔ مرزا کے پاس اپنی ہر گمراہی کی ایک ہی دلیل ہے وہ یہ کہ "مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے"۔

ذہن نشین رہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کرام کو جو کلام عطا فرماتا ہے اسے وحی کہتے ہیں اور اولیاء کرام پر جو حقائق منکشف فرماتا ہے اسے الہام کہتے ہیں۔ وحی کا ماننا فرض اور اس کا انکار کفر ہے جبکہ الہام کا ماننا دوسروں کے لئے ضروری نہیں۔ وجہ یہی ہے کہ انبیاء کرام کے قلوب شیطان کے تصرف سے ہمیشہ محفوظ ہوتے ہیں جبکہ غیر انبیاء کے لئے ایسی کیفیت لازم نہیں۔ قرآن مجید میں ہے،

---

1... حقیقۃ الوحی، 29

2... ازالہ اوہام: 701، مندرجہ روحانی خزائن 3/478

{وَاِنَّ الشَّيٰطِيۡنَ لَيُوۡحُوۡنَ اِلٰۤى اَوۡلِيٰٓـئِهِمۡ}[1]

"اور بیشک شیاطین اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں"۔

یعنی شیاطین ان کے دلوں میں اِلقاء کرتے ہیں۔

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، "بیشک نبی کا الہام بصورتِ وحی ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے نور سے دکھا دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے، {لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ}[2] "تاکہ تم لوگوں میں فیصلے کرو جس طرح تمہیں اللہ دکھائے"۔ اور وہ (نبی کا الہام) اللہ کی طرف سے اس کی امت کے لئے حجت ہوتا ہے جس کی اتباع امت پر واجب ہوتی ہے اس کے بر خلاف اولیاء کرام کا الہام کسی دوسرے کے لئے حجت نہیں ہوتا"۔[3]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ "ہرگز کوئی یہ نہ کہے کہ جو اللہ نے مجھے دکھایا، اس پر میں نے فیصلہ کیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ منصب خاص اپنے نبی ﷺ کو عطا فرمایا"۔

حضور ﷺ کی رائے ہمیشہ صواب ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حقائق وحوادث آپ کے پیشِ نظر کر دیئے ہیں اور دوسرے لوگوں کی رائے ظن کا مرتبہ رکھتی ہے۔[4]

---

1...پارہ8، سورۃ الانعام، آیت نمبر:121

2...پارہ5، سورۃ النساء، آیت نمبر:105

3...الحدیقہ الندیہ شرح الطریقہ المحمدیہ:146

4...خزائن العرفان، سورۃ النساء، تحت الآیۃ:105

خلاصہ یہ کہ مرزا کذاب کے الہامات شیطانی ہیں اور انہیں ماننا کفر وگمراہی۔

## ختم نبوت کے معنی کی تحریف:

۱۸۹۹ء تک مرزا نے خود کو بطور مصلح، مجدد، محدّث، مہدی، مثیلِ مسیح اور مسیح موعود کے پیش کیا پھر آہستہ آہستہ ختمِ نبوت کے معنی کی تحریف کرتے ہوئے اُمتی نبی، ظلی نبی اور بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ مرزا لکھتا ہے،

"اللہ جل شانہٗ نے آنحضرت ﷺ کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا، یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے، اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور کو نہیں ملی"۔(1)

"جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں، مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اسی کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے، رسول اور نبی ہوں، مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا، بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کہہ کے پکارا ہے، سو اب بھی میں ان

---

1... حقیقۃ الوحی، ص97

معنوں سے نبی اور رسول ہونے کا انکار نہیں کرتا"۔[1]

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں، شریعت والا کوئی نبی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے آسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو۔ پس اس بناء پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی"۔[2]

"اس امت میں آنحضرت ﷺ کی پیروی کی برکت سے ہزارہا اولیاء ہوئے ہیں اور ایک وہ بھی ہوا جو اُمتی بھی ہے اور نبی بھی"۔[3]

## ظلی اور بروزی نبوت کا دعویٰ:

ظل کا معنی ہے "سایہ"۔ اور بروز کا معنی ہے "نیا ظہور"۔ مرزا نے یہ دعویٰ کیا کہ میں حضرت محمد مصطفی ﷺ کا ظل ہوں اور سایہ اپنی اصل سے جدا نہیں ہوتا اس لئے میرے نبی ہونے سے حضور ﷺ کے خاتم ہونے میں کچھ فرق نہیں آیا۔ پھر اُس نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہ عین ذاتِ محمد ﷺ کا نیا ظہور ہے۔ اس لئے اُس (مرزا) میں اور حضرت محمد ﷺ میں کچھ فرق نہیں۔ (معاذ اللہ)

"میں رسول اور نبی ہوں، یعنی باعتبار ظلیتِ کاملہ کے میں وہ آئینہ ہوں جس میں محمدی شکل اور محمدی نبوت کا کامل انعکاس ہے، اور میں کوئی علیحدہ شخص نبوت کا دعویٰ کرنے والا ہوتا تو خدا تعالیٰ میرا نام محمد اور احمد اور مصطفی اور مجتبیٰ نہ رکھتا"۔[4]

---

1... اشتہار: ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن ج18/ 210

2... تجلیاتِ الٰہیہ: 25، روحانی خزائن، 20/ 412

3... حقیقۃ الوحی، ص28

4... نزول المسیح: 3 حاشیہ، مندرجہ روحانی خزائن، 18/ 381

''میں بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کے خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ﷺ تک ہی محدود رہی یعنی بہر حال محمد ﷺ ہی نبی رہے نہ اور کوئی۔ یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینۂ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا''۔(1)

''اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس نام محمد اور احمد میں مسمیٰ ہو کر، میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں''۔(2)

## نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ:

پھر آخر کار مرزا دجال نے کھلے لفظوں میں نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر دیا۔

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے

1...ایک غلطی کا ازالہ، ص16

2...ایک غلطی کا ازالہ، ص2

مسیح موعود کے لقب سے پکارا ہے"۔[1]

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا"۔[2]

خدا تعالیٰ سچا ہے مگر خدا تعالیٰ پر بہتان باندھنے والا مرزا ضرور جھوٹا ہے۔

"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرورِ انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے"۔[3]

کوئی قادیانی یہ بتائے کہ کس حدیث میں سرورِ انبیاءﷺ نے مرزا کذاب کا نام "اللہ کا نبی" بیان فرمایا ہے۔ خدا کی لعنت ہے جھوٹوں پر۔

"مگر بعد میں خدا کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدے پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔ مگر اس طرح سے، ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی"۔[4]

"مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت، انجیل اور قرآن پر"۔[5]

"حق یہ ہے کہ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوتی ہے اس میں

---

1... حقیقۃ الوحی، ص68
2... دافع البلاء، ص11
3... نزول المسیح:48، روحانی خزائن، 18/427
4... حقیقۃ الوحی:149، مندرجہ روحانی خزائن، 22/153
5... اربعین نمبر، 4/19

ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ"۔[1]

مذکورہ خودساختہ وحی مراق کی بیماری کا کرشمہ ہے یا انگریز کی نمک حلالی کا۔

"خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو بھی اس سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں، نہیں مانتے"۔[2]

تعجب ہے کہ وہ "اس قدر نشان" کسی مسلمان کو نظر کیوں نہیں آئے!!!

"مجھے بتلایا گیا تھا کہ میری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے، {هُوَ الَّذِيٓ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ}"۔[3]

کوئی مرزائی یہ بتا سکتا ہے کہ اگر ان کا دین حق ہے تو اس آیت کے مصداق اب تک یہ دیگر ادیان پر غالب کیوں نہیں آسکا؟؟؟

"میں کوئی نیا نبی نہیں، مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں"۔[4]

جب کسی مرزائی سے پوچھا جائے کہ پہلے تو مرزا صاحب حضور ﷺ کے

---

1...ایک غلطی کا ازالہ، ص2

2...چشمہ معرفت، ص217

3...اعجاز احمدی، ص7

4...اخبار الحکم قادیان، 1908-4-10

بعد کسی نبی کے آنے کے عقیدے کو کفر کہتے تھے، اب انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کر کے کفر کیوں کیا؟ تو جواب ملتا ہے کہ پہلے انہیں نبوت ملنے کا شعور نہیں تھا۔

پھر تو ماننا پڑے گا کہ مرزا قادیانی اپنے پہلے عقیدے کی رُو سے دعویٔ نبوت کے بعد کافر ہو گئے جبکہ نئے عقیدے کی رُو سے وہ شعورِ نبوت سے پہلے امکانِ نبوت سے انکار کی وجہ سے کافر تھے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ ایک شخص پہلے امکانِ نبوت سے انکار کی وجہ سے کافر ہو اور بعد میں نبوت کا دعویٰ کر کے مومن بلکہ نبی ہو جائے۔

## تشریعی نبوت کا دعویٰ:

اس قدر دعووں کے باوجود بھی مرزا کذاب سے صبر نہ ہو سکا تو آخر کار اُس نے تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ وہ لکھتا ہے،

’’میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی، اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے‘‘۔[1]

’’چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے، فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا‘‘۔[2]

’’آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا، خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔

---

1... اربعین نمبر 4/ 7

2... اربعین نمبر 4/ 7، حاشیہ

اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا اور اپنانام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم کی نافرمانی کرتا ہے جس نے آج سے تیرہ سو سال پہلے فرمادیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے"۔(1)

قادیانی بھی مرزاکذاب کو حقیقی نبی جانتے ہیں۔ محمود احمد قادیانی لکھتا ہے،

"شریعتِ اسلام، نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت (مرزا)صاحب ہر گز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں"۔(2)

مرزابشیر احمد قادیانی لکھتا ہے،

"غرض یہ کہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا، اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم ﷺ نے نبی اللہ کے نام سے پکارا"۔(3)

## مرزاکے منکر کون؟

مرزا قادیانی اپنے منکروں کو کافر و مرتد قرار دیتا تھا۔چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

"خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں"۔(4)

---

1... تبلیغ رسالت، 47/9

2... حقیقۃ النبوۃ، ص174

3... کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان، ص114، نمبر3 جلد14

4... تذکرہ مجموعہ الہامات، ص600

"کفر دو قسم پر ہے۔ ایک کفر یہ ہے کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرا یہ کفر کہ وہ مسیح موعود (یعنی مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمامِ حجت کے جھوٹا جانتا ہے"۔[1]

مرزا کذاب کی تائید میں اس کا بیٹا مرزا بشیر قادیانی لکھتا ہے،

"ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، اور یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے"۔[2]

مرزا کذاب نے اشتہار معیار الاخیار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء صفحہ ۸ پر اپنا الہام یہ تحریر کیا،

"جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے"۔

ثابت ہوا کہ مرزا کذاب کے نزدیک تمام مسلمان کافر اور جہنمی ہیں۔ (معاذ اللہ)

## قادیانی کفریات:

صدرُ الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں،

---

1...حقیقۃ الوحی، ص180

2...کلمۃ الفصل مندرجہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان ص110، نمبر 3 جلد 14

”قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ و کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کئے، جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل دہل جاتے ہیں۔ مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کررہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطور نمونہ ذکر کئے جائیں۔

(مرزا کا) خود مدعیٔ نبوت بننا (ہی اُس کے) کافر ہونے اور ابدالآباد (ہمیشہ ہمیشہ) جہنم میں رہنے کے لئے کافی تھا کہ یہ قرآن مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین ﷺ کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفا نہ کیا بلکہ انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب و توہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے اگرچہ باقی انبیاء اور دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو، بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے۔

چنانچہ سورۃ الشعراء کی آیت کریمہ {كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحٍ الْمُرْسَلِيْنَ}(1) وغیرہ اس کی شاہد ہیں۔ اور اُس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا۔ ایسے شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہر گز شک نہیں ہو سکتا، بلکہ ایسے کی تکفیر میں اُس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے، وہ خود کافر“۔(2)

1... پارہ19، سورۃ الشعراء، آیت نمبر: 105

2... بہارِ شریعت، حصہ اول، 1/185

۱۳۲۰ھ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے قادیانیوں سے متعلق ایک سوال کے جواب میں مرزا قادیانی کے بعض کفریہ عقائد تحریر کئے جن کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے۔

**کفر اول:** مرزا اپنے رسالے "ایک غلطی کا ازالہ" صفحہ ۶۷۳ پر لکھتا ہے،

"میں احمد ہوں جو آیت {وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ} میں مراد ہے"۔[1]

مذکورہ ملعون قول میں صراحۃً دعوی موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن رسول پاک ﷺ کی جلوہ افروزی کا مژدہ لائے، وہ معاذ اللہ، مرزا قادیانی ہے۔ یہ قرآن کریم کے معنی میں صریح تحریف ہے۔ اس نے اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھا کہ اُس نے عیسیٰ علیہ السلام کو اِس کذاب کی بشارت دینے کے لئے بھیجا۔ فرمانِ الٰہی ہے،

{اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ}

"جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں"۔[2]

**کفر دوم:** "توضیح المرام" طبع ثانی صفحہ ۹ پر لکھتا ہے،

"میں محدَث ہوں اور محدَث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے"۔[3]

**کفر سوم:** "دافع البلاء" مطبوعہ ریاض الہند صفحہ ۹ پر لکھتا ہے،

---

1...ایک غلطی کا ازالہ، ص673

2...پارہ14، سورۃ النحل، آیت نمبر:105

3...دافع البلاء، ص9

”سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا“۔[1]

**کفرِ چہارم:** ”ازالۂ اوہام“ صفحہ ۵۳۳ پر لکھا،

”خدا تعالیٰ نے ”براہینِ احمدیہ“ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی“۔[2]

پھر اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں،

اس نے ان کلماتِ ملعونہ میں صراحۃً اپنے لئے نبوت ورسالت کا قبیح دعویٰ کیا ہے اور وہ باجماعِ قطعی، کفرِ صریح ہے۔ فقیر نے رسالہ ”جزاءُ اللّٰہِ عدوہٗ بابائہٖ ختمِ النُّبوۃ“ اسی مسئلے میں لکھا، اور اس میں آیتِ قرآنِ عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور ایک سو تیس نصوں کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ماننا، ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی جدید نبی کی بعثت کو یقینا قطعاً محال وباطل جاننا فرضِ اجل وجزوِ ایقان ہے۔ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب)[3]

**کفرِ پنجم:** ”دافع البلاء“ صفحہ ۱۰ پر حضرت مسیح علیہ السلام سے اپنی برتری کا اظہار کیا ہے۔

**کفرِ ششم:** اسی رسالے کے صفحہ ۱۷ پر لکھا ہے،

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

1... توضیح المرام، ص9
2... ازالہ اوہام، ص533
3... فتاویٰ رضویہ، ج15 ص577

**کفر ہفتم:** اشتہار "معیار الاخیار" میں لکھا، "میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں"۔

یہ دعوے بھی باجماعِ قطعی، یقینی طور پر کفروار تداد ہیں۔ شرح بخاری میں ہے،

"ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے۔ اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے اور یہ ضروریاتِ دین سے ہے"۔[1]

**کفر ہشتم:** "ازالہ اوہام" صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے، مسمریزم لکھ کر کہتا ہے،

"اگر میں اس قسم کے معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا"۔

یہ کفر متعدد کفروں کا خمیرہ ہے۔ معجزات کو مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ معجزہ نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسبی کرشمہ ٹھہرے۔ اگلے کافروں نے بھی یہی کہا تھا۔ سورۃ المائدہ آیت ۱۱۰ میں رب تعالیٰ کا ارشاد ہے،

{وَاِذْ عَلَّمْتُکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَالتَّوْرٰةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ کَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ فِیْهَا فَتَکُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِیْ وَتُبْرِئُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ بِاِذْنِیْ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰی بِاِذْنِیْ وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَنْکَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْهُمْ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ}

1...ارشاد الساری 1/214

"اور جب میں نے تجھے سکھائی کتاب اور حکمت، اور توریت اور انجیل، اور جب تو مٹی سے پرند کی سی مورت میرے حکم سے بناتا، پھر اس میں پھونک مارتا تو وہ میرے حکم سے اُڑنے لگتی، اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے شِفا دیتا، اور جب تو میرے حکم سے مُردوں کو زندہ نکالتا، اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روکا، جب تو اُن کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو اُن میں کے کافر بولے کہ یہ تو نہیں مگر کھلا جادو"۔[1]

مسمریزم بتایا یا جادو کہا، بات ایک ہی ہوئی یعنی الٰہی معجزے نہیں، کسبی ڈھکوسلے ہیں۔ ایسے منکروں کے خیال کو حضرت مسیح علیہ السلام نے بار بار بتاکید رَد فرمادیا تھا۔

{اَنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِكُمْ}

"میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے معجزات لایا ہوں۔ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرندہ ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے۔ اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو۔ اور میں مُردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع

1... پارہ7، سورۃ المائدہ، آیت نمبر:110

کر کے رکھتے ہو"۔[1]

اور اس کے بعد فرمایا،

{اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ}[2]

"بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو"۔

پھر دوبارہ مزید فرمایا،

{وَجِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوۡنِ}[3]

"اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں۔ تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو"۔

مگر جو عیسیٰ کے رب کی نہ مانے وہ عیسیٰ کی کیوں ماننے لگا؟(علیہ السلام) پھر ان معجزات کو مکروہ جاننا دوسرا کفر ہے۔ اگر کراہت اس بناء پر ہے کہ وہ فی نفسہٖ مذموم کام تھے، جب تو کفر ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رسولوں میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دینے کے بیان میں ارشاد فرمایا،

{وَاٰتَیۡنَا عِیۡسَی ابۡنَ مَرۡیَمَ الۡبَیِّنٰتِ وَاَیَّدۡنٰہُ بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ}[4]

"اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو معجزے دیے اور جبرئیل سے اس کی مدد فرمائی"۔

---

1...پارہ4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:49

2...پارہ4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:49

3...پارہ4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:50

4...پارہ3، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:253

اور اگر کراہت اس بناء پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے اعلیٰ منصب کے لائق نہیں، تو یہ نبی پر اپنی فضیلت بتانا ہے اور یہ بھی کفر وارتداد ہے۔ اور پھر ان شیطانی کلمات میں حضرت مسیح کلمۃ اللہ علیہ السلام کی تحقیر تیسرا کفر ہے۔ اور ایسی ہی تحقیر کفر ششم میں تھی اور سب سے بڑھ کر تحقیر کفر نہم میں ہے۔

**کفر نہم:** ''ازالۂ اوہام'' صفحہ ۱۶۱ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا،

''بوجہ مسمریزم کے عمل کرنے کے تنویرِ باطن اور توحید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے''۔[1]

اللہ کے نبیوں کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں، برکتیں اور سلام ہوں اُس کے انبیاء پر۔ مسلمانو! یقین رکھو کہ ہر نبی کی تحقیر مطلقاً قطعی کفر ہے۔

**کفر دہم:** ''ازالۂ اوہام'' صفحہ ۶۲۹ پر لکھتا ہے،

''ایک زمانے میں چار سو نبیوں کی پیشگوئی غلط ہوئی اور وہ جھوٹے''۔[2]

یہ صراحۃً انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے۔ ائمہ فرماتے ہیں کہ جو کسی نبی کی لائی ہوئی بات میں کذب جائز مانے اگرچہ وقوع نہ جانے، باجماع کفر ہے۔

دراصل یہ اس ملعون کی پیش بندی ہے کہ یہ کذاب اپنی بڑ میں ہمیشہ

1...ازالہ اوہام، ص161

2...ازالہ اوہام، ص629

پیش گوئیاں ہانکتا رہتا ہے اور بعنایتِ الٰہی وہ آئے دن جھوٹی ثابت ہوتی ہیں۔ یہ کذاب یہاں بتانا چاہتا ہے کہ پیش گوئی غلط ہو جائے تو یہ شانِ نبوت کے خلاف نہیں (معاذ اللہ) کیونکہ اگلے انبیاء میں بھی ایسا ہوتا تھا۔

اللہ تعالیٰ عزوجل نے قرآن مجید میں عام کفار کا کفریوں ہی تو بیان فرمایا ہے،

{كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِ الْمُرْسَلِيْنَ}

"نوح کی قوم نے پیغمبروں کو جھٹلایا"۔[1]

{كَذَّبَتْ عَادُ ِ الْمُرْسَلِيْنَ}

"عاد نے رسولوں کو جھٹلایا"۔[2]

{كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ}

"ثمود نے رسولوں کو جھٹلایا"۔[3]

{كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِ الْمُرْسَلِيْنَ}

"لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا"۔[4]

{كَذَّبَ اَصْحٰبُ الْئَيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ}

"بن والوں نے رسولوں کو جھٹلایا"۔[5]

---

1...پارہ19، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:105

2...پارہ19، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:123

3...پارہ19، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:141

4...پارہ19، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:160

5...پارہ19، سورۃ الشعراء، آیت نمبر:176

یہ آیات شہادت دے رہی ہیں کہ اس کذاب نے آدم صفی اللہ سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کو جھوٹا کہہ دیا کیونکہ ایک رسول کی تکذیب تمام رسولوں کی تکذیب ہے۔

مذکورہ آیات دیکھو کہ قومِ نوح، قومِ ہود، قومِ صالح، قومِ لوط اور قومِ شعیب علیہم الصلوٰۃ والسلام نے اپنے اپنے ایک ہی نبی کی تکذیب کی تھی مگر قرآن نے فرمایا، قومِ نوح نے سب رسولوں کی تکذیب کی، عاد نے تمام پیغمبروں کو جھٹلایا، ثمود نے جمیع انبیاء کو کاذب کہا،...یوں ہی واللہ! اس قائل نے نہ صرف چار سو بلکہ تمام انبیاء ومرسلین کو کذاب مانا۔ اللہ تعالیٰ کے کسی نبی کو جھوٹا کہنے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت۔

ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے، ”بیشک میں تمام دنیا کی خاک کے ذروں کے برابر گواہیاں دیتا ہوں کہ مسیلمہ کذاب ہے“۔[1]

یارسول اللہ ﷺ! میں بھی آپ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں، اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ عالم پناہ کا یہ ادنیٰ کتا، زمین کی تمام ریت کے ذروں اور آسمان کے تمام ستاروں کے برابر گواہی دیتا ہے اور میرے ساتھ زمین وآسمان وعرش کے تمام فرشتے اور خود عرشِ عظیم کا مالک گواہ ہے کہ ان اقوالِ مذکورہ کا قائلِ بیباک، کافر مرتد ناپاک ہے۔[2]

---

1... معجم الکبیر، وبر بن مشھر الحنفی، حدیث:412

2... فتاوی رضویہ، ج15 ص589

## مرزا کی بارگاہِ الٰہی میں گستاخیاں:

مرزا قادیانی نے اپنی زبان و قلم سے بارگاہِ الٰہی، شانِ مصطفی ﷺ اور دیگر محبوبانِ خدا کے متعلق اس قدر گستاخیاں کی ہیں جو ناقابلِ بیان ہیں۔ نقلِ کفر کفر نباشد کے مصداق بعض گستاخانہ کلمات اس لئے نقل کررہے ہیں تاکہ مسلمانوں کو قادیانی کذاب کا اصل روپ دکھایا جاسکے اور لوگ اس مردود کے شر سے بچیں۔

مرزا ملعون نے خود کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور ایک من گھڑت الہام یہ لکھا،

"انت منی بمنزلۃ ولدی"۔ "تو مجھ سے بمنزلہ میرے بیٹے کے ہے"۔[1]

"انت منی بمنزلۃ اولادی، انت منی وانا منك"۔

"یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے، تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے"۔[2]

مرزا کذاب نے ایک جگہ خود کو کُنْ فَیَکُوْن کے مقامِ اُلوہیت پر فائز قرار دیا،

"انما امرك اذا اراد شیئا تقول لہ کن فیکون"۔

"تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے وہ تیرے حکم سے فوراً ہو جاتی ہے"۔[3]

پھر مرزا کذاب نے مزید غلو کرتے ہوئے خود خدا ہونے کا دعویٰ کر دیا،

---

1... حقیقۃ الوحی:86، روحانی خزائن 22/89

2... دافع البلاء:6، روحانی خزائن 18/228

3... حقیقۃ الوحی:105، روحانی خزائن 22/108

”ورأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو“۔

”میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں“۔(1)

## شانِ انبیاء میں گستاخیاں:

شانِ انبیاء کرام میں مرزا دجال کی چند گستاخیاں ملاحظہ ہوں۔

”حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اُس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں، جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں امید باندھی تھی، غایت مافی الباب (یعنی اس بارے میں نتیجہ) یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں“۔(2)

مرزا نے انبیاء کرام کے معجزات کو مسمریزم کہا جبکہ مسمریزم آسٹریا کے ڈاکٹر مسمر کا ایجاد کردہ علم ہے جس میں خیال کا اثر دوسرے پر ڈال کر باتیں پوچھی جاتی ہیں۔

سورۂ بقرہ میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتہ بتا دیا تھا، یہ محض حضرت موسیٰ کی ایک دھمکی تھی اور درحقیقت مسمریزم کا عمل تھا۔(3)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چار پرندے زندہ کرنے کے معجزے کا ذکر

---

1... کتاب البریہ:85، روحانی خزائن 13/103

2... ازالۂ اوہام:8 مندرجہ روحانی خزائن 3/106

3... ازالۂ اوہام:750 مندرجہ روحانی خزائن 3/504

جو قرآن شریف میں ہے، اسے بھی مرزا نے مسمریزم قرار دیا۔[1]

مرزا کذاب نے اولوالعزم رسولوں کا ہادی ہونا درکنار، مکمل ہدایت یافتہ ہونا بھی نہ مانا۔ اور لکھا، ”حقیقی اور کامل مہدی نہ موسیٰ تھا اور نہ عیسیٰ“۔[2]

مرزا، انبیاء کرام کی عصمت کا منکر تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق لکھتا ہے،

”کبھی کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے“۔[3]

قرآن عظیم سے پوچھیے کہ شیطانی الہام کس کو ہوتا ہے؟ قرآن فرماتا ہے،

{تَنَزَّلُ عَلٰی كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ }[4]

”بڑے بہتان والے سخت گناہگار پر شیطان اُترتے ہیں“۔

مرزا ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اپنی برتری ثابت کرتے ہوئے خباثت میں اس قدر آگے بڑھ گیا کہ ان کی نبوت کا انکار کر بیٹھا۔ وہ لکھتا ہے،

”یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیش گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں۔ بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ”ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی بلکہ ابطالِ

1... ازالۂ اوہام: 750 مندرجہ روحانی خزائن 3/504

2... اربعین نمبر 2 ص 13، روحانی خزائن 17/360

3... اعجازِ احمدی: 24 مندرجہ روحانی خزائن 19/133

4... پارہ 19، سورۃ الشعراء، آیت نمبر: 222

نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں"۔[1]

اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض صحیح ہونا بتایا اور ساتھ ہی قرآن عظیم پر بھی یہ اعتراض جڑ دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے باطل ہونے پر دلیلیں قائم ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۱۴ پر لکھتا ہے،

"عیسائی تو ان کی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی ان کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں"۔

اس عبارت میں واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا انکار ہے۔ مرزا دجال نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں ایسی دل دہلا دینے والی باتیں لکھی ہیں کہ جنہیں پڑھ کر بے اختیار مرزا کو لعنتی، مردود اور جہنمی کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ملاحظہ کیجیے:

"مسیح کی راست بازی اپنے زمانے میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی"۔[2]

"آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی

1... اعجازِ احمدی:13 مندرجہ روحانی خزائن 19/120

2... دافع البلاء:4 مندرجہ روحانی خزائن 18/220

مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"۔[1]

نیز اس رسالہ میں اُس مقدس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کئے۔ مثلاً شریر، مکار، بدعقل، فحش گو، بدزبان، جھوٹا، چور، خللِ دماغ والا، بدقسمت، نرا فریبی، پیروِ شیطان۔[2]

حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا، "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا"۔

ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ کا ہونا بیان کیا جو قرآن کے خلاف ہے۔ دوسری جگہ تصریح کردی،

"یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے"۔(نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات)[3]

---

1... ضمیمہ انجام آتھم:27 مندرجہ روحانی خزائن 11/ 291
2... ضمیمہ انجام آتھم:27 مندرجہ روحانی خزائن 11/ 6-7
3... کشتی نوح:16 مندرجہ روحانی خزائن 19/ 18

کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہو سکتا ہے؟ جو اِن خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب و کفر میں شک کرے، وہ خود کافر ہے۔(1)

امت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ کسی بھی نبی کی توہین کفر ہے۔ مرزا کذاب نے نہ صرف علانیہ انبیاء کرام کی توہین کی بلکہ خود کو تمام انبیاء کرام کا مظہر بلکہ ان سے افضل و بہتر بتا کر مزید گستاخی کا ارتکاب کیا۔ وہ لکھتا ہے،

"خدا تعالیٰ نے مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ٹھہرایا ہے اور تمام نبیوں کے نام میری طرف منسوب کئے ہیں"۔(2)

"میں آدم ہوں، میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد ﷺ ہوں یعنی بروزی طور پر جیسا کہ خدا نے اسی کتاب میں یہ سب نام مجھے دیے، میری نسبت جری اللہ فی حلل الانبیاء فرمایا یعنی خدا کا رسول پیرایوں میں۔ سو ضرور ہے کہ ہر نبی کی شان مجھ میں پائی جاوے اور ہر ایک نبی کی ایک صفت کا میرے ذریعہ سے ظہور ہو"۔(3)

مرزا کے ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے، "ہر نبی میری آمد سے زندہ ہو گیا، ہر رسول میری قمیص میں چھپا ہوا ہے"۔(4)

---

1...بہار شریعت، حصہ اول، 204/1

2...چشمہ معرفت، ص390

3...حقیقۃ الوحی، ص84-85

4...درثمین، ص288

## امام الانبیاءﷺ کی شان میں گستاخی:

مرزا دجال نے حبیبِ کبریاء، امام الانبیاء ﷺ کی شانِ اقدس میں بھی بے شمار گستاخیوں کا ارتکاب کیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی لکھتا ہے،

حضرت رسولِ خداﷺ کے الہام ووحی غلط نکلی تھیں۔[1]

"خدا تعالیٰ نے آج سے ۲۶ برس پہلے میرا نام براہینِ احمدیہ میں محمد اور احمد رکھا ہے اور آنحضرتﷺ کا بروز مجھے قرار دیا ہے"۔[2]

"اسی لئے اس (مرزا) کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی، گو بروزی طور پر مگر کسی اور کو"۔[3]

"اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (یعنی مرزا) کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی"۔[4]

مرزا کا بیٹا مرزا بشیر احمد قادیانی لکھتا ہے،

"اور چونکہ مشابہتِ تامہ کی وجہ سے مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) اور نبی کریم میں کوئی دوئی باقی نہیں حتیٰ کہ ان دونوں کے وجود بھی ایک وجود کا ہی حکم رکھتے ہیں"۔[5]

---

1... ازالہ اوہام، ص688

2... حقیقۃ الوحی:67 مندرجہ روحانی خزائن 22/502

3... ایک غلطی کا ازالہ:4، روحانی خزائن 18/208

4... اربعین نمبر 4/14، روحانی خزائن 17/442

5... کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج14 نمبر4 ص15

"پس مسیح موعود (مرزا) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعتِ اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی"۔[1]

"مسیح موعود کو تو تب نبوت ملی جب اس نے نبوتِ محمدیہ ﷺ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے۔ پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم ﷺ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا"۔[2]

"اُس (رسولِ اکرم ﷺ) کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا، اب کیا تو انکار کرے گا؟"۔[3]

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے کہا، "یہ بالکل صحیح بات ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے"۔[4]

مولوی عمر الدین قادیانی لاہوری نے لکھا ہے،

جناب خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کے معارف میں سے یہ نکتۂ معرفت قادیان سے شائع ہوا کہ انسان ترقی کرتے کرتے آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ

---

1... کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج14 نمبر4 ص158

2... کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج14 نمبر4 ص113

3... اعجازِ احمدی: 71 مندرجہ روحانی خزائن 19 / 183

4... اخبار الفضل قادیان ج10 نمبر50 ص5 مؤرخہ 17 جولائی 1922ء

سکتا ہے اور جب قادیانی حضرات کو اس سے توبہ کرنے کو کہا گیا اور سمجھایا گیا کہ یہ کلمہ کسی طرح بھی صحیح نہیں تو مقلدین نے یہ کہنا شروع کیا کہ جناب کبھی شاگرد بھی استاد سے بڑھ جایا کرتا ہے۔ اور جب یہ سمجھایا گیا کہ شاگرد تب ہی استاد سے بڑھ سکتا ہے جب کہ استاد ناقص ہو، ورنہ کامل استاد سے کوئی بڑھ سکتا ہی نہیں۔ (تو بھی نہ مانے) [1]

افسوس کہ آج دیوبندی ''ختم نبوت'' کا بڑا دَم بھرتے ہیں اور مذکورہ عقیدہ کفریہ بتاتے ہیں حالانکہ اس عقیدہ کی بنیاد بھی بانی دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے ہی رکھی تھی۔ ان کی بدنامِ زمانہ کتاب تحذیر الناس صفحہ ۷ ملاحظہ ہو، وہ لکھتے ہیں،

''انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل، اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔'' [2]

مرزا کذاب نے نبی کریم ﷺ کے معجزات تین ہزار بتائے۔ [3]

اور اپنے معجزات کے متعلق یہ دعویٰ کیا،

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں''۔ [4]

---

1... اخبار پیغامِ صلح لاہور ج34 نمبر32 مؤرخہ 8 اگست 1946ء

2... تحذیر الناس، ص7

3... تحفہ گولڑویہ، ص67

4... حقیقۃ الوحی:67 مندرجہ روحانی خزائن 22/70

مرزانے یہ دعویٰ کیا کہ اس قدر کثیر معجزات کسی اور نبی کو نہیں ملے۔[1] مزید کہا، "اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے، دس لاکھ سے زیادہ ہونگے"۔[2]

مرزا دجال نے ایک چال یہ چلی کہ جو آیات قرآن کریم میں رسولِ معظم ﷺ کی شانِ اقدس میں ہیں، اُنہیں اپنے اوپر چسپاں کر لیا۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

اس نے آیت {وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ} سے خود کو مراد لیا ہے۔[3]

وہ کہتا ہے، {وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ}

"تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا"۔[4]

وہ لکھتا ہے، مجھے بتلایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے، {هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ}[5]

"{مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ

---

1... حقیقۃ الوحی: 67 مندرجہ روحانی خزائن 22/ 136

2... براہینِ احمدیہ 5/ 56 مندرجہ روحانی خزائن 21/ 72

3... توضیح المرام: 163 مندرجہ روحانی خزائن 11/ 78

4... انجام آتھم: 78، تذکرہ مجموعہ الہامات: 634

5... اعجاز احمدی، ص 7

بَیْنَھُمْ} اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی"۔[1]

{وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ}[2]

{وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی○اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی}[3]

{قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ}[4]

{سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ}[5]

{اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا}[6]

{اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ}[7]

{اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ}[8]

{یٰسٓ○وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ○اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ}[9]

## قرآن وحدیث کی توہین:

مرزا دجال نے اسی طرح کئی آیات اپنی طرف منسوب کیں اور کئی آیات کے الفاظ بدل ڈالے جس سے اس کی جہالت وخباثت کا اندازہ ہوتا

---

1...اعجاز احمدی، ص7
2...ایک غلطی کا ازالہ، ص2
3...اربعین 3/36
4...حقیقۃ الوحی، ص79
5...حقیقۃ الوحی، ص79
6...حقیقۃ الوحی، ص94
7...حقیقۃ الوحی، ص80
8...حقیقۃ الوحی، ص102
9...حقیقۃ الوحی، ص107

ہے۔ مثلاً:

سورۃ الحج آیت ۵۲...(ازالہ اوہام:۶۲۹)، سورۃ التوبۃ آیت ۴۱...(جنگ مقدس:۱۹۴)، سورۃ الانفال آیت ۲۹...[1] وغیرہ۔

وہ ایک خود ساختہ الہام میں کہتا ہے، ”قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں“۔[2]

”انا انزلنٰہ قریبًا من القادیان ........ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ شاید قریب نصف کے موقع پر بھی یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے“۔[3]

قرآن مجید نے حضرت مریم علیہا السلام کو ”صدیقہ“ فرمایا ہے جبکہ مرزا کہتا ہے،

”اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگانِ قوم کے اصرار پر بوجہ حمل کے نکاح کر لیا“۔[4]

مرزا کذاب، احادیثِ رسول ﷺ کی توہین کرتے ہوئے کہتا ہے،

”میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں، قرآن اور وحی ہے جو میرے

---

1...دفع الوساوس:177

2...تذکرہ مجموعہ الہامات، ص635

3...ازالہ اوہام 1/77 حاشیہ، روحانی خزائن 3/140

4...کشتی نوح، ص27

پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض (مخالف) نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں"۔[1]

یہ ہے دجال، قرآن وحدیث کا گستاخ، جو لکھتا ہے، "مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات، انجیل اور قرآن پر"۔[2]

مرزائی خود فیصلہ کریں کہ قرآن وحدیث پر ایمان بہتر ہے یا مرزادجال پر؟

## شانِ صحابہ واہلبیت میں گستاخیاں:

مرزا کذاب اپنے پیروکاروں کو صحابی بننے کی بشارت دیتا ہے۔ اس نے لکھا،

"جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا، دراصل سردار خیر المرسلین کے صحابہ میں داخل ہوا"۔[3]

مرزا دجال نے خود کو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور بعض انبیاء سے بہتر قرار دیا۔ لکھتا ہے،

"میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، ابو بکر کیا وہ تو بعض

1...اعجاز احمدی:30، روحانی خزائن، 19/140

2...اربعین نمبر 4/25

3...خطبہ الہامیہ، ص258

انبیاء سے بہتر ہے"۔(1)

مرزاملعون، مولا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی توہین کرتے ہوئے لکھتا ہے،

"پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو، ایک نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔"(2)

مرزاملعون نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرتے ہوئے لکھاہے،

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں"۔(3)

مرزادجال نے نواسۂ رسول، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں یوں توہین کی،

"مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے"۔(4)

"اے قومِ شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا) ہے کہ اُس حسین سے بڑھ کر ہے"۔(5)

"تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔

1...اشتہار معیار الاخیار مندرجہ تبلیغِ رسالت 4/30
2...ملفوظات احمدیہ، 1/131
3...ایک غلطی کا ازالہ، ص9
4...روحانی خزائن، 19/181
5...دافع البلاء: 13، روحانی خزائن 18/233

کیا تو انکار کرتا ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے، کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے"۔(1)

مرزا دجال نے امام حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ توہین آمیز شعر کہا،

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبا نم (2)

مفہوم یہ ہے کہ میری سیر ہر آن کربلا میں ہے اور میرے گریبان میں سو حسین ہیں۔ مرزا محمود قادیانی کہتا ہے، "یہ تو ادنیٰ سوال ہے کہ حضرت مسیح موعود امام حسین رضی اللہ عنہ کے برابر تھے یا ادنیٰ، امام حسین رضی اللہ عنہ ولی تھے مگر ان کو وہ غم اور صدمہ کس طرح پہنچ سکتا ہے جو اسلام کو مٹتا دیکھ کر حضرت مسیح موعود کو ہوا"۔(3)

## مسلمانوں کو گالیاں:

مرزا قادیانی اگرچہ یہ کہتا تھا کہ گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریقِ شرافت نہیں۔(4) کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔(5) اس کے باوجود مرزا نے اپنے مخالفین کو جی بھر کے فحش گالیاں دیں۔ مرزا نے لکھا،

1...اعجازِ احمدی:82، روحانی خزائن 19/ 194

2...نزول المسیح:99، روحانی خزائن، 18/ 477

3...خطبہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان، ج13 ص7، نمبر80 مؤرخہ 26 جنوری 1916ء

4...اربعین نمبر 4

5... کشتی نوح، ص18

''یہ مولوی جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح مردار کھاتے ہیں''۔(1)

مرزاکذاب، عام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے،

''دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں''۔(2)

''میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے نفع پاتا ہے اور میری دعوت قبول کرتا ہے سوائے کنجریوں کی اولاد کے جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے، وہ نہیں مانتے''۔(3)

''جو شخص میرا مخالف ہے وہ عیسائی، یہودی، مشرک اور جہنمی ہے''۔(4)

''جو شخص میری فتح کا قائل نہ ہو گا تو سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے''۔(5)

مرزادجال نے ایک کتاب میں اپنے ایک مخالف کے لئے ایک ہزار بار مسلسل لعنت لعنت لعنت... کا لفظ لکھا ہے۔(6)

ذراسوچئے! کیا یہ زبان اور یہ کردار کسی شریف انسان کا ہو سکتا ہے چہ جائیکہ وہ مہدی و نبی ہونے کا مدعی ہو؟؟ جو شخص انبیاء کرام اور صحابہ کا گستاخ ہو وہ

1... ضمیمہ انجام آتھم:25

2...روحانی خزائن،14/53

3... آئینہ کمالات اسلام، ص547

4...روحانی خزائن،9/27

5... انوارالاسلام، ص30

6...نورالحق118-122

عام مسلمانوں کے متعلق کوئی بھی غلیظ زبان استعمال کرے، تعجب نہیں۔

## مرزا کی وحی والہام:

مرزا کی وحی والہامات کا حال بھی نہایت عجیب وغریب ہے۔ مرزا خود لکھتا ہے،

"یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکتا ہو"۔[1]

مرزا نے خود اپنے الہامات ووحی کے متعلق یہ حیرت انگیز انکشاف کیا ہے،

"زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں ہے جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ"۔[2]

مرزا اپنے الہام کا مطلب ایک ہندو سے پوچھتا تھا۔ لکھتا ہے، "چونکہ اس ہفتہ میں بعض کلمات انگریزی وغیرہ الہام ہوئے ہیں اور اگرچہ بعض ان میں سے ہندو لڑکے سے دریافت کئے مگر قابلِ اطمینان نہیں"۔[3]

مرزا کذاب، دو عجیب سے فقرے لکھ کر کہتا ہے، "یہ فقرے شاید عبرانی ہیں، ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے"۔[4]

---

1...چشمہ معرفت، ص209

2...نزول المسیح:57 مندرجہ روحانی خزائن 18/435

3...مکتوبات احمدیہ، 1/68

4...براہین احمدیہ، 4/556

خدارا انصاف! کیا یہ نبی کی شان ہوتی ہے؟ مرزا کذاب کو تو یہ بھی نہیں معلوم کہ یہ الہام کس زبان میں ہوا ہے۔ چونکہ مرزا کے بقول کسی اور زبان میں الہام ہونا بیہودہ بات ہے لہٰذا سچ یہی ہے کہ مرزا کے الہامات بیہودہ اور جھوٹ ہیں۔

مرزا کذاب نے یہ بھی اقرار کیا ہے کہ:

''ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق''۔(1)

مرزا کے صرف الہام ہی جھوٹ نہیں بلکہ اس کا اکثر کلام ہی جھوٹ پر مبنی ہے۔ مرزا اپنی کتاب ''شہادۃ القرآن'' کے صفحہ ۴۱ پر لکھتا ہے،

''بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اُس کے لئے آواز آئے گی کہ ''ھذا خلیفة الله المهدی'' اب سوچو کہ یہ حدیث کس پائے اور مرتبے کی ہے جو اُس کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد از کتاب اللہ ہے''۔

جبکہ بخاری شریف میں ایسی کوئی حدیث موجود نہیں۔ ایک اور جگہ لکھتا ہے،

''ہمارے نبی اکرم ﷺ کو بعض پیش گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے''۔(2)

1...ست بچن:31

2...حقیقۃ الوحی، ص64

کیا کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کو کہاں خدا کہہ کر پکارا گیا ہے؟ تمام قادیانی جمع ہو کر بھی اس سوال کا جواب نہیں دے سکتے؛ تو پھر انہیں چاہیے کہ ایسے جھوٹے کے شر سے بچیں۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا دجال واقعی کذاب ہے۔

## مرزا کی پیشین گوئیاں:

انبیاء کرام علیہم السلام کی زبان وحیٔ الٰہی کی ترجمان ہوتی ہے اس لئے ہر نبی کی ہر پیشین گوئی پوری ہوتی ہے۔ مرزا خود بھی یہ بات مانتا ہے کہ جھوٹے کی پیشین گوئی پوری نہیں ہوا کرتی جبکہ سچے نبی کی ہر پیشین گوئی پوری ہوتی ہے۔ وہ لکھتا ہے،

"جو شخص اپنے دعوی میں کاذب ہو، اس کی پیش گوئی ہر گز پوری نہیں ہوتی"۔[1]

"اگر ثابت ہو کہ میری ۱۰۰ پیشین گوئیوں میں سے ایک بھی جھوٹی نکلی ہو تو میں اقرار کروں گا کہ میں کاذب ہوں"۔[2]

اگرچہ یہ ایک الگ بحث ہے کہ کسی صحیح العقیدہ مسلمان کی پیش گوئی پوری ہو جائے تو اسے کرامت کہا جائے گا اور اگر کسی گمراہ و بدمذہب کی پیش گوئی پوری ہو جائے تو اسے استدراج کہیں گے۔ البتہ کسی کی پیش گوئی پوری ہونا یا اس کا الہام سچا ہونا اسے کسی طور بھی نبی ثابت نہیں کر سکتا۔

---

1... آئینہ کمالات اسلام، ص322

2... اربعین نمبر 4/25

## 1۔ محمدی بیگم سے شادی:

مرزا قادیانی بڑھاپے میں اپنے خاندان کی ایک 13 سالہ لڑکی محمدی بیگم کی محبت میں گرفتار ہو گئے۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کو 48 سالہ مرزا نے محبت سے مجبور ہو کر یہ الہامی پیش گوئی ایک اشتہار میں شائع کروادی۔

"اس قادرِ مطلق نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اس شخص (یعنی مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (محمدی بیگم) کے لئے سلسلۂ جنبانی کر۔...... اگر اس (احمد بیگ) نے اس نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہو گا اور جس دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روزِ نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسے ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا۔

پھر ان دنوں زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالیٰ نے مقرر کر رکھا ہے کہ مکتوب الیہ (احمد بیگ) کی دختر کلاں کو ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا۔

بد خیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا"۔[1]

مرزا نے اس نکاح کی خاطر کئی طرح کے پاپڑ بیلے تاکہ ان کی الہامی پیش گوئی کا پول نہ کھل جائے۔ لڑکی کے گھر والوں کو کئی الہامی دھمکیاں دیں، کئی قسم کے لالچ دیے، منت سماجت بھی کی مگر سب بے سود۔ لڑکی کے والد نے

---

1... مجموعہ اشتہارات، 1/157

اپنے ایک عزیز مرزا سلطان محمد سے لڑکی کا رشتہ طے کر دیا۔ ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو محمدی بیگم کا نکاح ہو گیا۔

قادیانی بتائیں کہ اگر مرزا صاحب واقعی ان کے سچے نبی تھے تو ڈھائی سال کے اندر یعنی ۶ اکتوبر ۱۸۹۴ء تک محمدی بیگم کے شوہر کو فوت ہو جانا چاہیے تھا اور تین سال تک اس کے والد کو۔ اور پھر محمدی بیگم کو بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں آجانا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔ مرزا کی کوئی پیش گوئی پوری نہ ہوئی۔

چونکہ مرزا کذاب نے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کو اپنی نبوت کی دلیل قرار دیا تھا اور یہاں تک کہہ دیا تھا کہ:

"میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (مرزا سلطان محمد کی موت) کی تقدیر مبرم ہے۔ اس کا انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہو گی اور میری موت آجائے گی"۔ [1]

اور ایک اشتہار میں یہ تک لکھ دیا کہ:

"اگر اے خداوند! یہ پیش گوئیاں تیری طرف سے نہیں ہیں تو مجھے نامرادی اور ذلت کے ساتھ ہلاک کر۔ اگر میں تیری نظر میں مردود و ملعون اور دجال ہی ہوں جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا تو مجھے فنا کر ڈال اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا اور تمام دشمنوں کو خوش

1...انجام آتھم: 31 حاشیہ

کر"۔(1)

خدا تعالیٰ کی شان دیکھئے کہ نہ سلطان محمد فوت ہوا، نہ محمدی بیگم بیوہ ہو کر مرزا دجال کے نکاح میں آئی۔ ہاں! خود مرزا نے جھوٹا ہونے کی صورت میں جو سزا اپنے لئے تجویز کی تھی اس کے مطابق مرزا ذلت کے ساتھ پاخانے میں ہلاک ہوا اور مسلمانوں کی لعنتوں کا نشانہ بنا۔ جس سے ثابت ہوا کہ مرزا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی مردود، ملعون اور دجال ہی تھا۔

## 2۔پادری آتھم کی موت:

مرزا قادیانی کا ایک عیسائی پادری عبد اللہ آتھم سے مسلسل پندرہ روز تک مباحثہ ہوتا رہا اور مرزا اسے شکست نہ دے سکا تو مرزا نے شرمندگی مٹانے کے لئے یہ الہامی پیش گوئی کر دی:

"میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی جو فریق خدا تعالیٰ کے ہاں جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصے میں آج کی تاریخ سے سزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اُٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے ذلیل کیا جائے، رُوسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے، مجھے پھانسی دی جائے۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اُس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور

1... مجموعہ اشتہارات، 2/115

تمام شیطانوں اور بدکاروں سے زیادہ مجھے لعنتی سمجھو"۔ (1)

مرزا نے یہ پیش گوئی ۵ جون ۱۸۹۳ء کو شائع کی۔ چنانچہ اس پیش گوئی کے مطابق پادری آتھم کو ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مر جانا چاہیے تھا۔ مقررہ تاریخ قریب آنے پر مرزا اور اس کے متبعین پادری آتھم کی موت کی دعائیں مانگتے رہے اور مرزا نے کئی ٹونے ٹوٹکے بھی کئے مگر آتھم زندہ رہا۔ عیسائیوں نے فتح کا جشن منایا اور آتھم کو جلوس کی صورت میں بازاروں میں گھمایا۔ رحیم بخش قادیانی لکھتا ہے،

"میں نے امرتسر جا کر عبد اللہ آتھم کو خود دیکھا، عیسائی اسے گاڑی میں بٹھائے بڑی دھوم دھام سے بازاروں میں لئے پھرتے تھے۔ لیکن اسے دیکھ کر میں سمجھ گیا کہ واقع میں یہ مر گیا ہے اور یہ صرف اس کا جنازہ ہے جسے لئے پھرتے ہیں، آج نہیں تو کل مر جائے گا"۔ (2)

چونکہ مرزا کی یہ پیش گوئی بھی پوری نہ ہوئی لہٰذا مرزا قادیانی خود اپنے فیصلے کے مطابق تمام شیطانوں اور بدکاروں سے زیادہ لعنتی قرار پایا۔

## 3۔ مولوی ثناء اللّٰہ کی موت:

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنے رسالے "اہلحدیث" میں مرزا پر خوب تنقید کیا کرتے تھے۔ مرزا دجال نے اپنی عادت سے مجبور ہو کر مولوی ثناء اللہ کی موت کی بھی پیش گوئی کر دی حالانکہ اسے اپنی "نبوت" کا بھی خوب اندازہ

1...جنگ مقدس، ص189

2...اخبار الحکم قادیان، ج25ص34، مؤرخہ 7 دسمبر 1923ء

تھا اور سابقہ پیش گوئیوں کا بھی، مگر جواری ہر جُوا، اِسی امید پر کھیلتا ہے کہ شاید اِس بار جیت اس کا مقدر ہو۔

مرزا نے ایک اشتہار میں مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کر کے لکھا،

"اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ آپ اپنے پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔... اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں"۔[1]

مرزا نے یہ اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو خدا تعالیٰ کے عذاب "ہیضے" میں مبتلا ہو کر دنیا کے لئے عبرت کا نشان بن گیا۔ جبکہ مولوی ثناء اللہ مرزا کی موت کے بعد ۳۹ سال زندہ رہے۔ خود مرزا کے اپنے قول کے مطابق ثابت ہو گیا کہ مرزا کذاب اور مفتری تھا اور خدا کی طرف سے نہیں تھا۔

## 4۔ مرزا کی عمر 80 سال:

مرزا نے "مواہب الرحمن" صفحہ ۲۱ پر اپنی عمر کے متعلق ایک پیش گوئی یہ کی،

"اللہ تعالیٰ نے مجھے اَسّی سال کی عمر دی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ"۔[2]

---

1... مجموعہ اشتہارات، 3/578

2... مواہب الرحمن، ص 21

دوسری جگہ ایک اشتہار میں لکھا، "اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر بڑھا دوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء میں ۱۴مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو جھوٹا کر دوں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا"۔[1]

مرزا کی پہلی پیشگوئی کے مطابق اس کی عمر ۸۰ سال سے زیادہ ہونی چاہیے تھی اور دوسری پیشگوئی کے مطابق مرزا کو ستمبر ۱۹۰۸ء کے بعد تک زندہ رہنا چاہیے تھا مگر مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ۶۸ سال کی عمر میں مر گیا اور یوں اس کی دیگر پیش گوئیوں کی طرح یہ دونوں پیش گوئیاں بھی غلط ثابت ہوئیں۔

5۔ مرزا قادیانی نے ایک موقع پر دعویٰ کیا کہ:

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں"۔[2]

مکہ یا مدینہ میں مرنا تو در کنار، مرزا دجال ساری عمر وہاں داخل ہی نہ ہو سکا۔ اور بیت الخلا میں عبرتناک موت مر کر قادیان میں دفن ہوا۔

## قادیانیوں کو دعوتِ فکر:

اِس پُر فتن دور میں بھی کئی گناہگار مسلمان ایسے ہونگے جن کی کوئی نہ کوئی پیش گوئی رب تعالیٰ پوری فرما کر اُن کے کہے کی لاج رکھ لیتا ہے۔ مرزا نے ہر پیش گوئی بڑے طمطراق سے کی مگر رب ذوالجلال نے ہر بار مرزا دجال کی پیش گوئی کو جھوٹا ثابت کیا تاکہ مرزا اور اس کے ماننے والوں پر مرزا کا گمراہ

1... اشتہار بنام تبصرہ، 1907

2... البشریٰ، ص25

اور باطل ہوناواضح ہو جائے۔

قادیانی ضد اور تعصب سے ہٹ کر ٹھنڈے دل و دماغ سے غور فرمائیں کہ کیا مرزا کی مذکورہ مشہور پیش گوئیاں غلط ثابت نہ ہوئیں؟ نہ محمدی بیگم کا شوہر مرا اور نہ وہ بیوہ ہو کر مرزا کے نکاح میں آئی، پادری آتھم مقررہ میعاد ختم ہونے کے باوجود زندہ رہا، مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرزا جی ہیضے میں مبتلا ہو کر مرے جو کہ ان کے بقول خدا کا عذاب تھا، مرزا کی عمر 80 سال تو کیا 70 سال بھی نہ ہو سکی۔ کیا مذکورہ پیش گوئیوں کے غلط ہونے سے مرزا کا کذاب و دجال ہونا ثابت نہ ہوا کیونکہ ان پیش گوئیوں کو خود مرزا نے اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کا اصل معیار قرار دیا تھا۔

"جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا"۔[1]

خدارا سچے دل سے توبہ کیجیے اور سچا دین اسلام قبول کر کے جہنم سے بچ جائیے۔

1... چشمۂ معرفت: 222 مندرجہ روحانی خزائن 23 / 231

# بابِ ہفتم:

## حیاتِ مسیح بن مریم علیہما السلام:

اس مسئلہ کو سمجھنے سے پہلے ایک بنیادی بات سمجھنا بہت ضروری ہے، وہ یہ کہ اس مسئلہ کا ختم نبوت کے مسئلے کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ قرآن واحادیث سے صریحاً ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ سب نبیوں سے آخری نبی ہیں لہٰذا آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ امت کا اجماع ہے کہ ختم نبوت کا منکر کافر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمانوں پر اُٹھایا جانا اور قیامت کے قریب نازل ہونا قطعی دلائل سے ثابت ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے،

{وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ o بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا}(1)

"اور اُن کے اِس کہنے پر (ہم نے یہود پر لعنت کی) کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم، اللہ کے رسول کو شہید کیا، اور (حالانکہ) ہے یہ کہ انہوں نے نہ اُسے قتل کیا اور نہ اُسے سولی دی بلکہ اُن کے لئے اُن کی شبیہ کا ایک بنا دیا گیا،

1...پارہ6، سورۃ النساء، آیت نمبر:157-158

اور وہ جو اس بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے شبہ میں پڑے ہوئے ہیں، انہیں اُس کی کچھ بھی خبر نہیں مگر یہی گمان کی پیروی۔ اور بے شک انہوں نے اُسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اُٹھالیا، اور اللہ غالب حکمت والا ہے"۔ (کنزالایمان)

ان آیاتِ مقدسہ سے بالکل واضح ہے کہ یہود کا محض گمان ہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا یا سولی پر لٹکا دیا حالانکہ یہ معاملہ یہود پر مشتبہ کر دیا گیا۔ وہ اس طرح کہ ان کے ایک مخلص حواری یا کسی منافق کو عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ کر دیا گیا اور یہود نے اسے عیسیٰ علیہ السلام سمجھ کر سولی پر چڑھا دیا۔ جیسا کہ مختلف روایات میں آیا ہے۔ عیسائیوں نے بھی یہی گمان کر لیا حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اُٹھالیا تھا۔

ان میں اختلاف یہ ہوا کہ جو منافق عیسیٰ علیہ السلام کی نشاندہی کے لئے گھر میں پہلے داخل ہوا، اسے اُن سے مشابہ بنا دیا گیا۔ جب یہود وہاں داخل ہوئے تو اُسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شبہ میں قتل کر دیا۔ پھر ان میں اختلاف ہو گیا کہ اگر یہ حضرت عیسیٰ ہیں تو ہمارا آدمی کہاں ہے اور اگر یہ ہمارا آدمی ہے تو عیسیٰ علیہ السلام کہاں گئے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ قتل کرنا یا صلیب پر چڑھانا جسم ہی کا ممکن ہے روح کا نہیں۔ ثابت ہوا کہ جس جسم کو انہوں نے قتل نہیں کیا اور صلیب پر نہیں چڑھایا، اسی جسم کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اُٹھالیا۔

چونکہ یہ بات بظاہر ناممکن لگتی ہے کہ کوئی زندہ آسمان پر اُٹھالیا جائے۔ اسی لئے قرآن عظیم میں ارشاد ہوا، ''اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے''۔ پس وہ جو چاہے کرے، اس کے لئے کوئی بات مشکل اور ناممکن نہیں۔

ایک اور قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ یہود پر لعنت کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ یہ کہتے ہیں، عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا یا سولی چڑھا دیا گیا۔ پس جو یہ کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتول یا مصلوب ہوئے، وہ لعنتی ہے۔

مرزا کذاب کہتا ہے، عیسیٰ علیہ السلام کو یہود نے سولی پر چڑھایا اور وہ آپ کو مردہ سمجھ کر چلے گئے۔ آپ جب ہوش میں آئے تو وہاں سے کشمیر سرینگر آگئے اور علاج کرایا۔ طویل عرصہ زندہ رہے پھر وفات پائی اور محلہ خان یار میں دفن ہوئے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر نہیں اُٹھایا گیا۔ جن احادیث میں اُن کے آنے کا ذکر ہے، اس سے مراد میں (مرزا) ہوں، میں وہی مسیح موعود ہوں۔

مرزا دجال کی کتب دیکھئے تو واضح ہوتا ہے کہ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت زیادہ کردار کُشی کی ہے، آپ پر متعدد بہتان لگائے ہیں اور آپ کی وفات پر بہت زور دیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مرزا چاہتا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کیچڑ اُچھالنے اور اُن کی ذاتِ اقدس کی طرف عیب منسوب کرنے سے مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت و محبت کم ہو جائے۔ مزید یہ کہ لوگوں کو اُن کی وفات پر

یقین ہو جائے تاکہ جب مرزا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے تو لوگوں کو آسانی سے اپنی طرف مائل کر سکے۔

پس عیسائیوں کی مخالفت کی آڑ میں روحُ اللہ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق توہین آمیز کتب لکھ کر دراصل مرزا ملعون نے اپنی جھوٹی نبوت کے لئے راستہ بنانے کی ناپاک سعی کی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سری نگر میں وفات پانے کا افسانہ گھڑنا قرآن و حدیث کا بھی انکار ہے اور عقل و خرد کا دیوالیہ پن بھی۔ کوئی عقل مند بتائے کہ اللہ کے نبی کا سری نگر میں آنے کا دو ہزار سال تک کسی مفسر و محدث بلکہ کسی مسلمان تک کو پتہ نہیں چلا تو پھر مرزا قادیانی کو کیسے علم ہو گیا؟

پھر ذرا سوچئے کہ اللہ کا نبی دشمنوں کے خوف سے چھپ کر گوشہ گمنامی میں زندگی گزار دے، یہ اللہ تعالیٰ کے غالب ہونے کی دلیل ہے یا اس کے دشمنوں کے؟

اللہ تعالیٰ کے ارشاد ”اللہ غالب حکمت والا ہے“ کا تقاضا یہی ہے کہ یہودی اللہ کے نبی کو شہید ہی نہ کر سکیں اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو زندہ آسمان پر اُٹھالے۔ اللہ کا قرآن سچا ہے، مرزا دجال جھوٹا ہے۔ ایک اور آیت ملاحظہ ہو:

{اِذْ قَالَ اللّٰہُ یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَمُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا}[1]

---

1... پارہ 3، سورۃ ال عمران، آیت نمبر: 55

"یاد کرو جب اللہ نے فرمایا، اے عیسیٰ! میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اُٹھالوں گا اور تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا"۔

امام رازی علیہ الرحمہ اس کے تحت تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں،

"{مُتَوَفِّیۡکَ} کا معنی ہے کہ میں تمہاری عمر کو پورا کرنے والا ہوں۔ میں تمہیں زمین میں نہیں چھوڑوں گا کہ وہ تمہیں قتل کریں بلکہ اپنی طرف اُٹھالوں گا"۔

علماء فرماتے ہیں، {مُتَوَفِّیۡکَ} "وَفَی" سے مشتق ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کو پورا کرنا یا پورا دینا۔ جیسے ہم کہتے ہیں، ایفائے عہد یعنی وعدہ پورا کرنا۔

قرآن کریم سے چند مثالیں ملاحظہ فرمایئے۔

{وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ اِذَا کِلۡتُمۡ} "اور جب تم ناپو تو پورا ناپو"۔[1]

{فَیُوَفِّیۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ} "اُنہیں اُن کا پورا اجر دے گا"۔[2]

مزید ارشاد ہوا، {ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفۡسٍ مَّا کَسَبَتۡ}

"اور ہر جان کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا"۔[3]

یہ بھی ارشاد ہے، {وَاِنَّمَا تُوَفَّوۡنَ اُجُوۡرَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ}

"اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے"۔[4]

1...پارہ 15، سورۃ بنی اسرائیل، آیت نمبر:35

2...پارہ 3، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:57

3...پارہ 4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:161

4...پارہ 4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:161

توفی کا حقیقی معنی ہے کسی چیز کو مکمل طور پر لے لینا۔ اس کا حقیقی معنی کسی صورت موت نہیں ہو سکتا۔ موت پر مجازاً وفات کا اطلاق اس لئے کیا جاتا ہے کیونکہ موت زندگی کی مدت پوری ہونے پر آتی ہے۔ قرآن مجید میں موت کے علاوہ نیند پر بھی مجازاً وفات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا،

{اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا}

"اللہ جانوں کو وفات دیتا ہے اُن کی موت کے وقت، اور جو نہ مریں، اُنہیں اُن کی نیند میں"۔[1]

مفہوم یہ ہے کہ توفی کا اطلاق موت کے وقت اس لئے ہے کہ اس وقت روح کو مکمل طور پر قبضہ میں لے لیا جاتا ہے۔ اور اس کا اطلاق نیند کے وقت اس لئے ہے کہ اس وقت عقل وادراک اور ہوش وحواس کو مکمل طور پر لے لیا جاتا ہے۔ یونہی جہاں اجر اور بدلے کے متعلق توفی آیا ہے وہاں مکمل اجر اور پورا بدلہ دینے کا بیان ہے۔

ایک اور آیت ملاحظہ کیجیے جو اس پر واضح دلیل ہے کہ توفی اور چیز ہے اور موت اور چیز۔ ارشادِ ربانی ہے، {حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ}[2]

"یہاں تک کہ موت انہیں اپنے قبضے میں لے لے"۔

مفسرِ کبیر امام رازی علیہ الرحمہ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں،

"توفی کا معنی ہے کسی چیز کو مکمل طور پر لے لینا۔ رب تعالیٰ کو یہ علم تھا کہ

1...پارہ23، سورۃ الزمر، آیت نمبر:42

2...پارہ4، سورۃ النساء، آیت نمبر:15

بعض بندوں کو یہ خیال ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح کو اُٹھایا ہے، اُن کے جسم کو نہیں۔ اس لئے یہ {مُتَوَفِّیۡکَ} فرمادیا تاکہ یہ دلیل ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اور جسم کے ساتھ مکمل طور پر آسمان پر اُٹھایا گیا ہے"۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اس آیت کے تحت رقمطراز ہیں،

"{مُتَوَفِّیۡکَ} کا معنی ہے "قابضك" یعنی میں مکمل طور پر تمہیں اپنے قبضے میں لینے والا ہوں۔ {وَرَافِعُکَ اِلَیَّ} کا معنی ہے، میں تمہیں بغیر موت کے دنیا سے اپنی طرف اُٹھانے والا ہوں"۔[1]

اب اسی طرح یہ آیت ملاحظہ کیجئے جس میں ہے کہ قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام سے عیسائیوں کی گمراہی کے متعلق سوال ہو گا تو وہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کریں گے،

{فَلَمَّا تَوَفَّیۡتَنِیۡ کُنۡتَ اَنۡتَ الرَّقِیۡبَ عَلَیۡهِمۡ}[2]

"پھر جب تُو نے مجھے اُٹھالیا تو تُو ہی اُن پر نگاہ رکھتا تھا"۔ یعنی جب تو نے مجھے مکمل طور پر اپنے قبضہ میں لے لیا تو تُو ہی ان کا نگہبان تھا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا مذکورہ ترجمہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے عین مطابق ہے۔[3]

1... جلالین، سورۃ النساء، تحت الآیۃ:15

2... پارہ6، سورۃ المائدہ، آیت نمبر:117

3... تفسیر ابن عباس، مائدہ، تحت الآیۃ:117

## مرزائیوں کا ایک استدلال:

فرمانِ الٰہی ہے، {وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ} "اور محمد تو ایک رسول ہیں، اُن سے پہلے اور رسول ہو چکے"۔ (کنز الایمان)(1)

مرزا قادیانی اس آیت سے وفاتِ مسیح پر استدلال کرتے ہوئے لکھتا ہے،

"اگر قرآن شریف کو غور سے دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اور بھی بہت سی ایسی آیات ہیں جن سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت ہوتی ہے چنانچہ منجملہ ان کے یہ آیت ہے [پھر مذکورہ آیت (اٰلِ عمران: ۱۴۴) لکھی]... بلکہ جہاں جہاں قرآن شریف میں خلت کا لفظ آیا ہے وفات کے معنی پر ہی آیا ہے"۔(2)

مرزا دجال کے استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں "خَلَتْ" کا مطلب ہے "وفات پا گئے"۔ چونکہ نبی کریم ﷺ سے پہلے والے تمام نبی وفات پا گئے اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی وفات پا گئے۔

مرزا نے اپنی عادت کے مطابق اس آیت کے معنی میں بھی تحریف کی ہے۔ لغت کی کسی کتاب میں بھی "خَلَتْ" کا معنی وفات پا گئے نہیں ہے۔ لفظ "خَلَتْ"، خَلَاءٌ یا خُلُوٌّ سے مشتق ہے۔ اس کے دو معانی ہیں۔

1۔ اگر یہ لفظ زمانے کے لئے آئے تو اس کا معنی ہے، "گزر جانا"۔

---

1...پارہ4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:144

2...براہین احمدیہ، 5/215

{تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ} ''وہ ایک گروہ ہے کہ گزر گیا''۔[1]

2۔اور اگر یہ مکان کے لئے آئے تو اس کا معنی ہے، ''تنہا ہونا''۔ جیسے خلوت یعنی تنہائی، اور بیت الخلاء یعنی تنہائی کی جگہ۔ ارشادِ ربانی ہے،

{وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ} ''اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم تمہارے ساتھ ہیں''۔[2]

قرآن مجید کے بر خلاف مرزا دعویٰ کرتا ہے کہ :''تم ایک بھی ایسی آیت پیش نہ کر سکو گے جس میں کسی انسانی گروہ کو خلت کا مصداق ٹھہرایا ہو اور پھر اس آیت کے معنی موت نہ ہوں''۔[3]

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۴ کا مصداق منافقین ہیں۔ اب اگر مرزا کی بات مانی جائے تو آیت کا مفہوم ہو گا، ''اور جب وہ اپنے شیطانوں کی طرف مر جاتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم تمہارے ساتھ ہیں''۔ کیا یہ قرآن مجید کا مفہوم ہو سکتا ہے؟؟

سورۃ اٰلِ عمران کی آیت ۱۱۹ بھی منافقین کے متعلق ہے۔ ملاحظہ ہو:

{وَاِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ}[4]

مرزا کے مطابق اس آیت کا ترجمہ یہ ہو گا، ''اور جب وہ مر جاتے ہیں تو

1...پارہ1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:141

2...پارہ1، سورۃ البقرۃ، آیت نمبر:14

3...ایام الصلح، ص158

4...پارہ4، سورۃ ال عمران، آیت نمبر:119

تم پر غصہ سے انگلیاں چباتے ہیں"۔کیا یہ قرآن عظیم کا معنی ہو سکتا ہے؟؟
صحیح ترجمہ یہ ہے،

"اور جب وہ اکیلے ہوں تو تم پر غصہ سے انگلیاں چباتے ہیں"۔

مذکورہ بالا دونوں آیات میں زندوں کے متعلق "خَلَوۡا" کا لفظ آیا ہے۔
پس ثابت ہوا کہ "خَلَتۡ" کا استعمال زندوں پر بھی ہوتا ہے۔

اگر مرزائی اب بھی نہ مانیں تو پھر وہ اس آیت کا کیا ترجمہ کریں گے،

{سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیۡ قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلُ وَلَنۡ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبۡدِیۡلًا}

کیا اللہ تعالیٰ کی سنت یا اس کا طریقہ مر جاتا ہے؟؟(معاذ اللہ) معلوم ہوا کہ قادیانی ضرور گمراہ ہیں۔اس آیت کا صحیح ترجمہ یہ ہے،

"اللہ کا دستور ہے کہ پہلے سے چلا آتا ہے، اور ہر گز تم اللہ کا دستور بدلتا نہ پاؤ گے"۔[1]

اس تمام گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ {خَلَتۡ} کا حقیقی معنی موت نہیں ہے بلکہ اس کا معنی ہے، "گزر جانا" یا "تنہا اور الگ ہونا"۔پس موضوعِ گفتگو آیت مقدسہ میں {قَدۡ خَلَتۡ مِنۡ قَبۡلِهِ الرُّسُلُ} کا مفہوم یہ ہو گا کہ ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں یا اپنی امتوں سے الگ ہو گئے ہیں۔خواہ وہ وصال فرما کر اپنی امتوں سے الگ ہو گئے ہیں یا آسمان کی طرف اُٹھائے جانے سے الگ ہوئے ہیں۔

---

1...پارہ26، سورۃ الفتح، آیت نمبر:23

## نزولِ مسیح اور احادیثِ مبارکہ:

سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،

"دجال اور یاجوج وماجوج کا نکلنا، اور سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور وہ تمام علاماتِ قیامت جو صحیح احادیث میں وارد ہوئی ہیں، حق ہیں۔ وہ سب ظاہر ہونگی"۔[1]

امت کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اُٹھالیا اور وہ آخری زمانے میں نازل ہونگے۔ ختم نبوت کے معاملے میں اس سے کچھ فرق نہیں آتا۔ ختم نبوت کے عقیدے کا تقاضا یہ ہے کہ خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہیں بنایا جائے گا جبکہ عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے کے نبی ہیں۔

مزید یہ کہ جب وہ نازل ہونگے تو حضور ﷺ ہی کی شریعت کی اتباع کریں گے اور آپ ہی کے قبلے کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھیں گے، گویا وہ آپ ہی کی امت کا حصہ بن جائیں گے۔[2]

اب چند احادیثِ مبارکہ تحریر کی جاتی ہیں جن میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نازل ہونے اور آپ کی بعض صفات کا بیان ہے۔

1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا،

1... شرح فقہ اکبر، ص 7

2... تفسیر خازن، مدارک التنزیل، البحر المحیط، روح البیان

"اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے! عنقریب تم میں ابنِ مریم اتریں گے جو انصاف سے فیصلے کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے اور اُس وقت مال اتنا زیادہ ہو جائے گا کہ کوئی بھی اسے قبول نہ کرے گا (کیونکہ ہر شخص خوشحال ہو گا)"۔[1]

2۔ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے ایک طویل روایت میں ہے کہ غیب بتانے والے آقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

"جب اللہ تعالیٰ حضرت مسیح بن مریم کو بھیجے گا تو وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس زرد رنگ کی چادریں پہنے، دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہونگے۔ جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکائیں گے تو محسوس ہو گا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب وہ سر اُٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی، وہ زندہ نہ رہے گا اور ان کی خوشبو حدِ نظر تک پہنچے گی۔ وہ دجال کو تلاش کریں گے اور بابِ لُدّ پر اس کو قتل کر دیں گے"۔[2]

3۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے،

"دجال کے نکلنے کے بعد اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو مبعوث فرمائے گا جو عروہ بن مسعود کے مشابہ ہونگے۔ وہ دجال کو تلاش کر کے ہلاک

1... بخاری، کتاب البیوع، باب قتل الخنزیر، حدیث: 2222

2... مسلم، کتاب الفتن، باب فی خروج الدجال ۔۔۔ الخ، حدیث: 2937

کر دیں گے"۔[1]

4۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا کریم ﷺ نے فرمایا،

"میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق کے لئے لڑتا رہے گا اور قیامت تک حق پر قائم رہے گا۔ جب عیسیٰ بن مریم نازل ہونگے تو مسلمانوں کا امیر کہے گا، آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ تو وہ فرمائیں گے، نہیں تم ہی آپس میں ایک دوسرے کے امام ہو۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ ارشاد اِس امت کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے ہو گا۔[2]

5۔ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے طویل روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا،

"جس وقت مسلمانوں کا امام نمازِ فجر پڑھانے کے لئے آگے بڑھے گا، اُسی وقت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ وہ امام آپ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنا چاہے گا تو آپ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، تم نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے لئے اقامت کہی گئی ہے۔ پس وہ امام (مہدی) لوگوں کو نماز پڑھائیں گے"۔[3]

6۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ معظم نورِ مجسم ﷺ نے

1... مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسی ابن مریم۔۔۔ الخ، حدیث:247
2... صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب نزول عیسی بن مریم، حدیث:395
3... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب فتنۃ الدجال۔۔۔ الخ، حدیث:4077

فرمایا،

''اُس وقت تمہاری کیا شان ہو گی جب عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور تمہارا ایک فرد ہو کر امامت فرمائیں گے''۔بقول راوی: یعنی تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت کے مطابق امامت فرمائیں گے۔(1)

7۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

''میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور بیشک وہ نازل ہونگے۔ جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لینا کہ درمیانے قد کے ہیں، ان کا رنگ سرخ وسفیدی مائل ہے۔دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہونگے۔ دیکھنے والے کو یوں محسوس ہو گا کہ ان کے سر سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ بھیگے ہوئے نہ ہونگے۔

وہ اسلام کے لئے لوگوں سے جنگ کریں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے۔ ان کے زمانے میں دین اسلام کے سوا باقی دین ختم ہو جائیں گے۔وہ دجال کو قتل کریں گے اور چالیس سال تک زمین پر رہنے کے بعد وصال فرمائیں گے، پھر مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے''۔(2)

8۔آپ ہی سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا،

---

1... مسلم، کتاب الایمان، باب فی نزول ابن مریم، حدیث:155

2...ابوداؤد کتاب الملاحم باب خروج الدجال، حدیث:4324

"خبر دار! میرے اور عیسیٰ بن مریم کے درمیان نہ کوئی نبی ہے اور نہ کوئی رسول۔ آگاہ ہو جاؤ! وہ میرے بعد میری امت میں میرے خلیفہ ہونگے"۔(1)

9۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ سورۃ المائدہ کی آیت ۱۵۹ کی تفسیر میں فرماتے ہیں،

"بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے بلکہ انہیں زندہ آسمان کی طرف اُٹھالیا گیا۔ وہ قیامت قائم ہونے سے پہلے نازل ہونگے اور کوئی یہودی اور عیسائی ایسا نہیں رہے گا جو اُن پر ایمان نہ لائے"۔(2)

10۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

"عیسیٰ بن مریم زمین پر نازل ہونگے، وہ شادی کریں گے، ان کی اولاد ہو گی اور وہ پینتالیس سال رہ کر وفات پائیں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرہ میں دفن کئے جائیں گے"۔(3)

11۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غیب بتانے والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

"میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے جہنم کی آگ سے بچالیا ہے۔ ایک وہ جو ہندوستان پر حملہ کرے گا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن

---

1... معجم الاوسط، حدیث:4898

2... در منثور، المائدہ، تحت الآیۃ:159

3... مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الفتن، باب نزول عیسی علیہ السلام، حدیث:5508

مریم علیہاالسلام کے ساتھ ہو گا"۔[1]

12۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا،

"مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! بلاشبہ عیسیٰ بن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ کہیں گے"۔[2]

## مرزا کذاب کے دجل و فریب:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو علامات مذکورہ احادیثِ کریمہ میں بیان ہوئیں، ان میں سے کوئی ایک بھی مرزا دجال میں نہیں پائی جاتی۔ اس کے باوجود مرزا نے پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کے وفات پانے پر اصرار کیا پھر خود مثیلِ مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور مسیح موعود ہونے کی واضح الفاظ میں تردید کی۔ اس نے لکھا،

"میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں۔ جو شخص یہ الزام میرے پر لگادے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے بلکہ میری طرف سے عرصہ سات آٹھ سال سے برابر یہی شائع ہو رہا ہے کہ میں مثیلِ مسیح ہوں"۔

پھر مرزا کذاب نے عجیب و غریب طریقوں اور بھونڈی تاویلوں کے ذریعے عیسیٰ علیہ السلام کی نشانیوں کو اپنے اوپر منطبق کرتے ہوئے یہ دعویٰ کیا،

"میرا دعویٰ یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا

---

1... نسائی، کتاب الجہاد، باب غزوۃ الھند، حدیث:3124

2... مسلم، کتاب الحج، باب اھلال النبی وھدیہ، حدیث:1252

تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانے میں ظاہر ہو گا"۔[1]

اب ہم مذکورہ احادیثِ مقدسہ میں بیان فرمائی ہوئی بعض علامات لکھ کر ان پر مرزا قادیانی کی مضحکہ خیز تاویلات کا جائزہ لیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی نشانی ان کا اسم گرامی "عیسیٰ بن مریم" ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھئے کہ اس نے قرآن مجید میں کئی انبیاء کرام کے نام ذکر فرمائے مگر عیسیٰ علیہ السلام کے سوا کسی نبی کے نام کے ساتھ اس کے والد یا والدہ کا نام ذکر نہیں فرمایا۔ بلکہ یہی فرمایا، {عِیۡسَی ابۡنُ مَرۡیَمَ} {اَلۡمَسِیۡحَ ابۡنَ مَرۡیَمَ}

اسی طرح رسولِ معظم ﷺ نے بھی احادیثِ مبارکہ میں کسی نبی کے نام کے ساتھ اس کے والد یا والدہ کا نام ارشاد نہیں فرمایا۔ جب مسیح موعود کا ذکر فرمایا تو ساتھ ابن مریم بھی فرمایا تاکہ کسی کذاب اور دجال کو یہ دعویٰ کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

اب مرزا دجال کا نام دیکھئے، غلام احمد، والد کا نام: غلام مرتضیٰ، والدہ کا نام: چراغ بی بی عرف گھسیٹی۔ اب بتایئے کہ مرزا دجال مسیح موعود کیسے ہو سکتا ہے؟

مرزا، اس حقیقت کا جواب سوائے مضحکہ خیز تاویلوں کے کیا دے سکتا

---

1...تحفہ گولڑویہ، ص195

تھا۔ چنانچہ اس نے لکھا، "مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور کئی ماہ بعد جو دس ماہ سے زیادہ نہیں، بذریعہ الہام مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا، پس اس طور سے میں ابنِ مریم ٹھہرا"۔[1]

ع.....پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

احادیث مبارکہ میں دوسری بڑی نشانی یہ ارشاد ہوئی کہ "وہ نازل ہونگے"۔ اور نزول کا معنی ہے، "اوپر سے نیچے آنا"۔

مرزا قادیان میں پیدا ہوا، آسمان سے نازل نہیں ہوا اور دعویٰ کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام نازل ہونگے۔ انگریز کا پروردہ جھوٹا نبی کہتا ہے کہ وہ نازل نہیں ہوگا، بلکہ میں ہی وہ مسیح ہوں۔ اب یہ اپنا اپنا نصیب ہے کہ کون سچے رسول کو مانتا ہے اور کون جھوٹے کو۔

تیسری نشانی یہ بیان ہوئی کہ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، یعنی وہ عیسائی مذہب کا تشخص ختم کردیں گے۔ اس کے برخلاف مرزا قادیانی عیسائی مذہب کا تشخص ختم کرنے کی بجائے اسے بچانے میں لگے رہے، تمام عمر عیسائی ملکہ کی خوشامد اور عیسائی گورنمنٹ کی چاپلوسی میں گزار دی۔ نیز حدیث نمبر 7 میں واضح ارشاد ہوا کہ ان کے دور میں اسلام کے سوا

---

1... کشتی نوح، ص47

دوسرے دین مٹ جائیں گے جبکہ مرزا کے دور میں تو ایسا کچھ بھی نہیں ہوا پھر وہ مسیح موعود کس طرح ہو سکتے ہیں؟

چوتھی نشانی یہ بیان ہوئی کہ وہ اسلام کی خاطر کافروں سے جہاد کریں گے۔ مرزا قادیانی نے تو اس کے بالکل برعکس کیا کہ ساری عمر جہاد کی مخالفت کی، مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کی بجائے کفار کا وفادار بنانے کے لئے کتابیں لکھتے رہے، جہاد کو حرام کہا اور پھر جہاد کو سرے سے ہی منسوخ کر دیا۔

پانچویں نشانی یہ ارشاد ہوئی کہ وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس نازل ہونگے۔ مرزا قادیان میں پیدا ہوا اور ساری عمر دمشق نہ دیکھا۔ حدیث پاک کی باطل تاویل یہ کی کہ جہاں کے لوگ یزید پلید کے خیالات و عادات والے ہوں وہ جگہ دمشق کہلائی جاسکتی ہے۔ مرزا کذاب ایک خود ساختہ الہام لکھتا ہے،

"تب اس نے مجھ سے کہا کہ یہ لوگ یزیدی الطبع ہیں اور یہ قصبہ (قادیان) دمشق کے مشابہ ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے ایک بڑے کام کے لئے اس دمشق میں اس عاجز کو اُتارا"۔ (1)

اس حوالے کے تحت پروفیسر حبیب اللہ چشتی رقمطراز ہیں،

"قادیان کا دمشق بننا آپ نے ملاحظہ فرمایا اور حدیث پاک کے واضح الفاظ سے سنگین مذاق کا یہ ظلم بھی آپ نے دیکھ لیا۔ اب آپ خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ

1... نفس مصدر، ص18

اگر اس ڈگر کو اختیار کر لیا جائے تو بات کہاں تک پہنچے گی۔ اور کیا کوئی بھی حقیقت ثابت رہ سکے گی؟

مثلاً بیت اللہ شریف مکہ مکرمہ میں ہے، کتنی واضح اور اٹل حقیقت ہے۔ اب کوئی بندہ کہے کہ بیت اللہ شریف لاہور میں ہے۔ اسے کہا جائے کہ وہ تو مکہ مکرمہ میں ہے۔ وہ کہے کہ نہیں مجھے الہام ہوا ہے کہ جیسے مکہ میں پہاڑ ہی پہاڑ ہیں ایسے ہی لاہور کے لوگ سنگ دل ہیں۔ اسی مشابہت سے مکہ سے مراد لاہور ہے۔ اور انوار و تجلیات جو بیت اللہ شریف پر برستے ہیں اب لاہور پر برستے ہیں اس لئے اب حرم لاہور بن گیا ہے۔

تو ایسے شخص کو آپ مخبوط الحواس اور پاگل کے سوا کیا کہیں گے؟ اور واقعی یہ ہے بھی ایسا۔ لیکن تعجب ہے یہی اصول مرزا جی کی بھونڈی تاویلات پر کیوں نہیں چلتا۔ اگر لفظوں کی حقیقت صرف یہ کہہ کر بدل دی جائے کہ مجھے الہام ہوا ہے تو کچھ بھی باقی نہیں رہ سکتا"۔[1]

احادیث میں چھٹی نشانی یہ بیان ہوئی کہ وہ دو زرد چادریں پہنے فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے نازل ہونگے۔ مرزا دجال نے یہاں بھی حقیقت کو ایک نہایت بھونڈی تاویل کے ذریعے مسخ کیا ہے۔ وہ لکھتا ہے،

"دو زرد رنگ کی چادریں جن کے بارے میں حدیثوں میں ذکر ہے کہ ان دو چادروں میں مسیح نازل ہو گا۔ وہ دو زرد چادریں میرے شاملِ حال ہیں۔

---

1...عقیدہ ختم نبوت، ص217

جن کی تعبیر علم الرؤیا کی رو سے دو بیماریاں ہیں۔ سو ایک چادر میرے اوپر کے حصہ میں ہے کہ ہمیشہ سر درد اور دورانِ سر اور کمئ خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے اور دوسری چادر میرے نیچے کے بدن کے حصہ میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسااوقات سو سو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے"۔(1)

احادیث میں ساتویں نشانی یہ بیان ہوئی کہ وہ دجال کو باب لُدّ پر قتل کریں گے۔ لُدّ اسرائیل میں ایک جگہ کا نام ہے۔ قادیانی یہ بتائیں کہ مرزا دجال کبھی لُد نامی جگہ گیا؟ نیز مرزا نے کس دجال کو قتل کیا؟ جب ایسا کچھ بھی نہیں ہوا تو پھر وہ کون سی نشانیاں ہیں جن کی بناء پر مرزا مسیح موعود ہونے کا دعویدار ہے؟

ایک نشانی یہ بھی بیان ہوئی کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے آنے کے بعد مال کی اس قدر کثرت ہوگی کہ کوئی صدقہ لینے والا نہ ملے گا۔ مرزائی بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی کے دور میں سب لوگ خوشحال ہوگئے؟ خود مرزا کا ایک وقت یہ حال تھا کہ بقول اس کے:

"مجھے صرف اپنے دستر خوان اور روٹی کی فکر تھی"۔ پھر مسلمان تو خوشحال نہ ہوئے البتہ مرزا نے وہ پاپڑ بیلے کہ وہ خود خوشحال ہو گیا۔

احادیث میں نویں نشانی یہ بیان ہوئی کہ جب مسیح موعود اپنا سر جھکائیں

---

1... ضمیمہ اربعین نمبر 3،4 صفحہ 4، مندرجہ روحانی خزائن 17/ 470

گے تو محسوس ہو گا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب وہ سر اُٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی، وہ زندہ نہ رہے گا اور ان کی خوشبو حدِّ نظر تک پہنچے گی۔

قادیانی بتائیں کہ ان میں سے کون سی نشانی مرزا دجال میں پائی جاتی ہے؟

دسویں نشانی یہ بیان ہوئی کہ وہ مسلمانوں کے امام کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے، تم نماز پڑھاؤ کیونکہ تمہارے لئے اقامت کہی گئی ہے۔ پس وہ امام مہدی لوگوں کو نماز پڑھائیں گے۔ اس نشانی کے متعلق مرزا اور مرزائی کیا تاویل کرتے ہیں؟ کیا قادیانی کچھ بتانا پسند فرمائیں گے؟

یاد رہے کہ مرزا کذاب نے تو خود پہلے امام مہدی ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا حالانکہ مسند احمد، ترمذی اور ابو داؤد کی احادیث میں ہے کہ امام مہدی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہونگے جبکہ مرزا مغل ذات سے تھا۔

احادیث میں یہ بھی ہے کہ امام مہدی کا نام محمد، ان کے والد کا نام عبد اللہ، والدہ کا نام آمنہ ہو گا۔ وہ جہاد کریں گے اور زمین پر عدل و انصاف سے حکومت کریں گے۔ مرزا کذاب میں ان خصوصیات میں سے کوئی ایک بھی موجود نہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مہدی ہونے کا دعویٰ بھی جھوٹ اور دھوکا تھا۔

ان احادیث میں گیارھویں نشانی یہ بیان ہوئی کہ ان کا چالیس یا پینتالیس سال زندہ رہ کر وصال ہو گا اور میرے مقبرہ میں دفن کئے جائیں گے۔

محدثین فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے روضۂ اقدس میں ایک قبر کی

جگہ خالی ہے اور وہ جگہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مزار کے لئے ہے۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ توریت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صفت یہ بیان ہوئی ہے کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابو مودود کہتے ہیں کہ رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ پاک میں اس قبر کی جگہ موجود ہے۔[1]

جبکہ مرزا مرا، لاہور میں اور دفن ہوا قادیان میں، تو پھر مسیح کا دعویٰ چہ معنی دارد؟

حدیث نمبر 12 میں بارھویں نشانی یہ بیان ہوئی کہ مسیح موعود حج یا عمرہ یا حجِ تمتع کریں گے۔ مرزا کو تو ساری زندگی مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ جانے کی توفیق ہی نہیں ملی جبکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دجال ہر شہر جا سکے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔[2]

اب مرزائی بتائیں کہ مرزا قادیانی میں مسیح موعود عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی نشانی پائی گئی یا مسیح دجال کی؟ {فَاعۡتَبِرُوۡا یٰۤاُولِی الۡاَبۡصَارِ}

احادیث مبارکہ کی روشنی میں ثابت ہو گیا کہ آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ہیں جو دجال اور امام مہدی رضی اللہ عنہ کے ظہور کے بعد جامع مسجد دمشق کے مشرقی سفید مینار کے پاس زرد رنگ کی دو چادریں پہنے فرشتوں

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث:3617

2... بخاری، کتاب فضائل المدینہ، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، حدیث:1881

کے کندھوں پر ہاتھ رکھے نازل ہونگے۔ جہاد کریں گے، دجال کو قتل کریں گے، حج کریں گے اور ان کے زمانے میں اسلام کے سوا دیگر تمام مذاہب ختم ہو جائیں گے۔

پس خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی میں مسیح موعود کی کوئی ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی لہٰذا مرزا کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اس کے نبوت کے دعوی کی طرح بے بنیاد اور باطل ہے۔ البتہ مرزا کذاب اُس حدیث کا مصداق ضرور ثابت ہوتا ہے جس میں تیس جھوٹے دجالوں کے ظہور کی خبر دی گئی ہے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔

☆☆☆☆

# باب ہشتم

## قادیانی فتنہ کے خلاف علماءِ حق:

۱۸۸۲ء میں مرزا قادیانی کی کتاب براہینِ احمدیہ کا حصہ سوم شائع ہوا تو علمائے اہلسنت میں سے سب سے پہلے مولانا مفتی غلام دستگیر ہاشمی قصوری علیہ الرحمہ نے اس فتنہ کو بھانپتے ہوئے ۱۸۸۳ء میں مرزا کے رد میں ایک کتاب "تحقیقاتِ دستگیریہ فی ردِّ هفواتِ براهینیه" لکھی اور مرزا سے توبہ کا مطالبہ کیا۔

پھر اسی کتاب کا عربی میں ترجمہ کرکے علمائے حرمین کی خدمت میں پیش کیا جس پر وہاں کے علماء نے اس کتاب کی تصدیق کی اور اس پر تقاریظ لکھیں۔ مرزا قادیانی کے خلاف جن علمائے اہلسنت نے شروع ہی سے قلمی اور لسانی جہاد کیا، ان میں مفتی غلام قادر چشتی بھیروی، مولانا نواب الدین رمداسی، مولانا غلام رسول نقشبندی امرتسری، علامہ قاضی فضل احمد لدھیانوی، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی، حجۃ الاسلام مولانا حامد رضا خان بریلوی، پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی، محدثِ دکن مولانا انوار اللہ فاروقی، مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خان بریلوی، محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی اور مولانا کرم الدین دبیر جہلمی علیہم الرحمہ وغیرہ نمایاں ہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلوی علیہ الرحمہ کے تمام خلفاء خصوصاً صدرُ الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مرادآبادی، صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی،

مولانا سید محمد دیدار علی شاہ محدث الوری اور ان کے تمام خلفاء و تلامذہ علیہم الرحمہ نے قادیانی فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ قلمی جہاد میں حیدر آباد دکن کے پروفیسر محمد الیاس برنی کا ذکر بہت ضروری ہے جنہوں نے عام سادہ زبان میں ''قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ'' لکھ کر قادیانی مذہب کا لاجواب پوسٹ مارٹم کیا اور ان کے مذہب کی دھجیاں بکھیر دیں۔

''مولانا محمد حسن فیضی علیہ الرحمہ نے ۱۳ فروری ۱۸۹۹ء کو مسجد حکیم الدین سیالکوٹ پہنچ کر مرزا کذاب کو اپنا ایک غیر منقوط عربی قصیدہ دیا اور فرمایا، اگر آپ کو الہام ہوتا ہے تو اس کا ترجمہ حاضرین کو سنا دیں۔ مرزا نے کچھ دیر قصیدہ دیکھا اور پھر کہا، مجھے تو اس کی کچھ سمجھ نہیں آرہی، آپ اس کا ترجمہ کر کے دیں۔ مولانا نے ۹ مئی ۱۸۹۹ء کو یہ واقعہ ''سراج الاخبار'' میں چھپوا دیا اور مرزا کو چیلنج دیا کہ جہلم میں کسی جگہ مجھ سے مناظرہ کر لیں، تحریری یا تقریری، نثر میں یا نظم میں، عربی میں یا فارسی میں یا اردو میں۔

عبرتناک بات یہ ہے کہ جب تک علامہ فیضی حیات رہے مرزا قادیانی کو چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہ ہو سکی، کوئی رسوائی سی رسوائی تھی''۔(1)

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی علیہ الرحمہ نے مرزا کے مسیح موعود ہونے کے دعوے کے جواب میں ۱۸۹۹ء میں ایک معرکۃ الآرا کتاب ''شمس الہدایہ'' لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات پر زبردست دلائل قائم کئے۔ اس کتاب نے قادیانیوں میں تہلکہ مچا دیا۔ مرزا نے پیر صاحب کو تفسیر نویسی کے

1... تقریظ بر ''عقیدہ ختم نبوۃ'' 1/18، از علامہ شرف قادری

تحریری مناظرے کی دعوت دی جسے آپ نے نہ صرف فوراً قبول کیا بلکہ فرمایا، ممکن ہے اس طرح مناظرے میں فیصلہ نہ ہو سکے۔ لہٰذا کاغذ پر اپنے اپنے قلم رکھ دیے جائیں جس کا قلم خود بخود تفسیر لکھے، وہ سچا ہو گا۔

آپ نے بعد میں فرمایا، میں نے یہ بات یوں ہی نہیں کہی تھی، مجھے مکمل طور پر تائیدِ ایزدی اور حمایتِ نبوی ﷺ حاصل تھی۔ اگر میں اس سے بڑا دعویٰ بھی کرتا تو اللہ تعالیٰ ضرور مجھے سرخرو فرماتا۔[1]

مقررہ دن ۲۵ جولائی ۱۹۰۰ء کو آپ بادشاہی مسجد لاہور پہنچ گئے مگر مرزا شکست کے خوف سے نہ آیا۔ مناظرہ سے فرار کے بعد مرزا نے دو کتابیں لکھیں جن کے جواب میں پیر صاحب نے ۱۹۰۲ء میں ''سیفِ چشتیائی'' تصنیف فرمائی۔ آپ کے دلائل و براہین نے قادیانی قلعہ مسمار کر کے رکھ دیا۔

## اعلیٰ حضرت بریلوی کا قلمی جہاد:

ختم نبوت کے منکروں کے خلاف اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ۱۳۱۷ھ / ۱۸۹۹ء میں ایک جامع کتاب ''جَزَاءُ اللہِ عَدُوَّہٗ بِاَبَائِہٖ خَتْمِ النُّبُوَّۃِ'' (دشمنِ خدا کے ختم نبوت کا انکار کرنے پر خدائی جزاء) لکھ کر باطل عقائد پر کاری ضرب لگائی۔ آپ نے اس کتاب میں 120 احادیث مبارکہ تحریر فرما کر ختم نبوت کا عقیدہ واضح کیا۔ مذکورہ احادیث 60 صحابہ اور 11 تابعین سے مروی ہیں۔

---

1...ضیائے مہر، ص238

کتاب کے آخر میں بانئ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کے ختمِ نبوت کے انکار پر مبنی کفریہ عقیدے کی مذمت کرتے ہوئے فرماتے ہیں،

”(فقیر نے) سو سے زائد حدیثیں وہی جمع کیں کہ بالتصریح حضورﷺ کا اس معنی پر خاتم ہونا بتا رہی ہیں جسے وہ گمراہ ضال عوام کا خیال جانتا ہے اور اس میں نبی کے لئے کوئی تعریف نہیں مانتا۔ صحابہ کرام و تابعین عظام کے ارشادات مثلاً:

ا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو سب انبیاء کے بعد بھیجا۔

۲۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قول کہ تمہارے نبی آخر الانبیاء ہیں۔

۳۔ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد کہ ان کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۴۔ امام باقر رضی اللہ عنہ کا قول کہ وہ سب انبیاء کے بعد بھیجے گئے۔

انہیں تو یہ گمراہ کب سنے گا کہ وہ اسی وَسْوَسَۃُ الْخَنَّاس میں صاف یہ خود بتا گیا ہے کہ وہ سلف صالح کے خلاف چلا ہے اور اس کا عذر یوں پیش کیا کہ:

”اگر بوجہ کم التفاتی بڑوں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو ان کی شان میں کیا نقصان آ گیا اور کسی طفلِ ناداں نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا وہ عظیم الشان ہو گیا“۔

آنکھیں کھول کر خود محمد رسول اللہ خاتم النبیینﷺ کی متواتر حدیثیں دیکھئے کہ:

۱۔ میں عاقب ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔
۲۔ میں سب انبیاء میں آخری نبی ہوں۔
۳۔ میں تمام انبیاء کے بعد آیا۔
۴۔ ہمیں سب نبیوں میں پچھلے ہیں۔
۵۔ میں سب پیغمبروں کے بعد بھیجا گیا۔
۶۔ قصرِ نبوت میں ایک اینٹ کی جگہ تھی جو مجھ سے کامل کی گئی۔
۷۔ میں آخرُ الانبیاء ہوں۔
۸۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۹۔ رسالت و نبوت منقطع ہوگئی، اب نہ کوئی رسول ہوگا نہ نبی۔
۱۰۔ نبوت میں سے اب کچھ نہ رہا سوائے اچھے خواب کے۔
۱۱۔ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا۔رضی اللہ عنہ
۱۲۔ میرے بعد دجال کذاب نبوت کا دعویٰ کریں گے۔
۱۳۔ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
۱۴۔ نہ میری امت کے بعد کوئی امت ہے۔

پھر مزید کئی ارشادات لکھ کر فرماتے ہیں، مگر یہ (نانوتوی) ضال مُضِل، محرفِ قرآن، مغیرِ ایمان ہے کہ نہ ملائکہ کی سنے نہ انبیاء کی، نہ مصطفی ﷺ کی مانے نہ اُن کے خدا کی۔ سب کی طرف سے ایک کان گونگا ایک بہرا، ایک دیدہ اندھا ایک پھوٹا۔ اپنی ہی ہانک لگائے جاتا ہے کہ یہ سب نافہمی کے اوہام،

خیالاتِ عوام ہیں، آخرُ الانبیاء ہونے میں فضیلت ہی کیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

...ہاں! ان 90 حدیثوں میں تین حدیثیں صرف بلفظ خاتمیت بھی ہیں۔ سید عالم ﷺ کی حدیث کہ اے چچا! جس طرح اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نبوت ختم کی تم پر ہجرت کو ختم فرمائے گا، جیسے میں خاتم النبیین ہوں تم خاتم المہاجرین ہوگے۔

شاید وہ گمراہ یہاں بھی کہہ دے کہ تمام مہاجرین کرام مہاجر بالعرض تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ مہاجر بالذات ہوئے۔

ایک اور حدیثِ الٰہی جلّ وعُلا کہ میں ان کی کتاب پر کتابوں کو ختم کروں گا اور ان کے دین وشریعت پر ادیان وشرائع کو۔

او گمراہ! اب یہاں بھی کہہ دے کہ اور دین، دین بالعرض تھے یہ دین، دین بالذات ہے۔ توریت وانجیل وزبور اللہ تعالیٰ کے کلام بالعرض تھے، قرآن کلام بالذات ہے[1]

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ نے ۱۳۲۰ھ / ۱۹۰۲ء میں دوسرا رسالہ "اَلسُّوْءُ وَالْعِقَابُ عَلَی الْمَسِیْحِ الْکَذَّابِ" (جھوٹے مسیح پر وبال اور عذاب) لکھا جس میں مرزا کذاب کے دس کفریہ عقائد لکھ کر اس کا کافر و مرتد ہونا ثابت کیا۔ مرزا دجال کے دعویٔ مسیح و مثلِ مسیح کے خلاف حجۃ الاسلام

1...فتاویٰ رضویہ، ج15ص714-716

مولانا حامد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ پہلے ہی ایک کتاب "الصارم الربانی علیٰ اسراف القادیانی" تحریر کر چکے تھے۔

قادیانی مرتد کے خلاف ۱۳۲۳ھ / ۱۹۰۵ء میں اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت علیہ الرحمہ نے رسالہ "قَهْرُ الدَّیَّانِ عَلٰی مُرْتَدٍّ بِقَادِیَانٍ" (قادیانی مرتد پر قہر خداوندی) اور ۱۳۲۶ھ / ۱۹۰۸ء میں رسالہ "اَلْمُبِیْن خَتْمُ النَّبِیِّیْنَ" تحریر فرمایا۔ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں آپ نے ایک استفتاء علماءِ حرمین کی خدمت میں بھجوایا جس پر وہاں کے علماء نے مرزا اور بعض علماءِ سوء کی تکفیر کی جو "حُسّام الحرمین" کے نام سے شائع ہوئے۔

۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء میں آپ نے "بابُ العقائد وَالکلام" اور ۱۳۴۰ھ / ۱۹۲۱ء میں "اَلْجُرَازُ الدَّیَّانِیْ عَلَی الْمُرْتَدِّ الْقَادِیَانِیْ" (قادیانی مرتد پر خدائی خنجر) تحریر فرما کر قادیانی فتنہ کی کمر توڑ دی۔ اسی سال ۲۵ صفر کو آپ کا وصال ہوا۔

قادیانیوں کے خلاف ان مشہور رسائل کے علاوہ بھی آپ کے کئی فتاویٰ، فتاویٰ رضویہ اور احکامِ شریعت میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں۔ آپ ایک فتوی میں رقمطراز ہیں،

قادیانی مرتد ہے، اس کا ذبیحہ محض نجس و مردار حرامِ قطعی ہے۔[1]

مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانی کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے

1...احکام شریعت، حصہ اول، ص122

میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔[1]

تعجب ہے کہ مرزا دجال کے خلاف اُس وقت علماء دیوبند میں سے کسی کو ایک لفظ لکھنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ بلکہ مولوی رشید گنگوہی نے تو مرزا دجال کو "مردِ صالح" قرار دیا۔ دیوبندیوں کے بقول تھانوی صاحب کی ہزار سے زائد کتب ہیں مگر افسوس! کہ ان میں سے ایک کتاب بھی مرزا دجال کے رَد میں نہیں ہے۔

## امیر ملت کی پیش گوئی:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مباہلے کی وجہ سے مرزا ہلاک ہوا، یہ درست نہیں۔ علامہ محمد عالم آسی امرتسری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الکاویہ علی الغاویہ" میں اس بارے میں عمدہ تحقیق کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

جب مولوی صاحب نے مرزا کو جھوٹا کہا تو مرزائیوں نے لکھا، کتاب حقیقۃ الوحی پر آپ نے یہ لکھنا ہے کہ "اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر عذاب نازل ہو"۔ یہی بات مرزا صاحب بھی لکھ دیں گے۔ اس پر مولوی صاحب نے لکھا کہ عذاب کی تعیین کرو تو مباہلہ کروں گا۔

اس پر مرزا نے اپنی طرف سے اشتہار دیدیا کہ:

"مولوی ثناء اللہ مجھے مفتری جانتا ہے۔ یا اللہ! تو جھوٹے اور سچے میں

---

1...احکام شریعت، حصہ اول، ص177

فرق کرتا کہ دنیا گمراہی سے بچ جائے۔ تو ایسا کر کہ اگر میں سچا ہوں تو میری زندگی میں ہی مولوی ثناء اللہ کو کسی مہلک مرض میں مبتلا کر، یا میرے سامنے ہی اسے موت دے، اگر میں جھوٹا ہوں تو اس کی زندگی میں ہی مجھے دنیا سے اٹھالے۔ یہ الہام نہیں، دعا ہے۔ مولوی صاحب جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں"۔

مولوی صاحب نے اہل حدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھ دیا کہ "مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں اور کوئی دانا اسے مان بھی نہیں سکتا"۔ پس مباہلہ کی دعوت مولوی ثناء اللہ نے قبول ہی نہیں کی۔ اب مرزا کے مرنے کے بعد خود جاہل ونادان بن گئے اور کہنے لگے کہ مرزا صاحب اسی فیصلے کے مطابق مر گئے۔

مولوی صاحب اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھ چکے تھے کہ مفتری کی رسی دراز ہوتی ہے۔ تو خدا نے اسی اصول پر فیصلہ کر دیا۔ نیز مولوی صاحب نے کبھی تو اسے مباہلہ ہی تسلیم نہیں کیا اور کبھی لکھا کہ مرزا نے مباہلہ میں شکست کھائی ہے۔

مولوی صاحب کو یہ بھی تسلیم ہے کہ مباہلہ کی میعاد مرزا صاحب کی وفات سے پہلے ختم ہو چکی ہے۔ تو اب وفاتِ مرزا کو مباہلہ میں داخل کرنا بالکل غلط ہو گا۔[1]

مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا تبلیغ کے لئے لاہور آیا، اس کا ارادہ لاہور سے

---

1...الکاویہ علی الغاویہ، 2/378

سیالکوٹ جانے کا تھا۔ اس کے مقابل کچھ فاصلے پر پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ قادیانیت کا رَد کرنے میں مصروف تھے جنہیں مرزا دجال قادیانی کے خلاف مسلمانوں نے لاہور بلایا تھا۔

۲۲ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری علیہ الرحمہ نے بادشاہی مسجد لاہور میں جمعۃ المبارک کے خطبے میں مرزا کذاب کو مباہلے کا چیلنج دیا اور مرزا کی ہلاکت کی دعا کرائی جس پر ہزاروں مسلمانوں نے آمین کہا۔ مرزا لاہور ہی میں موجود ہونے کے باوجود مباہلے کے لئے نہ آیا۔ آپ نے فرمایا،

''میری عادت پیش گوئی کرنے کی نہیں مگر مجبوراً کہتا ہوں کہ اگر مرزا کو سیالکوٹ جانے کی طاقت ہے تو وہاں جا کر دکھلائے۔ میں کہتا ہوں کہ وہ وہاں کبھی نہیں جا سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ اس کو توفیق ہی نہیں دے گا کہ سیالکوٹ جا سکے۔ آپ سب لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد ذلت آمیز موت سے دوچار ہو گا''۔

بالآخر امیر ملت علیہ الرحمہ نے ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کی شب، ہزاروں مسلمانوں کے ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا،

''ہم کئی روز سے مرزا کے مقابلہ میں آئے ہوئے ہیں۔ پانچ ہزار کا انعام بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ جس طرح چاہے وہ ہم سے مناظرہ کرے یا مباہلہ کرے اور اپنی کرامتیں دکھائے لیکن وہ مقابلہ میں نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔

کیونکہ میرا نبی ﷺ سچا ہے اور میں صدقِ دل سے اس سچے نبی کا غلام ہوں۔ پیشگوئی کرنا میری عادت نہیں لیکن آج میں مجبوراً کہتا ہوں، آپ دیکھیں گے کہ اللہ تعالیٰ چوبیس گھنٹوں میں اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے میں ہمیں اس کذاب سے نجات عطا فرمائے گا"۔

اسی رات مرزا ہیضہ سے بیمار ہو گیا اور اگلے دن صبح دس بجے مر گیا۔ گویا اللہ تعالیٰ کے ولی کی زبان سے نکلی ہوئی مرزا دجال کی موت کی پیش گوئی پوری ہو گئی۔

مفتی عبد اللہ صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے فرمایا، ہم پہلے تو اس پیش گوئی کو معمولی سمجھتے تھے، آخر وہ تو سب سے بڑھ کر نکلی۔... اس پیشین گوئی کی صداقت نے چوبیس گھنٹوں کے اندر ہی تمام پیشین گوئیوں اور الہاموں سے بڑھ کر نمبر لئے ہیں... دنیا نے دیکھ لیا کہ پیشین گوئی یوں ہوتی ہے جس میں نہ تاویل کی ضرورت ہے نہ شرائط لگائی گئی ہیں اور نہ فریقِ مخالف کی منظوری یا عدم منظوری کو دخل ہے۔[1]

ایک ولیٔ کامل اور سید بادشاہ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کے مطابق چوبیس گھنٹوں میں مرزا ذلت آمیز موت سے دوچار ہو کر واصلِ جہنم ہو گیا۔

## ڈاکٹر اقبال اور مرزا قادیانی:

شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور ان کی فکر

---

1... الکاویہ علی الغاویہ، 2/385

محبتِ رسول ﷺ کے جذبے سے سرشار تھی۔ابتدا میں اقبال نے قادیانی تحریک کو مذہبی تحریک خیال کرکے اس کی حمایت کی لیکن جلد ہی انہیں قادیانیوں کے اسلام دشمن اور کافرو مرتد ہونے کا احساس ہوگیا۔ آپ کا ایک مضمون انجمن خدام الدین لاہور کے جریدے ''اسلام'' کے ۲۲ جنوری ۱۹۳۶ء کے شمارے میں شائع ہوا، جس کے چند اقتباسات کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے،

''بانیٔ فرقہ احمدیہ کا اپنی نبوت کے بارے میں پہلا استدلال یہ ہے کہ اگر حضور ﷺ کا روحانی فیضان کسی امتی کو منصبِ نبوت پر فائز نہ کرسکے تو یہ اس فیضان کے نقص کی دلیل ہے۔ لیکن اگر اس استدلال کو قبول کرتے ہوئے یہ پوچھا جائے کہ کیا حضور ﷺ کا فیض روحانی ایک سے زیادہ اقلیتوں کو منصبِ نبوت پر سرفراز کرسکتا ہے تو جواب ملے گا، ''نہیں''۔

اس کا تو یہی مطلب ہوا کہ: ''محمد ﷺ خاتم النبیین نہیں، میں خاتم النبیین ہوں''۔ اس طرح یہ مدعیٔ نبوت اپنے اس محسن ﷺ کی خاتمیت کو خاموشی سے چرا لے جانا چاہتا ہے جس کے متعلق اس کا دعویٰ ہے کہ اس کے کرمِ خاص سے ہی وہ نبی بنا ہے''۔[1]

''بانیٔ فرقہ احمدیہ دوسرا استدلال یہ پیش کرتے ہیں کہ وہ حضرت محمد ﷺ کا ''بروز'' ہیں۔ان کی خاتمیت درحقیقت حضور ﷺ کی خاتمیت ہے۔ لیکن

1...ترجمان اہلسنت، ص15، شمارہ اگست ستمبر، 1972

اس استدلال سے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ سرے سے ”خاتمیت“ کے مفہوم و معنی سے ہی بے خبر تھے“۔[1]

پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام ایک خط میں ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کو ڈاکٹر اقبال نے قادیانیوں کے سیاسی رویے کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھا، ”میرے ذہن میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں“۔[2]

ڈاکٹر محمد اقبال نے مرزائیوں کی دونوں شاخوں (قادیانی اور لاہوری) کو خارج از اسلام قرار دے کر ”انجمن حمایتِ اسلام“ کے دروازے ان پر بند کر دیے تھے۔ کوئی قادیانی یا لاہوری اس کا ممبر نہیں بن سکتا تھا۔[3]

آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے بھی جابجا ختم نبوت کا مسئلہ اُجاگر کیا ہے۔

پس خدا بر ما شریعت ختم کرد
بر رسولِ ما رسالت ختم کرد
رونق از ما محفلِ ایام را
اور رُسُل را ختم کرد اقوام را
خدمتِ ساقی گری با ما گذاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت

1...ترجمان اہلسنت، ص16، شمارہ اگست ستمبر، 1972
2...تحفظ ختم نبوت، ص208
3...تحفظ ختم نبوت، ص210

لا نبی بعدی زاحسانِ خدا است
پردۂ ناموسِ دینِ مصطفیٰ است
قوم را سرمایۂ قوت ازد
حفظِ سرِ وحدت ملت ازد

ترجمہ: ”خدا نے ہم پر شریعت ختم کی اور ہمارے رسول ﷺ پر رسالت ختم کی۔

ہم سے جہاں میں رونق ہے، آپ نے رسولوں کو ختم کیا اور ہم نے قوموں کو۔

ساقی گری کی خدمت اُس نے ہمارے سپرد کی اور جو آخری جام تھا، ہمیں دے دیا۔

”میرے بعد کوئی نبی نہیں“ (حدیث) خدا کے احسانات میں سے ایک ہے اور اس سے دینِ مصطفیٰ ﷺ کی عزت کا بھرم قائم ہے۔

اسی سے قوم کو قوت کی دولت ملی، اور ملت کی وحدت کا راز بھی یہی ہے“۔

ترجمانِ حقیقت کے کلام کا ایک اور حصہ ملاحظہ فرمائیے۔

عصرِ من پیغمبرے ہم آفرید
آنکہ در قرآن بغیر از را ندید
تن پرست و جاہ مست و کم نگہ

اندرونش بے نصیب از لا اِلٰہ
در حرم زاد و کلیسا را مرید
پردۂ ناموسِ ما را پر درید
دامنِ او را گرفتن ابلہی است
سینۂ او از دل روشن تہی است
الحذر! از گرمئ گفتارِ او
الحذر! از حرفِ پہلو دارِ او
شیخِ او لرد فرنگی را مرید
گرچہ گوید از مقامِ بایزید
گفت دین را رونق از محکومی است
زندگانی از خودی محرومی است
دولتِ اغیار را رحمت شمرد
رقصہا گردِ کلیسا کرد و مُرد

ترجمہ: میرے زمانے میں ایک نبی بھی پیدا ہوا، جس کو اپنے سوا قرآن میں کچھ نظر نہ آیا۔...پیٹ کا پجاری، عزت و مرتبہ چاہنے والا، کوتاہ نظر، اس کا دل کلمہ طیبہ کی حقیقت سے محروم ہے۔

مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور عیسائیوں کا غلام بنا، اس نے ہماری عزت کا پردہ چاک کرایا۔ اس سے وابستہ ہونا حماقت ہے کیونکہ اس کا سینہ دل کی روشنی

سے خالی ہے۔

ہوشیار! اس کی چرب زبانی سے بچو، اور اس کی مکارانہ باتوں سے بچو۔... اس کا پیر شیطان اور فرنگی کا غلام ہے۔ گرچہ وہ کہتا ہے، میں بایزید کے مقام سے بولتا ہوں۔

وہ کہتا ہے کہ غلامی میں ہی دین کی رونق ہے، اس کی تمام زندگی خودی سے محروم ہے۔... وہ غیروں کی دولت کو رحمت سمجھتا ہے۔ اس نے گرجا کے گرد رقص کیا اور مر گیا۔ (مثنوی پس چہ باید کرد)

''جاوید نامہ'' سے یہ دو اشعار بھی ملاحظہ کیجیے۔

صحبتش با عصر حاضر در گرفت
حرفِ دیں را از دو ''پیغمبر'' گرفت
آں ز ایراں بود و ایں ہندی نژاد
آں ز حج بیگانہ و ایں از جہاد

ترجمہ: ''وہ عصرِ حاضر کی صحبت اختیار کر چکا ہے اور اب دو جعلی پیغمبروں سے دین سیکھتا ہے۔ ان میں سے ایک ایرانی (بہاء اللہ) ہے اور دوسرا ہندی (مرزا قادیانی)، پہلے نے حج منسوخ کر دیا اور دوسرے نے جہاد''۔

مرزا دجال کے جہاد منسوخ کر دینے کے خلاف اقبال نے بہت کچھ لکھا ہے۔

فتویٰ ہے شیخ کا، یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کارگر

تعلیم اس کو چاہیے ترکِ جہاد کی
دنیا کو جس کے پنجۂ خونیں سے ہو خطر
باطل کے فال وفر کی حفاظت کے واسطے
یورپ زرہ میں ڈوب گیا دوش تاکمر
ہم پوچھتے ہیں شیخِ کلیسا نواز سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
حق سے اگر غرض ہے تو زیبا ہے کیا یہ بات
اسلام کا محاسبہ، یورپ سے درگزر؟

اقبال، انگریزی ''نبوت'' کو ''بھنگ'' کا نشہ کہتے ہیں،

میں نہ عارف نہ مجدد نہ محدث نہ فقیہ
مجھ کو معلوم نہیں کیا ہے نبوت کا مقام
ہاں مگر عالم اسلام پہ رکھتا ہوں نظر
فاش ہے مجھ پہ ضمیرِ فلکِ نیلی فام
وہ نبوت ہے مسلماں کے لئے برگِ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

''ضربِ کلیم'' ہی سے مزید چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

ہو بندۂ آزاد اگر صاحبِ الہام
ہے اُس کی نگہ فکر وعمل کے لئے مہمیز

محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورتِ چنگیز

مسلمانوں کو انگریز کا حامی بنانے کے متعلق فرماتے ہیں،

فتنۂ ملتِ بیضا ہے امامت اُس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

مرزا دجال کے الہام نے امت کا اتحاد پارہ پارہ کیا۔ اقبال کہتے ہیں،

ہے زندہ فقط وحدتِ افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

ڈاکٹر اقبال نے ایک طرف مرزا قادیانی کے افکار کی واضح الفاظ میں مذمت کی اور دوسری طرف اپنی شاعری کے ذریعے آقا و مولیٰ ﷺ کی عظمت و محبت کا درس دیا۔

کی محمد ﷺ سے وفا تُونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

## تحریک ختم نبوت 1953ء:

قیامِ پاکستان کے بعد قادیانیوں کے خلاف پہلی بار 1953ء میں تحریک چلائی گئی جس کے آغاز کا سبب یہ ہوا کہ اورنگ زیب پارک صدر کراچی میں قادیانیوں نے جلسہ کیا جس میں اُس وقت کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ نے بھی تقریر کی۔ جلسہ کے بعد قادیانیوں نے مسلمانوں کو مارا پیٹا۔ یوں تحریک کا آغاز ہوا۔

تحریک کے دوران مسلمانوں کے تین مطالبات تھے۔

**اول:** قادیانیوں کو قانونی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

**دوم:** ظفر اللہ قادیانی کو وزیرِ خارجہ کے منصب سے ہٹایا جائے۔ اور

**سوم:** ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

اس تحریک میں تمام مکاتبِ فکر کے علماء شامل تھے اور سب نے متفقہ طور پر تحریک کی قیادت اہلسنت کے جید عالم علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کے سپرد کی تھی۔ تحریک کے دوران مرکزی قائدین کو گرفتار کر کے سکھر جیل میں نظر بند کر دیا گیا۔ مارشل لاء ایڈ منسٹریٹر جنرل اعظم خان اور میجر جنرل احیاء الدین قادیانی نے مسلمانوں پر بے پناہ ظلم و ستم کیا، نہتے مسلمانوں پر گولیاں چلائی گئیں حتیٰ کہ ارضِ پاک کی سڑکیں مجاہدینِ ختم نبوت کے خون سے رنگین کر دی گئیں۔ پورے ملک میں دس ہزار سے زائد مسلمانوں کو قادیانیوں کی خاطر شہید کر دیا گیا۔

قائدِ تحریک کے صاحبزادے مولانا سید خلیل احمد قادری علیہ الرحمہ جو جامع مسجد وزیر خان لاہور کے خطیب تھے، وہ بھی اس تحریک کے سرگرم کارکن تھے۔ فوج نے انہیں مسجد وزیر خان سے گرفتار کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب مجھے ہتھکڑیاں لگا کر جیل لے جا رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ کئی پولیس والے اپنی بیرک سے مجھے حیرت سے دیکھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کئے اور ہتھکڑی کو چوم کر آنکھوں سے لگالیا۔ میرے ساتھ چلنے والے سپاہیوں نے اس کی وجہ پوچھی تو میں نے کہا،

"خدا کا شکر ہے کہ مجھے یہ ہتھکڑیاں کسی اخلاقی جرم کی وجہ سے نہیں لگیں۔ مجھے فخر ہے کہ میں نے اللہ کے حبیب، شافع محشر ﷺ کی ناموس اور ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر یہ زیور پہنا ہے"۔

یہ سن کر وہ سپاہی خاصے متاثر ہوئے اور کہنے لگے، دل تو ہمارے آپ کے ساتھ ہیں لیکن ہم کچھ کر نہیں سکتے، ملازمت کا معاملہ ہے۔ میں نے کہا، یزیدی فوج بھی یہی کہتی تھی۔ اگر تم مجھے حق پر سمجھتے ہو تو اُسوۂ حُر پر عمل کرو۔ یہ سن کر وہ شرمندہ ہو گئے۔

قید کے دوران مجھے بارہا معافی مانگنے کے لئے کہا گیا مگر میں نے ہر بار انکار کیا۔ پھر فوجی عدالت نے مجھے موت کی سزا سنادی۔ حوصلے کا یہ عالم تھا کہ جامِ شہادت نوش کرنے کے لئے طبیعت مچلنے لگی۔ میں اپنی قسمت پر ناز کرنے لگا کہ ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر جان کی قربانی پیش کرنے کی سعادت ملنے والی ہے۔ تین روز بعد فوجی عدالت نے خود ہی میری سزائے موت چودہ سال قید میں تبدیل کر دی۔

اُدھر سکھر جیل میں علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری علیہ الرحمہ کو یہ اطلاع ملی کہ ان کے اکلوتے بیٹے سید خلیل احمد قادری کو سزائے موت دیدی گئی ہے۔ آپ نے نہایت صبر وسکون کے ساتھ یہ خبر سنی اور فرمایا،

"الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے میرا یہ معمولی ہدیہ قبول فرمالیا ہے"۔

تقریباً ایک ماہ بعد جب حقیقت معلوم ہوئی تو اپنے بیٹے کو خط لکھا، "مجھے یہ جان کر بہت افسوس ہوا کہ تم رتبۂ شہادت حاصل نہیں کر سکے، لیکن

بہر حال یہ جان کر دل کو اطمینان ہوا کہ تم تحفظِ ختم نبوت کی خاطر لڑ رہے ہو"۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں ایک اہم نام مولانا عبد الستار خاں نیازی علیہ الرحمہ کا ہے جو قائدین کی گرفتاری کے بعد تحریک کے مرکز مسجد وزیر خاں میں مسلمانوں کی قیادت کرتے رہے۔ آخر کار مولانا نیازی کو بھی گرفتار کر کے پھانسی کی سزا سنادی گئی۔ جو بعد ازاں عمر قید میں تبدیل کر دی گئی۔ مولانا نیازی فرماتے ہیں،

"جب تحریک ختم نبوت کے بعد میری رہائی ہوئی تو ایک موقع پر کسی صحافی نے میری عمر پوچھی۔ میں نے جواب میں کہا، میری عمر وہ دن اور راتیں ہیں جو میں نے ختم نبوت کے تحفظ کی خاطر پھانسی کی کوٹھڑی میں گزاری ہیں کیونکہ یہی میری قابلِ فخر زندگی ہے اور باقی شرمندگی"۔

مولانا عبد الستار خاں نیازی علیہ الرحمہ نے ایک انٹرویو میں کہا،

"یہ تحریک اس لئے چلی کہ مسلمان کی تعریف کی جائے۔ اسلامی شریعت کے مطابق جو شخص مسلمان نہیں اور اسلام کا دشمن ہے، وہ کلیدی اسامیوں پر نہیں رہ سکتا۔ اُس دور میں ظفر اللہ وزیر خارجہ تھا اور وہ عالمِ اسلام اور پاکستان کے خلاف سازش کر رہا تھا۔ ہر جگہ مرزائیوں کو سفارت خانوں میں رکھ رہا تھا۔ اُس کا دماغ اس حد تک خراب ہو گیا تھا کہ اس نے قائدِ اعظم کی نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی۔

جب اُس سے پوچھا گیا کہ نمازِ جنازہ کیوں نہیں پڑھی تو اس نے جواب

دیا، یہ سمجھ لو کہ ایک مسلمان نے کافر کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی یا ایک کافر نے مسلمان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی"۔[1]

اس تحریک میں علامہ سید احمد سعید کاظمی، مولانا عبد الحامد بدایونی، محدثِ اعظم مولانا سردار احمد چشتی قادری، مولانا محمد بخش مسلم، مفتی محمد حسین نعیمی، پیر محمد قاسم مشوری، مفتی محمد حسین قادری، مفتی صاحبداد خان، پیر صاحب گولڑہ شریف، پیر صاحب سیال شریف، پیر صاحب زکوڑی شریف، پیر صاحب بھرچونڈی شریف، پیر صاحب مانکی شریف اور دیگر کثیر علماء ومشائخ علیہم الرحمہ نے حصہ لیا۔

جیل میں ایک دن مجھے معلوم ہوا کہ ایک اور مولوی کو سزائے موت ہوئی ہے اور اسے لایا گیا ہے۔ میں نے اس کا نام پوچھا تو اس نے کہا، "اسے مودودی کہتے ہیں۔ وہ پانی مانگ رہا ہے"۔

۱۹۵۳ء کی تحریک میں پولیس ہر داڑھی والے کو پکڑ لیتی تھی۔ ایسے ہی پولیس نے جماعت اسلامی کا امیر ہونے کی وجہ سے مودودی صاحب کو بھی پکڑ لیا۔ حالانکہ مودودی نے اپنے کارکنوں کو تنبیہ کی تھی کہ "جو ڈائریکٹ ایکشن میں حصہ لے گا، اسے جماعت اسلامی سے نکال دوں گا"۔ اسی جماعت کے سکھر سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر نسیم صدیقی کا بیان ہے کہ اس تحریک میں مودودی صاحب کا کوئی حصہ نہیں۔

---

1... ترجمان اہلسنت، ص83، شمارہ اگست ستمبر، 1972

مولانا نیازی دو سال ایک ماہ چھ دن قید میں رہے۔ اس دوران کئی لوگ معافیاں مانگ کر جیل سے رہا ہو گئے۔ مولانا ظہور الحسن بھوپالی کا رسالہ ہفت روزہ ''افق'' ہے۔ اس میں ان سب لوگوں کے معافی ناموں کی نقل موجود ہے جو تحریک ختم نبوت پر معافیاں مانگ کر جیل سے رہا ہوئے۔

## تحریک ختم نبوت1974ء:

29 مئی 1974ء کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر جو چناب ایکسپریس کے ذریعے سفر کر رہے تھے، قادیانی غنڈوں نے حملہ کرکے بہیمانہ تشدد کیا۔ اس پر پورے ملک میں احتجاج شروع ہو گیا۔ عوام کا ایک ہی مطالبہ تھا کہ طلباء پر ظلم کرنے والوں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے۔

اُس وقت پیپلز پارٹی کی حکومت تھی۔ حکومت کے کسی عہدیدار نے احتجاج پر توجہ نہیں دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ احتجاجی جلسے اور جلوس بالآخر ایک تحریک کی شکل اختیار کر گئے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مسلمان مطالبہ کرنے لگے کہ قادیانیوں کی غیر قانونی اور غیر آئینی سرگرمیوں کو لگام دی جائے۔

ختم نبوت کی اس تحریک میں بھی تمام مکاتبِ فکر کے علماء و عوام شامل تھے البتہ علماء و مشائخ اہلسنت اور ختم نبوت کے شیدائیوں کا جوش و جذبہ اپنی مثال آپ تھا۔ مجلس عمل کے جنرل سیکریٹری، شارح بخاری علامہ سید محمود

احمد رضوی علیہ الرحمہ تھے۔

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی، شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا محمد ذاکر (جھنگ سے) اور مولانا سید محمد علی (حیدرآباد سے) اُس وقت قومی اسمبلی کے رکن تھے۔ قائدِ اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی علیہ الرحمہ نے 30 جون 1974ء کو قرارداد پیش کی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

قرارداد کی تائید میں 22 ارکان نے دستخط کئے، بعد میں ان کی تعداد 37 ہو گئی۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی غلام غوث ہزاروی اور مولوی عبدالحکیم نے مفتی محمود کے بارہا اصرار کے باوجود دستخط نہیں کئے۔

مرزائیوں کے لاہوری گروپ نے مولانا کو پچاس لاکھ روپے کی پیشکش کی اور کہا کہ قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں، جسے مولانا نورانی نے پائے حقارت سے ٹھکرا دیا۔ جب مذکورہ قرارداد اسمبلی میں پیش ہوئی تو قادیانیوں کے ربوہ گروپ اور لاہوری گروپ کی طرف سے اسمبلی کے اسپیکر کو یہ درخواست موصول ہوئی کہ ہم بھی اپنا موقف پیش کرنا چاہتے ہیں۔

چنانچہ ربوہ گروپ کے سربراہ مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے سربراہ صدر الدین اسمبلی میں پیش ہوئے۔ طے شدہ طریقہ کار کے مطابق اراکینِ اسمبلی اپنے اپنے سوالات لکھ کر اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار کو دیتے اور وہ ان

سوالات کو مذکورہ گروپوں کے سربراہوں کے سامنے پیش کر دیتے، پھر ان پر جرح ہوتی۔

مرزا ناصر نے قومی اسمبلی میں اپنا موقف پیش کرتے ہوئے مولوی قاسم نانوتوی کی کتاب ''تحذیر الناس'' پیش کی۔ اس پر کئی لوگوں کے سر شرم سے جھک گئے مگر مولانا نورانی نے واشگاف الفاظ میں کہا، ہم ایسی عبارت کو نہیں مانتے اور اس کے قائلین کو مسلمان نہیں جانتے۔

اسی دوران علامہ عبد المصطفیٰ الازہری علیہ الرحمہ سے بعض اراکین نے کہا کہ یہ لوگ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں، روزے بھی رکھتے ہیں اس کے باوجود آپ انہیں غیر مسلم کیوں کہتے ہیں؟ ان اراکین کو سمجھانے کے لئے علامہ ازہری نے مرزا ناصر سے پوچھا، یہ بتاؤ! جو شخص مرزا قادیانی کو نہ مانے وہ تمہارے نزدیک کون ہے؟

اُس نے برجستہ جواب دیا، ''وہ ہمارے نزدیک کافر ہے''۔

اس طرح علامہ ازہری نے حکمت و دانائی سے یہ سوال کر کے لوگوں کو سمجھا دیا کہ قادیانی تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ اس طرح آپ نے ان لوگوں کے ذہن صاف کر دیے جو قادیانیوں کے متعلق نرم گوشہ رکھتے تھے۔

مرزا ناصر پر گیارہ دن اور صدر الدین پر دو دن جرح کے بعد آخر کار 7 ستمبر 1974ء کو قومی اسمبلی نے دونوں قادیانی گروہوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔ بعد ازاں کفر کے مرکز ربوہ کو ''چناب نگر'' میں تبدیل کر دیا گیا۔

جب قرارداد دستخط کے لئے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے پاس پیش ہوئی تو اُس وقت بھٹو نے کہا تھا، ''تم قادیانیوں کو کافر قرار دلوا رہے ہو، لگتا ہے تم مجھے پھانسی پر لٹکواؤ گے''۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ بھٹو کو پھانسی پر لٹکوانے میں قادیانی شریک تھے اگرچہ بظاہر اس کے اسباب کچھ بھی تھے۔

غیر مسلم قرار دیے جانے کے باوجود قادیانی، سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لئے خود کو مسلمان اور اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہتے تھے۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو حکومتِ وقت نے ''امتناعِ قادیانیت آرڈیننس'' جاری کیا جس کی رُو سے قادیانیوں کو خود کو مسلمان کہنے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہنے اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔رب تعالیٰ مسلمانوں کو مرزائیوں کے شر سے بچائے، آمین۔

## مسلم اور غیر مسلم کی آئینی تعریف:

استاذی المکرم علامہ ازہری علیہ الرحمہ کا ایک اور کارنامہ ''مسلمان'' کی متفقہ تعریف لکھنا ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ مولانا کوثر نیازی نے علماء کو چیلنج کیا کہ آپ لوگ مسلمان کی تعریف پر جمع نہیں ہو سکتے۔ مسلمان کی ایسی تعریف لکھیں جس پر تمام علماء کا اتفاق ہو۔ یہ چیلنج علامہ ازہری نے قبول کیا اور مسلمان کی تعریف لکھ کر پیش کی۔

آئینِ پاکستان کے باب 5 آرٹیکل 260 میں مسلمان کی تعریف یہ درج ہے:

"مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو وحدت و توحیدِ قادرِ مطلق اللہ تبارک وتعالیٰ، خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط ایمان رکھتا ہو اور پیغمبر یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے۔

"غیر مسلم" سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو مسلم نہ ہو اور اس میں عیسائی، ہندو، سکھ، بدھ یا پارسی فرقے سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص، قادیانی گروپ یا لاہوری گروپ کا (جو خود کو احمدی یا کسی اور نام سے موسوم کرتے ہیں) کوئی شخص یا کوئی بہائی اور جدولی ذاتوں میں سے کسی سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص شامل ہے۔

اس شق کی ضرورت اس لئے محسوس کی گئی تھی کہ قادیانی اور لاہوری احمدی نے حضورِ اکرم ﷺ کو خاتم النبیین تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا اور وہ اسلام کے تمام شعائر کی توہین کے مرتکب ہو رہے تھے لہٰذا اس دفعہ کے تحت انہیں غیر مسلم اور اقلیت قرار دیا گیا ہے۔

10 اگست 1992ء کو لاہور ہائی کورٹ کے جناب جسٹس میاں نذیر اختر نے قرار دیا کہ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 298-ب کے تحت امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین، صحابی یا اہلِ بیت جیسے مخصوص الفاظ قادیانی یا مرزا

غلام احمد کے پیروکار استعمال نہیں کر سکتے، اور یہ کہ ان الفاظ کے استعمال کی ممانعت قادیانیوں کو دوسرے القاب یا شعائرِ اسلام استعمال کرنے کا لائسنس نہیں دیتی جن سے وہ خود کو مسلمان ظاہر کریں کیونکہ انہیں غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔

## مسلمانو! غیرت کا مقام ہے:

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمہ تفسیر روح البیان میں رقم طراز ہیں،

"امامِ اعظم ابوحنیفہ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا، مجھے مہلت دو تاکہ میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں۔ امام اعظم نے فرمایا، جو شخص اس سے نشانی طلب کرے گا وہ کافر ہو جائے گا کیونکہ آقا و مولیٰ ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے، لانبی بعدی۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں"۔

عزیزانِ گرامی! ختم نبوت کا عقیدہ قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ مرزا کی شخصیت اور اس کے کفریہ عقائد آپ کی نظر سے گزرے۔ اللہ تعالیٰ، امامُ الانبیاء ﷺ، انبیاء کرام کی شان میں مرزا کی گستاخیاں، صحابہ و اہلبیت کرام کی توہین اور مسلمانوں کے لئے اس کی غلیظ گالیاں آپ نے ملاحظہ کیں۔

ان باتوں کو پڑھ کر کوئی ذی شعور اور عقل مند انسان، مرزا قادیانی کو نارمل آدمی بھی نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ اس کے مسیح موعود یا ظلی نبی ہونے پر بات کی جائے۔

مسلمانو! غیرت کا مقام ہے۔ قادیانیوں سے دوستی، میل جول، ان کے ساتھ کھانا پینا، لین دین، تجارت سب ناجائز و حرام ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے،

{وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ}

"اور ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی"۔[1]

☆☆☆☆

1...پارہ12، سورۃ ھود، آیت نمبر:113

# باب نہم

## یہود و نصاریٰ کی سازشیں:

نبوت کا دعویٰ کرنے سے قبل مرزا قادیانی کو انگریز نے ایک سازش کے ذریعے مسلمانوں میں مشہور کیا۔ وہ سازش یہ تھی کہ انگریز نے ایک غریب مگر چالاک ہندو سوامی دیانند سرسوتی کو اسلام دشمن سرگرمیوں کے لئے تیار کیا۔ ۱۸۷۴ء میں اس نے اپنی رسوائے زمانہ کتاب "سیتارتھ پرکاش" لکھی جس میں رسول معظم ﷺ کی حیاتِ طیبہ پر فضول اور بے جا تنقید کے تیر چلائے گئے، تعدد ازواجِ مطہرات پر گستاخانہ تبصرہ ہوا اور قرآن حکیم کی بعض آیات میں ترمیم و تنسیخ کا مطالبہ پیش کیا گیا۔

سوامی دیانند نے ۱۸۷۸ء میں بمبئی میں "آریہ سماج" کی بنیاد رکھی جس کا نعرہ تھا، "ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے۔" ۱۸۸۲ء میں اس نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ گائے کا ذبیحہ خلافِ قانون قرار دیا جائے۔ یوں آریہ سماجیوں نے اسلام کے خلاف مناظروں کا سلسلہ شروع کر دیا اور ہر جگہ فرقہ وارانہ فسادات شروع ہوئے۔ سوامی دیانند کی موت کے بعد اس کے ساتھیوں نے شدھی اور سنگھٹن کی تحریکیں شروع کیں جن کا نشانہ اسلام اور مسلمان تھے۔

ان سنگین حالات میں جبکہ جید علمائے اہلسنت کو شہید کیا جا چکا تھا یا بطور

سزا کالا پانی بھیج دیا گیا تھا اور علماء دیوبند کا حال یہ تھا کہ وہ انگریز کے وفادار اور آلہ کار بنے ہوئے تھے، انگریز نے ایک منصوبے کے مطابق آریہ سماج کے ہندوؤں اور چند پادریوں کے مقابل مرزا قادیانی کو مناظروں کے لئے لا کھڑا کیا۔

رائے محمد کمال رقمطراز ہیں، ”مناظرے کے نام پر گالی گلوچ اور اشاعتِ اسلام کے پردے میں توہینِ رسالت کا سامان!... تاریخی نقطۂ نظر سے یہ موقف بالکل بجا ہے کہ تحریک شاتتِ رسول بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی وجہ سے پیدا ہوئی۔ گویا دونوں طبقے برطانوی شطرنج کے مہرے تھے اور شاطر افرنگ کے اشارے پر ہی فرقہ وارانہ فسادات کو ہوا دی گئی۔ مگر سبب کچھ یوں پیدا ہوا کہ مرزا قادیانی نے آریہ سماجیوں کو اپنے رجحانِ طبعی کے موافق مسلسل غلیظ گالیاں سنائیں اور ہندو دھرم پر سوقیانہ انداز میں حملے کئے۔ نتیجتاً آریہ سماج نے رسولِ اکرم ﷺ، قرآن اور اسلام کے خلاف دریدہ دہنی کا آغاز کر دیا۔

آنجہانی مرزا کے اخلاق کا یہ حال تھا کہ وہ ہندو مت اور عیسائی مذہب کو کھلم کھلا مغلظات سنایا کرتا۔ جوابِ آں غزل کے طور پر، نبیٔ رحمت ﷺ کے خلاف بدزبانی کا دروازہ کھل گیا اور ہمارے آقا و مولا ﷺ پر سَبّ و شتم روزمرہ کا معمول ہو گیا۔“(1)

1... ناموس رسالت کے سات شہید، ص64

عیسائی اور یہودی ہمیشہ سے اسلام کے دشمن رہے ہیں۔ ماضی قریب میں بھی انہوں نے اسلام کے خلاف کئی سازشیں کیں، سلمان رشدی ملعون، تسلیمہ نسرین ملعونہ، ڈنمارک کے رسوائے زمانہ گستاخانہ خاکے وغیرہ۔ بعض سازشیں ظاہر ہیں اور بعض خفیہ۔ایک سازش کا ذکر مشہور بیوروکریٹ مسعود کھدرپوش نے جو قیام پاکستان کے وقت ضلع نواب شاہ، سندھ کے ڈپٹی کمشنر تھے، کیا ہے جس سے اہلِ مغرب کی شیطانی جدوجہد اور خطرناک منصوبہ بندی کا ایک لرزہ خیز انکشاف ہوتا ہے۔

مسعود کھدرپوش اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں،

''میں ۱۹۵۰ء میں امریکہ لیکچر دینے گیا۔ اس کے منتظم ایک یہودی کمپنی کے سربراہ مسٹر سکانیک تھے جو پاکستان میں چار پانچ ماہ قیام کر چکے تھے......وہاں کئی یہودیوں نے مجھ سے ملاقاتیں شروع کر دیں جن میں بار بار وہ یہ کہتے کہ دنیا جنگ کے خوف سے بہت پریشان ہے۔ ان حالات میں کسی ''مہدی'' کی آمد کی اشد ضرورت ہے۔ پھر کبھی کبھی مجھے سمجھاتے کہ آپ میں مہدی بننے کی پوری صلاحیت موجود ہے۔

آخرکار ایک روز تین حضرات میرے پاس نہایت ہی رازداری میں یہ بات کہنے آئے کہ ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ آپ مہدی بن سکتے ہیں۔ اگر آپ کچھ عرصہ امریکہ میں ٹھہر جائیں تو ہم آپ پر دس لاکھ ڈالر لگا کر آپ کو مہدی مشہور کر سکتے ہیں، پھر آپ کو پاکستان اور ہندوستان کا دورہ کرایا جائے گا اور آپ

کے ماننے والوں کی ایک بڑی تعداد پیدا ہو جائے گی"۔[1]

اسلام کے خلاف سازشیں کرنے کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ آج بھی وہ علماء سوء کو خرید کر اپنے مفادات کی خاطر مسلمانوں میں انتشار و افتراق کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ چودہ سو سال سے طے شدہ مسائل کو نئے انداز میں پیش کر کے اہلسنت کی طاقت کو تقسیم کیا جارہا ہے۔ کہیں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل بتایا جارہا ہے تو کہیں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر تبرا کیا جارہا ہے۔ اور ان تمام سازشوں کے تانے بانے برطانیہ، امریکہ اور کینیڈا سے جاملتے ہیں۔

مسلمانو! ہوشیار و خبر دار! کوئی عالم ، کوئی مفتی، کوئی ڈاکٹر یا کوئی پیر صاحب خواہ یہود و نصاریٰ کے ملک سے آئیں یا اسی ملک سے، وہ اگر کوئی نیا نظریہ پیش کریں یا جو مسائل اہلسنت کے اکابر علماء خصوصاً اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ بیان فرما چکے، ان سے ہٹ کر کوئی نئی تحقیق پیش کریں تو اسے ٹھکرا دو۔ اِس پُر فتن دور میں ہر نیا نظریہ مسلمانوں کو صراطِ مستقیم سے دور کرے گا اور ان میں انتشار کا باعث ہو گا، اور یہی یہود و نصاریٰ کی ناپاک سازش ہے۔

## انگریز دوستی اور علماءِ دیوبند:

تاریخ گواہ ہے کہ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں سُنی علماء انگریز کے

---

1...ناموس رسالت کے سات شہید، ص57-58

خلاف سینہ سپر رہے اور انہوں نے ہی عوامِ اہلسنت کے ساتھ اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے جبکہ علماءِ دیوبند، شاہ اسماعیل دہلوی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے انگریز کے وفادار رہے۔

جب ایک جلسۂ عام میں مولوی اسماعیل دہلوی سے پوچھا گیا کہ آپ انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ وہابی مکتبۂ فکر کے مؤرخ مرزا حیرت دہلوی کے بقول شاہ اسماعیل دہلوی نے اس کے جواب میں کہا،

"ان پر جہاد کسی طرح واجب نہیں ہے۔ ایک تو ہم ان کی رعیت ہیں، دوسرے ہمارے مذہبی ارکان ادا کرنے میں وہ ذرا بھی دست درازی نہیں کرتے۔ ہمیں ان کی حکومت میں ہر طرح کی آزادی ہے بلکہ اگر ان پر کوئی حملہ آور ہو تو مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس سے لڑیں اور اپنی گورنمنٹ پر آنچ نہ آنے دیں۔"(1)

افسوس! تحریکِ آزادی کے حقیقی مجاہدین کا ذکر نصابی کتب میں نہیں ملتا۔ اس کی وجہ صرف تعصب ہے کہ جو حق کہنے اور حق لکھنے سے محروم کر دیتا ہے۔ اس موضوع پر فقیر کی کتاب "تحریکِ آزادی میں علماءِ اہلسنت کا کردار" ملاحظہ فرمائیے۔

اکابرِ دیوبند کی انگریز وفاداری کا حال دیوبندی عالم عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں:

---

1...حیات طیبہ، ص364

ایک مرتبہ مولانا گنگوہی، مولانا نانوتوی وغیرہ کا بندوقچیوں یعنی مسلمان مجاہدین سے مقابلہ ہوگیا۔ "یہ نبرد آزما جتھا اپنی (انگریز) سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پرا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (انگریز) پر جان نثاری کے لئے تیار ہوگیا۔"[1]

یہی دیوبندی عالم لکھتے ہیں، "جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی (انگریز حکومت) کے امن وعافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحم دل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا عَلَم قائم کیا۔"[2]

اسی کتاب میں ہے کہ جنگِ آزادی کے بعد چند مفسدوں نے گنگوہی صاحب پر بھی بغاوت کا لزام لگایا لیکن وہ مطمئن رہے۔ بقول سوانح نگار،

"آپ کوہِ استقلال بنے ہوئے خدا کے حکم پر راضی تھے اور سمجھتے تھے کہ جب میں حقیقت میں سرکار (انگریز) کا فرمانبردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بھی بیکا نہ ہوگا، اور اگر مارا گیا تو سرکار (انگریز) مالک ہے، اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔"[3]

یہ ہیں انگریز سرکار کے وفادار علماءِ دیوبند۔ مرزا قادیانی نے تو صرف قلم ہی کے ذریعے انگریز حکومت سے وفاداری نبھائی مگر رشید گنگوہی اور قاسم نانوتوی تو مسلمان مجاہدین کے سامنے صف بنا کر انگریز سرکار پر جاں نثاری کے

---

1...تذکرۃ الرشید، 1/75

2...تذکرۃ الرشید، 1/73

3...تذکرۃ الرشید، 1/80

لئے تیار ہو گئے۔

کیا مذکورہ اقراری بیانات کے بعد ”قادیانی اور دیوبندی، ایک چہرہ دوروپ“ کا مصداق نہیں بن جاتے۔ مرزا قادیانی کو بھی انگریز حکومت کا زمانہ امن وعافیت کا زمانہ نظر آتا ہے اور علماء دیوبند کو بھی۔ وہ بھی انگریز حکومت کو رحم دل کہتا ہے اور یہ بھی یہی ”تبلیغ“ کرتے ہیں۔

ہیں کواکب کچھ، نظر آتے ہیں کچھ!

دیوبند کے مولوی اشرفعلی تھانوی سے کسی نے پوچھا، اگر آپ کی حکومت ہو جائے تو انگریزوں سے کیسا سلوک کرو گے؟ تھانوی صاحب کا جواب پڑھیے،

”جب خدا نے حکومت دی تو محکوم بنا کر ہی رکھیں گے، مگر ساتھ ہی اس کے نہایت راحت وآرام سے رکھا جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے۔“(1)

”انہوں نے ہمیں آرام پہنچایا ہے“ کے الفاظ حقیقت کا اظہار ہیں۔ دیوبندی عالم شبیر احمد عثمانی نے دیوبندی اکابر کی موجودگی میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا تھا،

”ان (مولانا اشرف علی تھانوی صاحب) کو چھ سو روپیہ ماہوار (انگریز) حکومت کی جانب سے دیے جاتے تھے۔(2)

---

1... الافاضات الیومیہ، 4/697

2... مکالمۃ الصدرین، ص8

اسی کتاب میں تحریر ہے کہ دیوبندی تبلیغی جماعت کو ابتدا میں انگریز حکومت کی طرف سے بذریعہ حاجی رشید احمد کچھ روپیہ ملتا تھا، پھر بند ہو گیا۔[1]

ان حوالوں کی کوئی دیوبندی عالم آج تک تردید نہ کر سکا۔ یوں ہی انگریز حکومت نے اپنے تربیت یافتہ افراد سے مدرسہ دیوبند قائم کروایا جن میں نانوتوی صاحب کے علاوہ مولوی ذوالفقار علی، مولوی فضل الرحمن اور مولوی یعقوب نانوتوی تینوں حضرات ڈپٹی انسپکٹر مدارس کے عہدوں پر فائز رہے تھے۔ اس عہدے پر فائز ہونے والے افراد کو عام لوگ ''کالے پادری'' کہا کرتے تھے۔[2]

مدرسہ دیوبند کا معائنہ کرنے کے لئے حکومت نے ایک انگریز کو بھیجا۔ اس کی رپورٹ پروفیسر محمد ایوب قادری دیوبندی کے قلم سے ملاحظہ کیجیے۔

''اس مدرسہ نے یوماً فیوماً ترقی کی۔ ۱۳ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی ''پامر'' نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اس کے معائنے کی چند سطور درج ذیل ہیں:

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپے کے صَرف سے ہوتا ہے، وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے... یہ مدرسہ خلافِ سرکار نہیں بلکہ ممد و معاونِ

1...مکالمۃ الصدرین، ص13

2...مکالمۃ الصدرین، ص11-13

سرکار ہے۔"(1)

"(مدرسہ دیوبند کے کارکنوں میں اکثریت) ایسے بزرگوں کی تھی جو گورنمنٹ کے قدیم ملازم اور حال پنشنر تھے جن کے بارے میں گورنمنٹ کو شک وشبہ کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی۔"(2)

## دیوبندی فکر کیا ہے؟

آپ دیوبندی فکر کا مطالعہ کریں گے تو یہی بات سمجھ میں آئے گی کہ اس فکر کا مقصد رحمتِ عالم ﷺ کی بے مثل شان اور بے مثال عظمت کو مسلمانوں کے ذہنوں سے نکالنا اور اُنہیں محض اپنی ہی طرح کا ایک بشر بلکہ خود کو اُن کا ہمسر ثابت کرنا ہے۔

علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے بقول "اپنے آقایانِ نعمت کے اشارے پر دیوبندی گروہ کے سربراہوں نے کھل کر نبوت کا دعویٰ تو نہیں کیا لیکن محمد عربی ﷺ کی پیغمبرانہ انفرادیت کو مجروح کرنے کے لئے منصبِ نبوت کے سارے لوازم اور خصوصی اوصاف اپنے درمیان تقسیم کر لئے۔"

بانیٔ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس لکھ کر ختم نبوت کے انکار کا دروازہ کھولا۔ ان کا عقیدتمند لکھتا ہے، ایک دن آپ نے حاجی امداد اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ کبھی کبھی بیٹھے بٹھائے میرا سینہ بوجھل معلوم ہوتا ہے۔ جواب ملا:

1... مولانا محمد احسن نانوتوی، ص217

2... حاشیہ سوانح قاسمی، 2/247

”یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل (بوجھ) ہے جو حضور سرورِ عالم ﷺ کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔“(1)

مولوی رشید گنگوہی نے فتویٰ دیا، لفظ ”رحمۃ اللعالمین“ حضور ﷺ ہی کی صفتِ خاص نہیں بلکہ دیگر انبیاء، اولیاء اور علماء کو بھی کہہ سکتے ہیں۔(2)

نہ جانے آقا و مولیٰ ﷺ کے خصائص و کمالات ماننے سے علماء دیوبند کو کیا پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جو کمالات علماء دیوبند حضور ﷺ کیلئے ماننا شرک کہتے ہیں وہ اپنے مولویوں کے لئے بلا تکلف مانتے ہیں۔ دیکھئے: زلزلہ از علامہ ارشد القادری

گنگوہی صاحب کی موت پر لکھے گئے مرثیہ کے دو اشعار ملاحظہ ہوں:

زبان پر اہلِ ہوا کی ہے کیوں اُعل ہُبل شاید
اُٹھا عالم سے کوئی بانئ اسلام کا ثانی
مُردوں کو زندہ کیا اور زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذرا ابنِ مریم

رشید گنگوہی کو دیوبند کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے بانئ اسلام کا ثانی قرار دیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا کہ آپ نے تو صرف مُردوں کو زندہ کیا تھا مگر ہمارے گنگوہی صاحب نے تو مُردوں کو زندہ بھی کیا اور زندوں کو مرنے بھی نہیں دیا۔ بتاؤ! کس کا کمال بڑا ہے؟ قادیانیوں

1...سوانح قاسمی، 1/346

2...فتاوی رشیدیہ، ص218

کی طرح علماء دیوبند کے نزدیک بھی انبیاء کرام سے اپنے اکابر کا موازنہ کر کے ان کی بڑائی ثابت کرنا کوئی جرم نہیں ہے۔

دیوبندی حضرات، اہلسنت کو تو طعنہ دیتے ہیں کہ تم نبی کریم ﷺ کی شان میں مبالغہ کرتے ہو، کیا کوئی دیوبندی عالم یہ بتا سکتے ہیں کہ گنگوہی صاحب نے کس مردے کو زندہ کیا اور کس زندہ کو مرنے نہ دیا، نیز وہ خود کیوں مر گئے؟ کیا یہ غلو نہیں؟

کسی کی اتباع پر نجات موقوف ہو، یہ صرف نبی کا منصب ہے۔ بانیٔ دیوبند نے تو وحی کی کیفیت طاری ہونے کا دعویٰ کیا تھا، رشید گنگوہی نے یہ پیغمبرانہ دعویٰ کیا،

"سن لو! حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اِس زمانہ میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر۔"(1)

دیوبندی گروہ کے تیسرے مذہبی پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ ان کے متعلق علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں،

"آپ کے معتقدین آپ کو "مجدد مبعوث" تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ منصب بھی ختم نبوت ہی کا ایک ضمیمہ ہے یعنی مجدد مبعوث جس منصب پر فائز ہیں وہ نبوت سے کوئی علیحدہ چیز نہیں ہے۔

---

1...تذکرۃ الرشید، 2/17

ثبوت میں تھانوی صاحب کے ایک پُرجوش معتقد کی یہ تحریر پڑھیے۔
"مجدد بھی نبی کی طرح مبعوث ہوتا ہے یعنی تجدیدِ دین کی خدمت کے لئے ہی پیدا فرمایا جاتا ہے، لہٰذا ہر ولی، بزرگ یا محدث وفقیہ مجدد نہیں ہوتا۔"(1)

ظاہر ہے کہ جب مجدد بھی نبی کی طرح مبعوث ہوتا ہے تو یہ منصب سب کو کیسے مل سکتا ہے۔ دوسری جگہ اس سے زیادہ واضح لفظوں میں منصبِ نبوت کا ضمیمہ ثابت کیا گیا ہے۔ مولوی عبد الباری دیوبندی لکھتے ہیں،

"غرض بعثتِ مجددین ختمِ نبوت کی کتاب کا ایسا ناگزیر ضمیمہ ہے جس کے بغیر اس کتاب کا ختم سمجھنا ہی دشوار ہے اور نہ عقیدۂ ختم نبوت کی اس دشواری کو آسانی سے حل کیا جاسکتا ہے کہ جب معمولی عقائد واعمال ہی میں اختلال نہیں بلکہ کفروشرک تک کے دینی مفاسد ہر زمانے میں نئے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں تو پھر آخر نبوت کی ضرورت کیسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئی۔"(2)

دیکھ رہے ہیں آپ! بالکل وہی اندازِ استدلال ہے جو قادیانی مذہب کا ہے۔ یعنی عقل وضرورت کا تقاضا ہے کہ نبوت کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ آخر غلام احمد قادیانی کا اس سے زیادہ اور کیا کفر ہے کہ اس نے بھی عقل وضرورت ہی کا یہ تقاضا پورا کیا تھا۔ بہرحال آگے بڑھیے۔ تھانوی صاحب کے حق میں ان کے منصب کی دلیل کے لئے زمین یوں ہموار کرتے ہیں،

---

1...جامع المجددین، ص51

2...جامع المجددین، ص19-20

"حضرات انبیاء علیہم السلام کو ان کی نبوت کے لئے دلائل و آیات ہمیشہ ان کے مذاق اور مطالبات کے مناسب عطا ہوتے رہے۔ حضرت خاتم النبیین ﷺ کو سب سے بڑا معجزہ ذالك الكتاب اور اس کی آیات و تعلیمات کا عطا فرمایا گیا۔"(1)

اتنی تمہید کے بعد اب اصل بات نوکِ قلم پر آتی ہے۔ تھانوی صاحب کے لئے مجوزہ منصب کی دلیل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"آج جو شخص بھی دینِ اسلام کے چہرے کو پورے جمال و کمال کے ساتھ بالکل صاف و بے غبار جامع و کامل صورت میں از سرِ نو تجدید یافتہ اور تر و تازہ دیکھنا چاہتا ہے وہ عہدِ حاضر کے جامع المجد دین (مولانا تھانوی) کی کتابی آیتوں کی طرف علماً و عملاً رجوع کر کے خود مشاہدہ کر سکتا ہے۔"(2)

وہ پیغمبر ہی کیا جس کے پاس کتابی آیات نہ ہوں، اسلام کی تجدید ہی کے نام پر مرزا غلام احمد نے بھی اپنے سفر کا آغاز کیا تھا اور یہاں بھی تجدید ہی سے ابتدا کی جا رہی ہے۔ پیغمبر اپنے پیچھے اپنی امت کے لئے اپنی زندگی کا ایک اسوہ اور نمونہ بھی چھوڑتا ہے۔ تھانوی صاحب نے بھی اپنے بعد ایک نمونہ چھوڑا ہے۔ ذرا ان الفاظ کے تیور ملاحظہ ہوں:

"جس طرح انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے لئے "احسن عمل" اکمل اسوہ ہوتے ہیں اسی طرح نبی الانبیاء ﷺ کے دین کے تھانوی مجدد کی زندگی

---

1... جامع المجد دین، ص174
2... جامع المجد دین، ص175

تجدیدی درجے میں امت محمدیہ کے لئے اسلام کی عملی تعلیمات کا ہر شعبہ میں کامل وجامع نمونہ تھی۔"[1]

معاذ اللہ! امتِ محمدیہ کے لئے اب محمد رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا نمونہ کافی نہیں رہا۔ نیا پیغمبر، نئی امت، نیا نمونہ۔

یہاں تک تو ساری جدوجہد منصبِ نبوت کے گرد و پیش تھی، اب کہانی اس مقام پر پہنچ رہی ہے جسے نقطۂ عروج کہنا چاہیے۔ یہاں پیغمبری کے منصب کا اظہار درجۂ ابہام میں نہیں ہے، بالکل صراحت کے اجالے میں ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کلمہ دوسروں نے پڑھا، تصدیق خود کی ہے۔[2]

مختصر واقعہ یہ ہے کہ مولوی اشرف علی تھانوی کا ایک مرید خط میں لکھتا ہے کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں کلمہ پڑھتا ہوں تو "لاالہ الا اللہ" کے بعد "محمد رسول اللہ" کی بجائے "اشرف علی رسول اللہ" منہ سے نکل جاتا ہے۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔

" پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی کہتا ہوں، اللھم صل علیٰ سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی۔ حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں۔"[3]

---

1... جامع المجددین، ص151

2... منکرین رسالت کے مختلف گروہ، ص47-50

3... رسالہ الامداد:34، شوال1335ھ

"وہ زبان بھی کتنی شاطر اور عیار ہے جو اپنے مرشد کو کلمۂ تنقیص کہنے کے لئے تو بے قابو نہیں ہوتی لیکن اسے رسول و نبی بنانے کے لئے بے قابو ہو جاتی ہے۔ یہ عذرِ لنگ اگر قبول کر لیا جائے تو دنیا سے بالکل ہی ایمان اٹھ جائے۔ بڑے سے بڑا دشنام طراز بھی یہ کہہ کر نکل جائے کہ کیا کروں، بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں ہے۔ اور غضب یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ "پیر مغاں" اس صریح کلمۂ کفر پر اپنے مرید کو سرزنش فرمائیں، یہ حوصلہ افزا جواب لکھ بھیجتے ہیں،

"اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے۔"[1]

مرزا قادیانی نے بھی نبوت کا دعویٰ کرنے کے لئے اپنے "متبع سنت" ہونے ہی کو آڑ بنایا تھا، یہی راستہ تھانوی صاحب نے بھی پسند کیا اور صریح کفر کی تائید کی۔

ایک دیوبندی عالم احمد سعید اکبر آبادی کے بقول: "ظاہر ہے کہ اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمۂ کفر ہے، شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکہ ہے۔ تم فوراً توبہ کرو اور استغفار پڑھو۔ لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آئی گئی کر دیتے ہیں کہ تم کو مجھ سے محبت ہے اور یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ و ثمرہ ہے۔"[2]

---

1...رسالہ الامداد:35، منکرینِ رسالت کے مختلف گروہ:54

2...رسالہ برہان، فروری1952ء:ص108

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ اس گفتگو کا خلاصہ یوں لکھتے ہیں کہ:

"بالفرض اگر ہم تسلیم بھی کر لیں کہ ان عبارتوں کا مطلب کچھ اور بھی ہے، جب بھی کم از کم یہ سوال اپنی جگہ پر باقی ہے کہ اس طرح کی عبارت ایک آدھ ہوتی تو ہم اپنے آپ کو سمجھا لیتے کہ یہ قلم کی لغزش ہے لیکن مولوی قاسم نانوتوی سے لیکر مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی تک کے حق میں مشترک طور پر قلم کی اتنی لغزشوں کا تصور ہر گز نہیں کیا جا سکتا۔

ایک ہی مکتبۂ فکر کے تین پیشواؤں کے بارے میں لکھنے اور سوچنے کا ایک ہی انداز واضح طور پر اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ:

دراصل یہ قلم کا کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے بلکہ پیغمبرانہ منصب کی طرف ایک سوچی سمجھی اور منظم پیش قدمی ہے۔ ورنہ اس کیوں کا کیا جواب ہے کہ:

ایک ہی الزام بھرپور یکسانیت کے ساتھ ایک ہی گروہ کے تین بڑوں میں مشترک کیوں ہے؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے!"[1]

منکرینِ ختم نبوت کی قطار میں نانوتوی کے پوتے قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبند بھی موجود ہیں۔ جنہوں نے پہلے مرزائی فکر کا دفاع کرتے ہوئے لکھا،

---

1... منکرین رسالت کے مختلف گروہ، ص55-58

"ختم نبوت کا یہ معنیٰ لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا، یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے۔...... ختم نبوت کے معنیٰ قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمالِ نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں۔ آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں یعنی آپ ﷺ پر مراتبِ نبوت ختم ہو گئے۔"(1)

حالانکہ قطعِ نبوت کے الفاظ تو خود رسول اللہ ﷺ کے ہیں۔(دیکھیے حدیث ۱۰)

قاری طیب نے پہلے تو نبوت منقطع ہونے کا انکار کیا پھر مزید ستم یہ کیا کہ لکھا،

"حضور ﷺ کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا، نبی ہو گیا۔"(2)

کوئی دیوبندی صاحب یہ بتائیں کہ کون سا فرد سامنے آیا اور نبی ہو گیا؟ دیوبندی فکر دراصل یہی ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف کی آڑ میں حضور ﷺ کے کمالات کا انکار کیا جائے۔ نبوت بخش والا فلسفہ مرزا قادیانی کے لفظوں میں یوں ہے،

"آپ ﷺ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔"(3)

---

1... خطباتِ حکیم الاسلام، 2/67، مقالاتِ حکیم الاسلام: 291

2... آفتاب نبوت، ص82

3... حقیقۃ الوحی، ص97

مہتمم دارالعلوم دیوبند کے مذکورہ فلسفہ پر مولوی عامر عثمانی لکھتے ہیں،

''حضرت مہتمم صاحب نے حضور ﷺ کو نبوت بخش کہا تھا، مرزا صاحب نبی تراش کہہ رہے ہیں، حرفوں کا فرق ہے معنی کا نہیں۔''[1]

یہاں یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ قاری محمد طیب کو دارالعلوم سے نکالنے کی وجہ حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری نے دیگر علماء دیوبند کے حوالے سے یہ لکھی ہے،

''مہتمم صاحب کو دارالعلوم سے نکالنا دینی فرض ہو گیا تھا چونکہ انہوں نے دعویٔ نبوت کیا تھا''۔[2]

آج تحفظِ ختمِ نبوت کے نام پر اسی مکتبۂ فکر کے لوگ خود کو بڑھا چڑھا کے پیش کرتے ہیں۔ سبب یہ ہے کہ ان کے بڑوں نے ''ختم نبوت'' کے عقیدے پر نقب لگائی ہے اور مرزا قادیانی کے لئے راستہ ہموار کیا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ کہ قائدِ اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی کی قادیانیوں کے خلاف پیش کردہ قرارداد پر ۳۷ ارکانِ پارلیمان نے دستخط کئے جس پر دو مشہور دیوبندی علماء مولوی عبدالحکیم اور مولوی غلام غوث ہزاروی نے دستخط نہیں کئے، حالانکہ اُس وقت وہ اسمبلی میں موجود تھے۔

اب جبکہ قادیانیوں کو کافر اور اقلیت قرار دیا جا چکا، یہ لوگ اپنے اکابر کے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لئے قادیانیوں کے خلاف خوب شور و غوغا کرتے

1...ماہنامہ تجلی دیوبند، نقد و نظر نمبر ص:78، مارچ اپریل 1974ء

2...مقالات حکیم الاسلام، ص24

ہیں لیکن ان کا باطن، عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کو ماننے سے آج بھی انکاری ہے۔

## مرزا قادیانی اور علماءِ دیوبند:

مرزا قادیانی کی کتاب براہینِ احمدیہ کی اشاعت کے ساتھ ہی علمائے اہلسنت نے مرزا کے خلافِ شرع نظریات کا رَد شروع کردیا تھا جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا، جبکہ علمائِ دیوبند اور غیر مقلد علماء کی طرف سے مرزا کی تعریف میں بہت کچھ لکھا گیا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ دیوبند کے مفتیٔ اعظم مولوی رشید احمد گنگوہی جنہوں نے میلاد شریف کو حرام اور نبی کریم ﷺ کے لئے علمِ غیب ماننا متعدد فتاویٰ میں کفر و شرک قرار دیا، ان کے فتاویٰ میں مرزا قادیانی کے متعلق کفر کا کوئی فتویٰ موجود نہیں۔

اس کے برعکس فتاویٰ قادریہ جو کہ علماءِ لدھیانہ کی تصنیف ہے اور ۱۹۰۱ء میں طبع ہوئی، اس میں علماءِ لدھیانہ اور رشید گنگوہی کی تحریری گفتگو موجود ہے۔ اس کے صفحہ ۳ پر علماءِ لدھیانہ نے لکھا کہ ہم نے مرزا کی "براہین میں کلماتِ کفریہ انبار در انبار پائے"۔ جس کی بناء پر انہوں نے مرزا کی تکفیر کی۔ مگر گنگوہی صاحب نے اس کی مخالفت کی اور مرزا کے کفریہ کلمات کی تاویل کرنے پر اصرار کیا۔ چند اقوال ملاحظہ ہوں:

"اگر بعض اقوال میں در بادی الرائے خدشہ ہوتا ہے مگر تھوڑی سی تاویل سے اس کی تصحیح ممکن ہے لہٰذا آپ جیسے اہلِ علم سے بہت تعجب ہوا کہ

آپ نے ایسے امر تبادر معانی کو دیکھ کر تکفیر وارتداد کا حکم فرمایا۔ اگر تاویلِ قلیل فرما کر اس کو خارج اسلام سے نہ کرتے تو کیا حرج تھا"۔

"اس تاویل میں کیا حرج ہے، دوسرے معنی لے کر کیوں تکفیر کی جائے"۔

"یہ بندہ جیسا اس بزرگ کو کافر فاسق نہیں کہتا، ان کو مجدد ولی بھی نہیں کہہ سکتا، صالح مسلمان سمجھتا ہوں"۔(1)

جن مفتیٔ اعظم دیوبند کو قرآن وحدیث کے واضح دلائل وبراہین سے نبی کریم ﷺ کے لئے علمِ غیب عطا ہونا اور آپ کا شاہد وشہید ہونا سمجھ نہ آیا، اور انہوں نے ساری امت کو بیک جنبشِ قلم، کافر ومشرک بناڈالا، تعجب ہے کہ انہیں کس قدر بے قراری ہے کہ کاش کوئی بھی تاویل کر لی جائے مگر انگریز ایجنٹ مرزا قادیانی کو کافر نہ کہا جائے۔

علماءِ لدھیانہ کے مسلسل اصرار پر دارالعلوم دیوبند کے صدر مدرس مولوی یعقوب نانوتوی نے مرزا قادیانی کے متعلق لکھا،

"یہ شخص میری دانست میں غیر مقلد معلوم ہوتا ہے اور اس کے الہامات اولیاء اللہ کے الہامات سے کچھ علاقہ نہیں رکھتے اور نیز اس شخص نے کسی اہل اللہ کی صحبت میں رہ کر فیضِ باطنی حاصل نہیں کیا"۔(2)

تعجب ہے کہ مرزا کذاب کے کفریہ عقائد دیگر علماء کو تو سمجھ آ گئے اور انہوں نے مرزا کی تکفیر کی مگر علمائے دیوبند کو سمجھ نہیں آئے یا انہوں نے

1... فتاوی قادریہ، ص47

2... فتاوی قادریہ، ص17

قصداً نہیں سمجھے۔

دیوبندی حضرات، تھانوی صاحب کے متعلق کیا کہیں گے جو مرزا قادیانی کے جھوٹے دعویٔ نبوت کے چھ سال بعد ۱۹۰۷ء تک بھی یہی لکھ رہے تھے،

''خاص مرزا کی نسبت مجھ کو پوری تحقیق نہیں کہ کوئی وجہ کفر کی ہے یا نہیں''۔(1)

کیا علمائے حق ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں مرزا کے دعویٔ مسیح موعود کے سولہ سال بعد اور دعویٔ نبوت کے چھ سال بعد تک بھی مرزا کے کفر کی کوئی وجہ معلوم ہی نہیں ہو سکی۔ تھانوی صاحب کے مرزا دجال سے دلی تعلق کو ان کے خلیفہ مولوی عبد الماجد دریابادی نے یوں بیان کیا ہے،

''غالباً ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے کہ نماز چاشت کے وقت حکیم الامت تھانوی کی محفل خصوصی میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ ذکر مرزائے قادیان کا تھا۔ ایک صاحب بڑے جوش سے بولے، ''حضرت ان لوگوں کا دین کوئی دین ہے... نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو''۔ حضرت (تھانوی) نے معاً لہجہ بدل کر فرمایا، یہ زیادتی ہے۔ توحید میں ہمارا اُن کا کوئی اختلاف نہیں، اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی ایک باب میں، یعنی عقیدہ ختمِ رسالت میں۔ بات کو بات کی جگہ رکھنا چاہیے۔ جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے یہ تو ضروری نہیں کہ

---

1...امداد الفتاوی، 4/116

دوسرے جرائم کا بھی ہو"۔

"سچی باتیں" مصنفہ عبد الماجد دریا آبادی ص ۲۱۳ مرتبہ حکیم بلال احمد اکبر آبادی شائع کردہ نفیس اکیڈمی کراچی"۔[1]

تھانوی صاحب کی تعلیم و تربیت ہی کا اثر تھا کہ "مولانا موصوف (یعنی دریابادی) اپنے اخبار صدق جدید مؤرخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۱ء میں لکھتے ہیں،

"مبارک ہے وہ دین کا خادم جو تبلیغ و اشاعتِ قرآن کے جرم میں قادیانی یا احمدی قرار پائے، اور قابلِ رشک ہے وہ احمدی یا قادیانی جن کا تمغۂ امتیاز ہی خدمتِ قرآن یا قرآنی ترجموں کی طبع و اشاعت کو سمجھ لیا جائے"۔[2]

اس کی تصدیق مفتی تقی عثمانی دیوبندی نے بھی کی ہے اور لکھا ہے کہ:

"قادیانیت کے مسئلے میں ان (دریابادی) کا نرم گوشہ پوری امت کے خلاف تھا اور بلاشبہ یہ ان کی سنگین ترین غلطی تھی"۔[3]

۱۳۲۶ھ میں مرزا واصلِ جہنم ہو گیا اور اس کے خلاف علماء اہلسنت کے کفر کے فتاویٰ شائع ہو چکے یعنی مرزا کذاب کے مرنے کے کئی سال بعد دارالعلوم دیوبند سے یہ فتویٰ پوچھا گیا،

"مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے تو کیا وہ شخص مومن کہلا سکتا ہے؟"

---

1...ایک فتح نصیب جرنیل، ص45

2...ایک فتح نصیب جرنیل، ص50

3...نقوش رفتگاں، ص80

الجواب: مرزاغلام احمد قادیانی کے عقائد وخیالاتِ باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان سے واقف ہو کر کوئی مسلمان مرزا کو مسلمان نہیں کہہ سکتا البتہ جس کو علم اس کے عقائدِ باطلہ کا نہ ہو یا تاویل کرے تو ممکن ہے۔ بہر حال بعد علم اس کے عقائدِ باطلہ مرزا مذکور کو کافر کہنا اس کا ضروری ہے۔ اس کو اور اس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو، مسلمان نہ کہا جاوے۔ وہ مسلمان نہ تھا جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے باقی یہ کہ کوئی شخص بسبب کسی شبہ اور تاویل کے کافر نہ کہے، اس کو بھی کافر نہ کہا جاوے کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے"۔[1]

مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی نے پہلے لکھا کہ مرزا کے عقائدِ باطلہ کا علم ہو جانے پر اسے کافر کہنا ضروری ہے، پھر ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ شبہ اور تاویل کی وجہ سے جو اسے کافر نہ کہے، وہ کافر نہیں۔ دراصل گنگوہی صاحب اور دیگر اکابر کو بچانا ضروری تھا۔

## قادیانیوں کا اعتراف:

قادیانی فرقے کے ایک ذمہ دار اہلِ قلم ابو العطا جالندھری "افاداتِ قاسمیہ" نامی کتاب میں جو ربوہ پاکستان سے شائع ہوئی ہے، دیوبند کے قاسم نانوتوی اور قادیان کے مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے درمیان ایک الہامی رشتہ اور معنوی ارتباط کے وجود پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں،

1... فتاوی دار العلوم دیوبند، 1 / 75

''یوں محسوس ہوتا ہے کہ چونکہ چودھویں صدی کے سر پر آنے والا مجدد امام مہدی اور مسیح موعود بھی تھا اور اسے ''امتی نبوت'' کے مقام سے سرفراز کیا جانے والا تھا، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص مصلحت سے حضرت مولوی محمد قاسم صاحب کو خاتمیتِ محمد کے اصل مفہوم کی طرف وضاحت کے لئے راہنمائی فرمائی اور آپ نے اپنی کتابوں اور اپنے بیانات میں آنحضرت کے خاتم النبیین ہونے کی نہایت دلکش تشریح فرمائی۔ بلاشبہ آپ کی کتاب ''تحذیر الناس'' اس موضوع پر خاص اہمیت رکھتی ہے''۔ (1)

بقول علامہ ارشد القادری، ''قادیانی مصنف کی یہ عبارت محتاجِ تبصرہ نہیں ہے۔ بیچ چوراہے پر اس نے اہلِ دیوبند کے مصنوعی اسلام کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ اب اس سے انکار مشکل ہے کہ دیوبندی حضرات قادیانی مذہب کے بانی نہیں ہیں''۔ (2)

## مرزا قادیانی اور اہلِ حدیث:

مرزا قادیانی ابتدا میں غیر مقلد یعنی اہلحدیث تھا۔ اس کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے، ''حضرت مسیح موعود بڑی سختی سے اس بات پر زور دیتے تھے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنی ضروری ہے''۔ (3)

---

1... رسالہ الفرقان، ماہ اکتوبر 1964ء ربوہ ص 9

2... منکرین رسالت کے مختلف گروہ، ص 34

3... سیرت المہدی، 2/49

”رفع یدین کرتے تھے...... تہجد میں دو رکعت وتر جدا پڑھتے اور پھر سلام پھیر کر ایک رکعت الگ پڑھتے تھے“۔[1]

”عقائد و تعامل کے لحاظ سے دیکھیں تو آپ کا طریق حنفیوں کی نسبت اہل حدیث سے زیادہ ملتا جلتا ہے“۔[2]

جماعت اہلحدیث کے سربراہ مولوی محمد حسین بٹالوی مرزا قادیانی کے بچپن کے دوست تھے اور ہم سبق بھی۔ یہ بٹالوی صاحب وہی ہیں جنہوں نے انگریزوں کے خلاف جہاد کو حرام کہا۔[3]

بٹالوی صاحب ہی نے کوشش کرکے ۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء کو انگریز حکومت سے وہابی فرقے کا نام ”اہلِ حدیث“ منظور کرایا۔ اپنی درخواست میں انہوں نے لکھا،

”یہ فرقہ گورنمنٹ کا دلی خیر خواہ، گورنمنٹ سے اس درخواست کرنے کی جرأت کرتا ہے کہ گورنمنٹ اپنی خیر خواہ رعایا کی نسبت ایسے لفظ کا استعمال قطعاً ترک کرے“۔[4]

وہابی نام کی تبدیلی کا اہم فائدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

”ایک عمدہ نتیجہ یہ ہے کہ اس رسالہ (اشاعۃ السنۃ) نے گروہِ اہل حدیث

1... سیرت المہدی، 3/48

2... سیرت المہدی، 2/49

3... اشاعۃ السنۃ ج10 شمارہ2 ص36 بحوالہ شیشے کے گھر:79

4... اشاعۃ السنۃ ج9 شمارہ7 ص197 بحوالہ شیشے کے گھر:34

کی وفاداری گورنمنٹ پر ثابت کر دی، اور ان کے حق میں لفظ ''وہابی'' کا (جو ناواقفوں کے خیال میں ان کی وفاداری میں شبہ انداز تھا) استعمال حکماً موقوف کرادیا''۔[1]

بٹالوی صاحب جنگِ آزادی کے مجاہدین کے متعلق اپنی کتاب میں لکھتے ہیں،

''مفسدہ ۱۸۵۷ء میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے، وہ سخت گناہگار اور بحکمِ قرآن وحدیث مفسد وباغی، بدکردار تھے''۔[2]

غیر مقلد عالم مسعود عالم ندوی ان کے متعلق لکھتے ہیں،

''مولوی محمد حسین بٹالوی نے جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ (الاقتصاد فی مسائل الجہاد) فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا اور مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے بھی شائع کرائے تھے۔ معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہے کہ اس کے معاوضے میں سرکار انگریزی سے انہیں ''جاگیر'' بھی ملی تھی۔ اس رسالے کا پہلا حصہ ہمارے پیشِ نظر ہے، پوری کتاب تحریف وتدلیس کا عجیب وغریب نمونہ ہے''۔[3]

انہوں نے خود بھی اقرار کیا کہ ''اراضی جو خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ سے مجھے دلائی ہے، چار مربع ہے''۔[4]

---

1...اشاعۃ السنۃ ج10 شمارہ1 ص7 بحوالہ شیشے کے گھر:35
2...الاقتصاد، ص49
3...ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک، ص27
4...اشاعۃ السنۃ ج19 شمارہ9 ص277 بحوالہ شیشے کے گھر:84

غیر مقلدین بھی مرزا کی طرح ملکہ برطانیہ کی چاپلوسی کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"جب ایسی شفیق ملکہ پروردگار نے ہماری سلطنت کے واسطے بنائی ہے تو بتایئے کہ عقلاً و عرفاً و شرعاً کیونکر ہم اس کی خوشی کو اپنی خوشی نہ سمجھیں؟ اس کے رنج کو اپنا رنج تصور نہ کریں، اگر ہم ایسا نہ کریں تو ہم پر نفرین ہے"۔[1]

بٹالوی صاحب نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کے دستِ راست مولوی نور الدین بھیروی اور مولوی احسن امروہوی اہل حدیث تھے۔[2]

اہلحدیث کے شیخ الاسلام مولوی ثناء اللہ امرتسری جو قادیانیوں سے مناظرہ کرتے رہے، ان کے پیچھے نماز جائز سمجھتے تھے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے سیکریٹری مولوی عبد العزیز انہیں مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں،

"آپ نے لاہوری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھی، آپ مرزائی کیوں نہیں؟ آپ نے فتویٰ دیا کہ مرزائیوں کے پیچھے نماز جائز ہے، اس سے آپ خود کیوں مرزائی نہیں؟ آپ نے مرزائیوں کی عدالت میں مرزائی وکیل کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے مرزائیوں کو مسلمان مانا، اس سے آپ خود مرزائی کیوں نہیں ہوئے؟"۔[3]

---

1... اشاعۃ السنۃ ج10 شمارہ 1 ص24 بحوالہ شیشے کے گھر:82

2... شیشے کے گھر، ص25

3... شیشے کے گھر، ص125

تاریخی شواہد کی بناء پر اس حقیقت کا انکار ممکن نہیں کہ انگریز نے ہندوستان میں اہلسنت مسلمانوں کی عظیم اکثریت کو تقسیم کرنے کے لئے دیوبندی، وہابی اور قادیانی فرقے پروان چڑھائے تاکہ مسلمانوں کو عشقِ رسول ﷺ کی دولت سے محروم کر کے عقیدۂ رسالت ہی کا منکر بنا دیا جائے۔

برطانوی حکومت نے اپنی بے مثال وفاداری پر غیر مقلد اہلحدیث فرقے کے کئی علماء کو شمس العلماء یا خان بہادر کے خطابات سے نوازا جن میں سے آٹھ افراد کی فہرست انہی کی کتاب ''الدرالمنثور'' کے حوالے سے علامہ شرف قادری علیہ الرحمہ کی کتاب ''شیشے کے گھر'' کے آخری صفحہ پر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

☆☆☆☆

# باب دہم

## ختم نبوت اور ''تحذیر الناس'':

کتاب ''تحذیر الناس'' کا پس منظر یہ ہے کہ ایک ضعیف اور شاذ روایت کی بنیاد پر بعض لوگوں نے کہا کہ زمینیں سات ہیں اور اس زمین کے علاوہ دیگر چھ زمینوں پر بھی دیگر انبیاء کرام کی طرح نبی کریم ﷺ کی ایک ایک مثال موجود ہے۔

دارالعلوم دیوبند کے بانی مولوی قاسم نانوتوی نے ''تحذیر الناس'' لکھ کر قرآن و حدیث کے بر خلاف اس ضعیف روایت کی تصدیق کر دی۔ مزید ستم یہ کہ خاتم النبیین کے معنی ''آخری نبی'' سمجھنا عوام کا خیال قرار دیا۔

مولوی قاسم نانوتوی نے اس کتاب کے صفحہ ۳ پر لکھا،

''اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابق کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں، مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم یا تاخر میں بالذات کچھ فضیلت نہیں، پھر مقامِ مدح میں {وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ} فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ ہاں! اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیے اور اس مقام کو مقامِ مدح نہ قرار دیجیے تو البتہ خاتمیت باعتبارِ تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے''۔[1]

1... تحذیر الناس، ص 3

مزید لکھا، "مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی کہ اسمیں ایک تو خدا کی جانب زیادہ گوئی کا وہم ہے...... آخر اس وصف میں اور قد و قامت و شکل و رنگ و حسب نسب و سکونت وغیرہ اوصاف میں جن کو نبوت یا اور فضائل میں کچھ دخل نہیں کیا فرق ہے؟ جو اس کو ذکر کیا اوروں کا ذکر نہ کیا...... دوسرے رسول اللہ صلعم کیجانب نقصان قدر کا احتمال۔ کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ویسے لوگوں کے اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تا تو تاریخوں کو دیکھ لیجئے...... باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا۔ اس لئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل کو جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے۔ البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے......پر جملہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم اور جملہ ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین میں کیا تناسب تھا جو ایک کو دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو استدراک قرار دیا......اور ظاہر ہے کہ اس قسم کی بے ربطی بے ارتباطی خدا کے کلام معجز نظام میں متصور نہیں اگر سد باب مذکور منظور ہی تھا تو اس کے لئے بیسیوں موقعے تھے ...بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکورہ خود بخود لازم آجاتا ہے"۔[1]

نانوتوی صاحب نے اس عبارت میں بڑے شد و مد، زور و شور سے یہ

---

1... تحذیر الناس، ص 3-4

ثابت کیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین کے نہیں۔ اور نہ یہ معنی کسی طرح بن سکتے ہیں۔

خاتم النبیین ہونے کو انہوں نے سترہ طریقوں سے باطل کیا ہے۔

**1**...خاتم النبیین کے معنی آخری نبی ہونا، ناسمجھ عوام کا خیال ہے۔

**2**...اسے خیال بتایا، عقیدہ نہیں۔ خیال کے معنی وہم، گمان، رائے ہیں۔

**3**... آخری نبی ہونے کو مقام مدح میں یعنی تعریف کے موقع پر ذکر کرنا صحیح نہیں۔ اور یہ آیت کریمہ مقام مدح میں ہے۔ اس لئے اس آیت میں خاتم النبیین آخری نبی کے معنی میں نہیں۔ اس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ آخر الانبیاء ہونے میں کوئی مدح نہیں ، کچھ فضیلت نہیں، نہ بالذات نہ بالعرض۔

**4**...اس آیت کو مدح نہ مانیں اور خاتم النبیین کو اوصاف مدح میں نہ مانیں تو خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا درست ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ یہ آیت مقام مدح ہے اور خاتم النبیین وصف مدح ہے ۔ اس لئے اس آیت میں خاتم النبیین کا معنی آخری نبی ہونا درست نہیں۔

**5**...اگر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مراد لیں گے تو خدا کے بیہودہ گو، لغو گو ہونے کا وہم ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آخری نبی ہونا بیہودہ، لغو وصف ہے جس میں کچھ بھی فضیلت نہیں نہ بالذات نہ بالعرض۔

**6**... آخری نبی ہونا قد و قامت وغیرہ ایسے اوصاف میں سے ہے جنہیں فضائل

میں کچھ دخل نہیں۔اس کا صاف صاف بالکل واضح غیر مبہم یہ معنی ہوا کہ آخر الانبیاء ہونے میں کچھ فضیلت نہیں۔نہ بالذات نہ بالعرض۔

**7**...اگر حضور اقدس ﷺ کو آخری نبی مانیں گے تو رسول اللہ ﷺ کے نقصان قدر کا احتمال لازم آئے گا یعنی یہ کہ حضور اقدس ﷺ کا مرتبہ کم ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ آخری نبی ہونا ناقص وصف ہے جس میں کچھ فضیلت نہیں، نہ بالذات نہ بالعرض۔

**8**...آخری نبی ہونا ایسے ویسے یعنی معمولی درجے کے لوگوں کے اوصاف کی طرح ہے اس کا بھی حاصل یہی ہے کہ آخری نبی ہونے میں کچھ فضیلت نہیں۔نہ بالذات نہ بالعرض۔

**9**...اگر خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین لیں گے تو اس آیت کے پہلے والے جملے اور اس میں تناسب نہ رہے گا۔

**10**...ایک کا دوسرے پر عطف درست نہ ہو گا۔

**11**...ایک کو مستدرک منہ اور دوسرے کو مستدرک بنانا صحیح ہو گا۔

**12**...اللہ کے کلام معجز نظام میں بے ربطی بے ارتباطی لازم آئے گی۔

**13**...نبوت کے جھوٹے دعویداروں کے اتباع کو روکنے کے لئے اس آیت میں خاتم النبیین نہیں فرمایا گیا۔اگر یہ روکنا مقصود ہوتا تو ضرور خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہوتے مگر یہ روکنا اس سے مقصود نہیں۔اس لئے اس آیت میں خاتم النبیین کے آخر النبیین معنی نہیں۔

**14**...اس کا یہ موقع نہیں اس کے بیسیوں اور مواقع تھے۔
**15**... آخری نبی ہونے پر بناءِ خاتمیت نہیں، کسی اور بات پر ہے۔

"خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں" اس پر نانوتوی صاحب نے ابتداء ہی میں اکٹھے مسلسل پندرہ دلائل قائم کر دیئے ہیں مگر ان کا قلم اسی پر قناعت نہیں کرتا بلکہ بڑھ کر اور جولانی دکھاتا ہے۔ صفحہ ۴ پر ہے:

"سو اسی طور رسول اللہ ﷺ کی خاتمیت کو تصور فرمایئے......یعنی آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض۔اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں"۔

اب بات بالکل صاف ہوگئی ، اور اس کا بھی فیصلہ ہوگیا کہ جب خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں، تو آخر اس کے کیا معنی ہیں؟ اور جب یہ بناءِ خاتمیت نہیں تو اور کیا ہے ؟ نانوتوی صاحب نے اپنی اعلیٰ فیاضی کا ثبوت دیتے ہوئے وہ بھی بتادیا کہ خاتم النبیین کے معنی نبی بالذات کے ہیں اور بناءِ خاتمیت بالذات نبی ہونے پر ہے۔

**16**... نیز صفحہ ۱۴ پر رقمطراز ہیں:

"غرض اختتام اگر بایں معنی تجویز کیا جاوے جو میں نے عرض کیا تو آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ ہی کی نسبت خاص نہ ہو گا۔ بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔(1)

1... تحذیر الناس، ص14

**17**... صفحہ ۲۸ پر لکھتے ہیں۔

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"۔[1]

یہ کل سترہ وجوہ ہوئے جن سے نانوتوی صاحب نے اپنا یہ عقیدہ ثابت کیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین نہیں بلکہ نبی بالذات کے ہیں نیز یہ بھی واضح کر دیا کہ نبی بالذات ہونے کو آخری نبی ہونا کسی طرح لازم بھی نہیں۔

**اولاً**...... نانوتوی صاحب اگر نبی بالذات ہونے کو آخری نبی ہونا لازم مانتے تو صفحہ نمبر ۱۴ پر یہ نہ لکھتے،

"بلکہ اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے"۔

**ثانیاً**...... نیز صفحہ نمبر ۲۸ پر یہ نہ لکھتے،

"بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں، یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"۔[2]

---

1... تحذیر الناس، ص28

2... تحذیر الناس، ص28

ظاہر ہے کہ اگر واقعی خاتمیت ذاتی کو زمانی لازم ہوتی تو حضور ﷺ کے زمانے میں کسی نبی کے ہونے سے آپ کا خاتم ہونا ختم ہو جاتا۔ اور آپ کے بعد کسی نبی کے ہونے سے خاتمیتِ محمدی رخصت ہو جاتی۔

اس لئے کہ ہر ادنیٰ سی عقل رکھنے والے پر یہ بات واضح ہے کہ حضور اقدس ﷺ کا آخری نبی ہونا اس بات کے منافی ہے کہ حضور کے عہدِ مبارک یا بعد میں کوئی نیا نبی کہیں بھی پیدا ہو۔ اور نانوتوی صاحب جب یہ تصریح کر رہے ہیں کہ آپ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کسی جدید نبی کے ہونے کے باوجود آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا۔ آپ کی خاتمیت میں کچھ فرق نہیں آئے گا، تو ثابت ہوا کہ وہ نبی بالذات ہونے کو آخری نبی ہونا لازم نہیں مانتے۔

اس لئے کہ جو چیز لازم کے منافی ہے وہ ملزوم کے بھی ضرور منافی ہے۔ تو جو خاتمیت زمانی کے منافی وہ خاتمیت ذاتی کے بھی ضرور منافی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ حضور اقدس کے زمانے میں یا بعد میں کسی نبی کے ہونے سے خاتمیت زمانی ضرور ختم ہو جائے گی۔ اور جب یہ ختم تو اس کا ملزوم خاتمیت ذاتی بھی ختم۔ تو جب صورت مذکورہ میں خاتمیت ذاتی اور زمانی دونوں ختم تو یہ کہنا باطل ہو جاتا ہے کہ... آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہے گا، خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

**ثالثاً**...... نانوتوی صاحب ابتدا ہی میں چودہ وجوہ سے یہ ثابت کر آئے کہ

خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء ہونا باطل ہے اور بطلان لازم بطلان ملزوم کو مستلزم ہے۔ تو اگر ان کے عقیدے کے خلاف کوئی صاحب خاتمیت ذاتی کو زمانی لازم مانیں تو لازم آئے گا کہ خاتمیت ذاتی بھی باطل۔ اب نہ ذاتی رہی نہ زمانی۔

**رابعاً**......نانوتوی صاحب کے نیاز مند اُن پر ناحق کی تہمت رکھتے ہیں، اس کا ہمارے پاس یا خود نانوتوی صاحب ہوتے تو کیا علاج۔ نانوتوی صاحب نے خود لکھا!

"ہاں اگر بطورِ اطلاق یا عموم مجاز اس خاتمیت کو زمانی اور رتبی سے عام لیجئے تو پھر دونوں طرح کا ختم مراد ہو گا۔ پر ایک مراد ہو تو شایان شانِ محمدی خاتمیت رتبی ہے نہ زمانی"۔[1]

اس کا صاف صاف مطلب یہ ہوا کہ خاتمیت زمانی یعنی آخر الانبیاء ہونا، حضورِ اقدس ﷺ کے شایانِ شان نہیں۔ اور جب آخر الانبیاء ہونا شایانِ شان نہیں تو اسے لازم ماننے سے کیا فائدہ۔ بلکہ اُلٹا لازم آئے گا کہ حضور اقدس ﷺ کے شایانِ شان جو وصف نہیں اسے حضور کے لئے ثابت مانا۔ کیا اس میں خود بقول نانوتوی صاحب نقصان قدر کا احتمال اور اللہ عزوجل کی طرف بیہودہ بکواس کا توہم نہیں۔

نیز اخیر کے اس جملے نے خاتمیت زمانی کا بالکل صفایا کر دیا۔ کہ جب یہ

---

1... تحذیر الناس، ص8

شایان شان نہیں تو خاتمیت کو مطلق مانیں، خواہ اس میں عموم مجاز کا قول کریں۔ یہ جب شایان شان نہیں تو کسی طور سے مانیں، لغو اور بے فائدہ ہو گا۔

نیز اسی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صفحہ ۳ پر بالذات کی قید صرف داشتہ بکار آید کے طور پر ہے ورنہ یہ قید لغو ہے ''شایانِ شانِ محمدی نہیں'' کا مطلب یہی ہے کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں، نہ بالذات نہ بالعرض۔

ثابت ہو گیا کہ نانوتوی صاحب کا عقیدہ یہ ہے جو تحذیر الناس کی ان عبارات سے ظاہر ہے کہ خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء نہیں، صرف ''نبی بالذات'' کے ہیں جسے آخر الانبیاء ہونا لازم بھی نہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے صفحہ ۱۴، صفحہ ۲۸ پر بلا کسی ابہام کے صاف صاف لکھ دیا کہ:

''اگر بالفرض آپ کے زمانے میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔...بلکہ اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا''۔

نیز نانوتوی صاحب اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں،

''ترجمہ: خاتم النبیین کا معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہے کہ زمانۂ نبوی ﷺ گذشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اور اب کوئی نبی نہیں آئیگا مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایسی بات ہے کہ اس میں خاتم النبیین ﷺ کی نہ تو کوئی تعریف ہے اور نہ کوئی بُرائی''۔[1]

1...انوار النجوم، ترجمہ قاسم العلوم، صفحہ 55، مکتوب اول بنام مولوی محمد فاضل

اسی مکتوب میں آگے چل کر لکھتے ہیں،

"اور تم جانتے ہو کہ کلام ربانی (قرآن مجید) کے اس دار فانی سے اُٹھ جانے کے بعد قیامت کا آنا مقدر ہو چکا ہے ورنہ بشرطِ بقاءِ عالم اس وقت اگر دوسرا نبی آجائے تو مضائقہ نہیں"۔[1]

یعنی جب قرآن مجید دنیا سے اٹھا لیا جائے اگر اسوقت فورا قیامت نہ آئے تو دوسرا نبی آسکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نانوتوی صاحب حضور اقدس ﷺ کو صرف اسوقت تک خاتم النبیین جانتے ہیں جب تک قرآن مجید دنیا میں باقی رہے۔ اور جب اٹھا لیا جائے تو خاتم النبیین نہیں۔ اس کے بعد بھی دنیا باقی رہے تو دوسرا نبی آسکتا ہے کوئی مضائقہ نہیں۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ قرآن مجید دنیا سے اٹھاتے ہی فوراً بلا تاخیر قیامت آئے گی یا کچھ وقفے کے بعد۔ اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ قیامت کچھ وقفے کے بعد آئے گی تو اس وقفے میں بقول نانوتوی صاحب، کوئی نبی آسکتا ہے۔

اس سلسلے میں دیوبندیوں کے مسلم الثبوت حکیم الامت جناب تھانوی صاحب کی تحقیق پڑھیے۔ مقبول بہشتی زیور حصہ ہفتم صفحہ ۷۴ پر ہے۔

"جب سب مسلمان مر جائیں گے اس وقت کافر حبشیوں کا ساری دنیا میں عمل دخل ہو گا۔ قرآن شریف دلوں سے اور کاغذوں سے اُٹھ جائے گا اور کوئی

1... انوار النجوم، ترجمہ قاسم العلوم، صفحہ 56، مکتوب اول بنام مولوی محمد فاضل

اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا (الی ان قال) اور اس وقت دنیا کو بڑی ترقی ہو گی۔ تین چار سال اسی حال سے گزریں گے کہ دفعتہ جمعہ کے دن محرم کی دسویں تاریخ صبح کے وقت سب لوگ اپنے اپنے کام میں لگے ہوں گے کہ صور پھونک دیا جائے گا"۔[1]

نانوتوی صاحب نے اپنے معتمد خاص کو یہ بات لکھی کہ دنیا سے قرآن مجید کے اٹھ جانے کے بعد اگر دنیا باقی رہے تو دوسرا نبی آسکتا ہے۔

آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ قاسم نانوتوی نے دیدہ و دانستہ بالقصد والارادہ مذکورہ بالا عبارات میں کئی کفریات کا ارتکاب کیا ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد {خاتم النبیین} کے معنی سب سے آخری نبی خود حضور ﷺ نے بتائے، صحابہ کرام نے بتائے، پوری امت نے بتائے اور اس پر پوری امت نے قطعی، یقینی اجماع کرلیا کہ خاتم النبیین کے صرف یہی معنی ہیں وہ بھی اس تشریح کے ساتھ کہ اس میں کسی قسم کی تاویل یا تخصیص کی ذرہ برابر گنجائش نہیں۔

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس کتاب کی انہی عبارات پر تکفیر کا حکم فرمایا اور 32 علمائے حرمین شریفین نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی تائید فرمائی اور ان کے تائیدی دستخط فتاویٰ حسام الحرمین پر ثبت ہیں۔ پھر اس کے بعد شیر بیشۂ اہلسنت حضرت مولانا حشمت علی خاں علیہ الرحمہ نے ایک استفتاء مرتب کیا جس کے نتیجے میں فتاویٰ حسام الحرمین کی تائید میں برصغیر کے

1... بہشتی زیور، ص 47

268 مشاہیر علماء و مفتیانِ کرام نے اعلیٰ حضرت کے فتوے کی توثیق اور تصدیق کی، جو الصوارم الہندیہ کے نام سے شائع ہوا۔

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری علیہ الرحمہ کا بھی حسام الحرمین پر تائیدی فتویٰ موجود ہے، جو "الصوارم الہندیہ" میں شائع ہوا۔ اس کے بعد ایک قضیہ بابت مولوی قاسم نانوتوی، شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا قمر الدین سیالوی علیہ الرحمہ کے سامنے پیش کیا گیا۔ حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمہ نے بھی اس کی تکفیر فرمائی۔

آپ کے فتوے کو مولانا محمد منشاء تابش قصوری نے اپنی کتاب دعوت فکر کے صفحہ نمبر 110-111 پر شائع کیا نیز "ختم نبوت اور تحذیر الناس" از سید بادشاہ تبسم بخاری کے صفحہ نمبر 434-435 پر بھی اس فتوے کا عکس طبع ہوا۔

نیز ایک اور سوال کے جواب میں قبلہ شیخ الاسلام علیہ الرحمہ کا دوسرا فتویٰ بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے جس میں آپ نے قاسم نانوتوی کے مذکورہ عقیدے اور اشرفعلی تھانوی کی حفظ الایمان کی عبارت کو کفر صریح قرار دیا۔ حضرت شیخ الاسلام علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے،

"مذکورہ عقیدہ کفرِ صریح ہے۔ ایسا عقیدہ رکھنے والے بے دین و گمراہ، کافر و جاہل ہیں۔ ان کے پیچھے نماز قطعاً ناجائز ہے"۔[1]

1... عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص 5

صاحبزادہ غلام نصیر الدین سیالوی مذکورہ فتاوی کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں،

''حضور شیخ الاسلام کے ان تمام فتاویٰ جات کے سامنے آنے کے بعد ان لوگوں کا تردّد دُور ہو جانا چاہیے جو یہ کہتے ہیں کہ حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں اور انہوں نے تکفیر کرنے سے انکار کر دیا''۔(1)

غزالیٔ دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

''تعجب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالہ میں علمائے دیوبند اور ان کے مقتدائوں کی عبارات بلا کمی و بیشی نقل کر دی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کر لیں کہ ان میں توہین ہے یا نہیں''۔(2)

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جن لوگوں کی ہمارے اکابر نے تکفیر فرمائی ان میں سے کسی نے بھی اپنے کفر کا اعتراف نہیں کیا بلکہ کوئی نہ کوئی تاویل پیش کی ہے لیکن علماء حق نے کفر صریح میں ان کی کسی تاویل کو قبول نہیں کیا۔ آپ مزید لکھتے ہیں،

''عرب و عجم کے علماء اہلسنّت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیانِ دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے

1...عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص6

2...الحق المبین، ص11

اور علماء دیوبند اچھی طرح جانتے کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے مقتداؤں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکفیر نہیں کرتے اور اگر مفتیانِ دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارت کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے، جس کے متعلق انہیں علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرمادیتے ہیں۔

پھر جب انہیں بتادیا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتداء کا قول ہے تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

سر دست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کیلئے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی العقیدہ مولوی صاحب نے جو مودودیت کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزاماتِ توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کیلئے مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب تصفیۃ العقائد سے نقل کرکے دیوبند بھیجی اور اس پر فتویٰ طلب کیا۔

مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے تو دیوبند کے مفتی صاحب نے اس عبارت پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرمادیا۔ ملاحظہ فرمایئے: اشتہار بعنوان:

"دارالعلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر"

یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں پھنس کر رہ گیا۔ دارالافتاء دیوبند سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے۔ مولانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم دیوبند کی عبارت:

"دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ ہر قسم کا حکم یکساں نہیں، ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں"۔

فتویٰ ۴۱/۱۷۸۶الجواب:

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت وجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔ فقط۔ واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے، اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ مہر دارالافتاء فی دیوبند الہند

المشتہر: محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں، ضلع ملتان۔[1]

ایک دیوبندی صاحب نے نانوتوی صاحب کی عبارت کی تاویل یہ کی کہ

---

1...الحق المبین، ص27-28

اگر بالفرض بعد زمانۂ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو حضور خاتم النبیین رہیں گے اور مدعی کا دعویٰ باطل ہو گا۔ یہ عبارت علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمہ کو بھیجی گئی تو آپ نے فرمایا،

سوال یہ ہے کہ تحذیر الناس کی مذکورہ عبارت میں لفظ نبی سے جھوٹا مدعیٔ نبوت مراد ہے یا سچا نبی؟ اگر سچا نبی مراد ہے تو تاویل کرنے والا اس کے دعویٔ نبوت کو باطل کہہ کر منکرِ نبوت قرار پایا۔ اور اگر (معاذ اللہ) جھوٹا مدعیٔ نبوت مراد ہے تو اس عبارت میں بالفرض کے کیا معنی ہوں گے؟

فرض تو ایسی چیز کو کیا جاتا ہے جو خلافِ واقع ہو۔ اور ظاہر ہے کہ بعد زمانۂ نبوی جھوٹے مدعیانِ نبوت کا بکثرت پیدا ہونا امر واقع ہے، اسے بالفرض کہنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟ معلوم ہوا کہ تاویلِ مذکور باطل و مردود ہے۔

آپ مزید فرماتے ہیں، جس چیز کے فرض کرنے سے کوئی محال لازم نہ آئے، وہ محال نہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کا شریک فرض کرنے سے توحیدِ باری میں کچھ فرق نہ آئے تو شریکِ باری محال نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اگر کسی کے نزدیک شریکِ باری فرض کرنے سے توحیدِ باری میں فرق نہیں آتا تو سمجھ لیجیے کہ وہ شریکِ باری کو ممکن سمجھتا ہے اور شریکِ باری کو ممکن سمجھنا خود شرک ہے۔

پس جس طرح شریکِ باری فرض کرنے سے توحیدِ باری میں فرق آنا اس بات کی دلیل ہے کہ شریکِ باری محال ہے، اسی طرح حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا فرض کرنے سے حضور ﷺ کی خاتمیت میں فرق آنا اس بات

کی دلیل ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا آنا ممکن نہیں۔ (1)

میں مذکورہ متنازعہ عبارت کو مزید آسان کر کے پیش کرتا ہوں۔ اگر بالفرض کسی شخص کی آنکھ پھوٹ جائے تو کیا اس کی بینائی میں فرق نہیں آئے گا؟ اگر بالفرض کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے تو کیا اس کی چال میں فرق نہیں آئے گا؟ ہر ذی شعور یہی کہے گا کہ اگر بالفرض کسی کی آنکھ پھوٹ ہی جائے تو بینائی میں تو فرق آئے گا، اگر بالفرض کسی کی ٹانگ ٹوٹ ہی جائے تو پھر چال میں تو فرق آئے گا۔

قارئین خود انصاف فرمائیں کہ کیا خاتم الانبیاء ﷺ کے زمانے میں یا آپ کے بعد کسی نئے نبی کی آمد فرض کر لینے سے ختمِ نبوت کے عقیدے پر ضرب نہیں پڑتی؟ کیا مرزا غلام احمد کذاب کے دعویٰ نبوت کو مذکورہ عبارت میں بیان شدہ عقیدے سے تقویت نہیں پہنچتی؟ کیا مذکورہ نظریات کا قائل عقیدہ ختمِ نبوت کا منکر نہیں؟؟؟

صدرُ الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی قادری علیہ الرحمہ رقمطراز ہیں،

"لطف یہ کہ اس قائل (نانوتوی) نے ان تمام خرافات کا ایجادِ بندہ ہونا خود تسلیم کر لیا۔ تحذیر الناس میں لکھا، "اگر بوجہ کم التفاتی بروں کا فہم کسی مضمون تک نہ پہنچا تو اُن کی شان میں کیا نقصان آگیا اور کسی طفلِ نادان نے کوئی ٹھکانے کی بات کہہ دی تو کیا اتنی بات سے وہ عظیم الشان ہو گیا"۔

---

1...ماہنامہ السعید، مارچ۔اپریل، 1961

یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ جو معنی اس نے تراشے، سلف میں کہیں اس کا پتا نہیں اور نبی ﷺ کے زمانہ سے آج تک جو سب سمجھے ہوئے تھے، اُس کو خیالِ عوام بتا کر رد کر دیا کہ اس میں کچھ فضیلت نہیں۔ اس قائل پر علمائے حرمین طیبین نے جو فتویٰ دیا وہ "حُسَّام الحرمین" کے مطالعہ سے ظاہر"۔(1)

قاسم نانوتوی کے بر خلاف مفتی محمد شفیع دیو بندی لکھتے ہیں،

"صحابہ و تابعین اور اسلاف متقدمین کی تفسیروں کے بعد ان کے خلاف کوئی قول ایجاد کرنا اور آیت کی مراد اُن سب کے خلاف قرار دینا یہ معنی رکھتا ہے کہ العیاذ باللہ! تیرہ سو برس تک تمام امت نے قرآن کا مطلب غلط سمجھا"۔(2)

مزید لکھا ہے، "غرض صحابہ و تابعین جو کہ اس کتاب (قرآن مجید) کے علوم میں آنحضرت ﷺ کے بلاواسطہ یا صرف ایک واسطہ سے شاگرد ہیں، اُن کے اقوال سے تجاوز کرنا اور اُن سب اقوال کے علاوہ کوئی نئے معنی ایجاد کرنا قرآن کو نا قابلِ اعتماد اور نا قابلِ عمل قرار دینا ہے"۔(3)

نانوتوی صاحب نے احادیثِ رسول ﷺ، صحابہ و تابعین اور اسلاف کے بر خلاف تحذیر الناس میں "خاتم النبیین" کا معنی "بالذات نبی" کیا ہے اور کسی ایک جگہ بھی حدیثِ متواتر {لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ} کے مطابق خاتم الانبیاء، آخر

1...بہار شریعت، حصہ اول، 1/230

2...ختم نبوت، ص41

3...ختم نبوت، ص43

الانبیاء یا آخری نبی نہیں کیا۔ مفتی محمد شفیع دیوبندی کی یہ عبارت ملاحظہ ہو،

''کیا قہر نہیں ہے کہ ایک شخص قرآن کی آیت کے معنی قواعدِ لغت کے خلاف اور خود تصریحاتِ قرآن کے خلاف اور پھر ڈیڑھ سو سے زائد احادیثِ نبویہ کے خلاف اور سینکڑوں صحابہ و تابعین اور ائمہ تفسیر کے خلاف صاف صاف علی الاعلان بیان کرتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ یہ کہاں سے کہتا ہے''۔[1]

قابلِ غور بات یہ ہے کہ نانوتوی صاحب کا تحریف شدہ معنی مان لیا جائے تو اجماعِ امت سے انحراف کے ساتھ ساتھ ختمِ نبوت والی احادیث کے علاوہ ان احادیث کی بھی تکذیب لازم آئے گی جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنے اسماء مقدسہ الخاتم، الآخر، العاقب اور المقفیٰ بیان فرمائے ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ آپ سب نبیوں میں سے آخری نبی ہیں۔

مذکورہ اسماءِ مقدسہ آقا و مولیٰ ﷺ کے امتیازی اوصاف ہیں۔ جب کوئی ان اسماء مبارکہ کا انکار کرے گا تو بھی وہ خاتمیتِ مرتبی کا انکار ہو گا کیونکہ نانوتوی صاحب کے بقول خاتمیت کا دارومدار مرتبہ پر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ تحذیر الناس کی متنازعہ عبارات سے ختمِ نبوتِ زمانی کا صریح انکار ثابت ہے۔ علماءِ حرمین کا فتویٰ ہے کہ ایسے عقیدہ کا قائل کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔[2]

---

1... ختم نبوت، 108

2... فتاوی رضویہ، ج21ص279

یا رب العالمین! یا ارحم الراحمین!

اپنے حبیبِ لبیب ﷺ کے صدقے و طفیل اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مینارۂ نور اور تمام گمراہوں کے لئے ذریعۂ ہدایت بنادے۔ الٰہی! اس کتاب کو مجھ فقیر کے لئے نیز مرتب، ناشر اور معاونین کے لئے صدقۂ جاریہ بنادے۔ یاذالجلالِ والاکرام! ہماری مغفرت فرما، ہمیں دنیا اور آخرت کی بھلائیاں عطا فرما، اور تمام مسلمانوں کو بدمذہبوں کے شر سے محفوظ فرما۔

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

☆☆☆☆